﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿...اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد 24 | جمعۃ المبارک 19 مئی 2017ء | 22 شعبان 1438 ہجری قمری ❁ 19 ہجرت 1396 ہجری شمسی | شمارہ 20

ماہ رمضان۔ ایک عظیم مہینہ

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

اے لوگو تم پر ایک بہت عظیم مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے۔ یہ مبارک مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں وہ رات آتی ہے جو ہزار راتوں سے بہتر ہے۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

خدا ہمارا مولیٰ ہے اور ہمارے کام کا متکفّل ہے اس دنیا میں بھی اور فنا کے بعد بھی۔ یہی وہ محبوب ہے جسے میں نے (سب پر) ترجیح دی ہے۔

نوٹ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ قصیدہ اپنی کتاب انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 266 تا 282 میں درج فرمایا ہے اور پھر ''الاستفتاء'' میں بعض مصرعوں کی تبدیلی کے ساتھ دوبارہ درج فرمایا ہے۔ (ناشر)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عِلۡمِیۡ مِنَ الرَّحۡمٰنِ ذِی الۡاٰلَآءِ ۔۔۔ بِاللّٰہِ حُزۡتُ الۡفَضۡلَ لَا بِدَھَاءِ

میرا علم خدائے رحمان کی طرف سے ہے جو نعمتوں والا ہے۔ میں نے خدا کے ذریعہ فضل الٰہی کو حاصل کیا ہے نہ کہ عقل کے ذریعہ۔

کَیۡفَ الۡوُصُوۡلُ اِلٰی مَدَارِجِ شُکۡرِہٖ ۔۔۔ نُثۡنِیۡ عَلَیۡہِ وَلَیۡسَ حَوۡلُ ثَنَاءِ

ہم اس کے شکر کی منزلوں تک کیسے پہنچ سکتے ہیں کہ ہم اس کی ثنا کرتے ہیں اور ثنا کی طاقت نہیں۔

اَللّٰہُ مَوۡلَانَا وَکَافِلُ اَمۡرِنَا ۔۔۔ فِیۡ ھٰذِہِ الدُّنۡیَا وَبَعۡدَ فَنَاءِ

خدا ہمارا مولیٰ ہے اور ہمارے کام کا متکفّل ہے اس دنیا میں بھی اور فنا کے بعد بھی۔

لَوۡلَا عِنَایَتُہٗ بِزَمَنِ تَطَلُّبِیۡ ۔۔۔ کَادَتۡ تُعَفِّیۡنِیۡ سُیُوۡلُ بُکَاءِ

اگر میری جستجوئے پیہم کے دور میں اس کی عنایت نہ ہوتی تو قریب تھا کہ آہ وزاری کے سیلاب مجھے نابود کر دیتے۔

بُشۡرٰی لَنَا اِنَّا وَجَدۡنَا مُوۡنِسًا ۔۔۔ رَبًّا رَّحِیۡمًا کَاشِفَ الۡغَمَّاءِ

ہمارے لئے خوشخبری ہے کہ ہم نے مونس وغم خوار پالیا ہے جو ربِّ رحیم ہے اور غم ومصیبت کا دور کرنے والا ہے۔

أُعۡطِیۡتُ مِنۡ اِلۡفٍ مَعَارِفَ لُبَّھَا ۔۔۔ اُنۡزِلۡتُ مِنۡ حِبٍّ بِدَارِ ضِیَاءِ

مجھے محبوب کی طرف سے معارف کا مغز عطا کیا گیا ہے اور میں اپنے محبوب کی طرف سے روشنی کی جگہ میں اتارا گیا ہوں۔

نَتۡلُوۡ ضِیَاءَ الۡحَقِّ عِنۡدَ وُضُوۡحِہٖ ۔۔۔ لَسۡنَا بِمُبۡتَاعِ الدُّجٰی بِبَرَاءِ

ہم حق کی روشنی کی، اس کے ظاہر ہوتے ہی، پیروی کرتے ہیں۔ چاند طلوع ہوجانے کے بعد ہم تاریکی کے خریدار نہیں۔

نَفۡسِیۡ نَأَتۡ عَنۡ کُلِّ مَا ھُوَ مُظۡلِمٌ ۔۔۔ فَاَنَخۡتُ عِنۡدَ مُنَوِّرِیۡ وَجۡنَائِیۡ

میرا نفس ہر تاریک چیز سے دور ہے۔ پس میں نے اپنی مضبوط اونٹنی کو اپنے منوّر کرنے والے کے پاس بٹھا دیا۔

غَلَبَتۡ عَلٰی نَفۡسِیۡ مَحَبَّۃُ وَجۡھِہٖ ۔۔۔ حَتّٰی رَمَیۡتُ النَّفۡسَ بِالۡاِلۡغَاءِ

میرے نفس پر اس کی ذات کی محبت غالب ہوئی یہاں تک کہ میں نے نفس کو بیکار کرکے نکال پھینکا۔

لَمَّا رَأَیۡتُ النَّفۡسَ سَدَّتۡ مُھۡجَتِیۡ ۔۔۔ اَلۡقَیۡتُھَا کَالۡمَیۡتِ فِی الۡبَیۡدَاءِ

اور جب میں نے دیکھا کہ نفس میری روح کی راہ میں روک ہے تو میں نے اسے اس طرح پھینک دیا جیسے کہ مردار بیابان میں (پڑا ہو)۔

اَللّٰہُ کَھۡفُ الۡاَرۡضِ وَالۡخَضۡرَاءِ ۔۔۔ رَبٌّ رَّحِیۡمٌ مَّلۡجَأُ الۡاَشۡیَاءِ

اللہ ہی پناہ ہے زمین اور آسمان کی۔ وہ ربِّ رحیم ہے اور سب چیزوں کی جائے پناہ۔

بَرٌّ عَطُوۡفٌ مَّاۡمَنُ الۡغُرَمَاءِ ۔۔۔ ذُوۡ رَحۡمَۃٍ وَّ تَبَرُّعٍ وَّعَطَاءِ

وہ حسنِ سلوک کرنے والا مہربان، مصیبت زَدوں کے لئے جائے امن ہے۔ وہ رحمت واحسان اور بخشش والا ہے۔

اَحَدٌ قَدِیۡمٌ قَائِمٌ بِوُجُوۡدِہٖ ۔۔۔ لَمۡ یَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّلَا الشُّرَکَاءِ

وہ یگانہ، قدیم اور بغیر سہارے کے بخود قائم دائم ہے۔ نہ اس نے کوئی بیٹا بنایا ہے اور نہ ہی (اپنے) شریک۔

وَلَہُ التَّفَرُّدُ فِی الۡمَحَامِدِ کُلِّھَا ۔۔۔ وَلَہٗ عَلَاءٌ فَوۡقَ کُلِّ عَلَاءِ

اور اسے تمام صفات میں یگانگت حاصل ہے اور اسے ہر بلندی سے بڑھ کر بلندی حاصل ہے۔

اَلۡعَاقِلُوۡنَ بِعَالَمِیۡنَ یَرَوۡنَہٗ ۔۔۔ وَالۡعَارِفُوۡنَ بِہٖ رَأَوا الۡاَشۡیَاءِ

عقلمند لوگ تو کائنات کے ذریعہ اسے دیکھتے ہیں اور عارفوں نے اس کے ذریعہ اشیاء کو دیکھا ہے۔

ھٰذَا ھُوَ الۡمَعۡبُوۡدُ حَقًّا لِّلۡوَرٰی ۔۔۔ فَرۡدٌ وَّحِیۡدٌ مَّبۡدَءُ الۡاَضۡوَاءِ

یہی مخلوقات کے لئے معبودِ برحق ہے۔ وہ ایک یگانہ و یکتا ہے اور سب روشنیوں کا مبدأ ہے۔

ھٰذَا ھُوَ الۡحِبُّ الَّذِیۡ اٰثَرۡتُہٗ ۔۔۔ رَبُّ الۡوَرٰی عَیۡنُ الۡھُدٰی مَوۡلَائِیۡ

یہی وہ محبوب ہے جسے میں نے (سب پر) ترجیح دی ہے۔ مخلوقات کا ربّ، سرچشمۂ ہدایت اور میرا مولا ہے۔

ھَاجَتۡ غَمَامَۃُ حُبِّہٖ فَکَاَنَّھَا ۔۔۔ رَکۡبٌ عَلٰی عُسۡبُوۡرَۃِ الۡحَدۡوَاءِ

اس کی محبت کا بادل اٹھا پس گویا وہ بادل بادِ شمالی کی تیز رو اونٹنی پر سواروں کی طرح ہے۔

نَدۡعُوۡہُ فِیۡ وَقۡتِ الۡکُرُوۡبِ تَضَرُّعًا ۔۔۔ نَرۡضٰی بِہٖ فِیۡ شِدَّۃٍ وَّ رَخَاءِ

بے قراری کے وقت ہم اسے عاجزی سے پکارتے ہیں اور سختی اور نرمی میں اسی پر خوش ہیں۔

حَوۡجَاءُ☆ اُلۡفَتِہٖ أَثَارَتۡ جُرَّتِیۡ ۔۔۔ فَفَدٰی جَنَانِیۡ صَوۡلَۃَ الۡحَوۡجَاءِ

اس کی الفت کے بگولے نے میری خاک اڑا دی۔ پس میرا دل اس بگولے پر فدا ہو گیا۔

اَعۡطٰی فَمَا بَقِیَتۡ اَمَانِیۡ بَعۡدَہٗ ۔۔۔ غَمَرَتۡ اَیَادِی الۡفَیۡضِ وَجۡہَ رَجَائِیۡ

اس نے مجھے اتنا دیا کہ اس کے بعد کوئی آرزو باقی نہ رہی۔ اس کے فیض کے احسانات (کی کثرت) میری امید کی انتہائی بلندی پر بھی چھا گئی۔

اِنَّا غُمِسۡنَا مِنۡ عِنَایَۃِ رَبِّنَا ۔۔۔ فِی النُّوۡرِ بَعۡدَ تَمَزُّقِ الۡاَھۡوَاءِ

ہوا وہوس کے پارہ پارہ ہوجانے کے بعد ہم اپنے ربّ کی عنایت سے نور میں غوطہ زن کئے گئے ہیں۔

اِنَّ الۡمَحَبَّۃَ خُمِّرَتۡ فِیۡ مُھۡجَتِیۡ ۔۔۔ وَاَرَی الۡوِدَادَ یَلُوۡحُ فِیۡ اَھۡبَائِیۡ

یقیناً محبت میری روح میں خمیر کر دی گئی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ محبت میرے تمام ذرّاتِ وجود میں چمک رہی ہے۔

اِنِّیۡ شَرِبۡتُ کُئُوۡسَ مَوۡتٍ لِّلۡھُدٰی ۔۔۔ فَوَجَدۡتُ بَعۡدَ الۡمَوۡتِ عَیۡنَ بَقَاءِ

میں نے ہدایت کی خاطر موت کے پیالے پیے۔ پس موت کے بعد میں نے بقا کا چشمہ پالیا۔

☆ حَوۡجَاء سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔ درست ھَوۡجَاء ہے۔ مِنن الرحمن، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 170 میں یہی شعر ھا سے لکھا گیا ہے۔ (ناشر)

(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 216 تا 218۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16 مئی 2015ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ ایک تو ہمارے جامعہ کے آخری سال کے طالبعلم ہیں اور دوسرا بھی جو ہے واقفِ نَو ہیں۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ نکاح اور شادی فریقین پر ذمہ داریاں ڈالتے ہیں اس لئے اُن ذمہ داریوں کی پہچان کرنے کی ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے اور ہمیشہ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ نے اس رشتہ کے قائم ہونے کے لئے بنیادی باتیں جو بتائی ہیں یا بار بار جس طرف توجہ دلائی ہے وہ تقویٰ ہے۔ دلوں میں تقویٰ ہوگا، اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا، اللہ تعالیٰ سے پیار کا تعلق حاصل کرنے کی کوشش ہوگی، اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کی کوشش ہوگی تو تبھی آپس کے رشتہ داروں کا بھی احساس رہے گا، آپس کے اعتماد کی فضا بھی قائم رہے گی، ہمیشہ سچائی کے ساتھ ان رشتوں کو قائم رکھنے کی کوشش بھی کی جائے گی۔ اور جو مربی سلسلہ ہے اس کی تو بہر حال بہت ذمہ داری ہے کیونکہ اس نے جماعت کی تربیت کا کام بھی کرنا ہے اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کو بتانا ہے۔ آج کل دنیا میں عورتوں کے حقوق کی باتیں کی جاتی ہیں۔ سب سے زیادہ اسلام نے عورت کو حقوق دیئے ہیں اور حقیقی رنگ میں حقوق دیئے ہیں۔ یہ تعلیم دنیا کو بتانی ہے اور اس کا اطلاق سب سے پہلے اپنے گھر سے شروع ہوگا تو تبھی صحیح طور پر بتا سکیں گے۔ اسی طرح لڑکی کی ذمہ داری ہے، لڑکی کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور گھر کے فرائض جو ہیں ان کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے، آئندہ آنے والی نسل کی تربیت کی طرف توجہ دلائی ہے اور یہ سب کام اسی وقت ہو سکتے ہیں جب تقویٰ سامنے ہو اور جب اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے انسان کوشش کرنے والا ہو۔

اللہ کرے یہ آج قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں اور ہر لحاظ سے بابرکت ہوں۔

پہلا نکاح عزیزہ نائلہ شاہد بنت مکرم محمد ادریس شاہد صاحب کا ہے جو عزیزم نبیل احمد مرزا متعلم جامعہ احمدیہ یوکے ابن مکرم مرزا ظفر محمود صاحب کے ساتھ اڑھائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

یہ دونوں رشتے، لڑکی والے اور لڑکے والے بھی جو آج ہوئے ہیں ان کے بزرگوں کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ سے ہے۔ لڑکی کے پڑ دادا صحابی تھے اور عزیزم نبیل مرزا بھی صحابی کی نسل میں سے ہیں۔ حضرت مرزا قدرت اللہ صاحب کی نسل میں سے ہیں۔

دوسرا نکاح عزیزہ سارہ اٹھوال بنت مکرم سلطان احمد اٹھوال صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم ذیشان احسن وقف نو ابن مکرم محمد احسن صاحب لندن کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

دعا کرلیں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتے بابرکت فرمائے۔

(مرتبہ:۔ ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 23/اپریل 2017ء بروز اتوار نماز مغرب و عشاء سے قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح فرینکفرٹ جرمنی میں **مکرمہ رشیدہ سندھو صاحبہ اور مکرم مدثر احمد صاحب کی نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

1۔ مکرمہ رشیدہ سندھو صاحبہ

مکرمہ رشیدہ سندھو صاحبہ اہلیہ مکرم حمید احمد صاحب ظفر سابق معلم وقف جدید مورخہ 22/اپریل 2017ء بروز ہفتہ فریڈبرگ جرمنی میں بعمر 79 سال وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ اسلامی شعار کی مکمل پابندی کرنے والی خاتون تھیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مرحومہ کے بڑے بیٹے مکرم بشارت احمد ناصر (مرحوم) مربی سلسلہ تھے اور جامعہ احمدیہ ربوہ میں فقہ کے استاذ تھے۔ مرحومہ کے ایک بیٹے مکرم رفاقت احمد سندھو لندن، اور ایک بیٹے مکرم حافظ مبارک احمد ناصر صاحب فریڈبرگ جرمنی میں مقیم ہیں۔ مرحومہ کے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

2۔ مکرم مدثر احمد صاحب

مکرم مدثر احمد صاحب ابن مکرم حنیف احمد صاحب ساکن Weiterstadt مورخہ 17/اپریل 2017ء بروز سوموار بعمر 27 سال موٹر سائیکل حادثہ کے نتیجہ میں جرمنی میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے والد صاحب اور ایک بھائی پاکستان میں ہیں جبکہ ان کی والدہ، دو بھائی اور تین بہنیں جرمنی میں مقیم ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب (آف کنری سندھ)

مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب (آف کنری سندھ) 30/مارچ 2017ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کنری میں جماعت کے پرائمری سکول کے ابتدائی اساتذہ میں سے تھے۔ لمبا عرصہ امام الصلوٰۃ رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ اور تحریکِ جدید کے پنج ہزاری ممبران میں بھی شامل تھے۔ بہت مخلص دیندار اور اچھے کردار کے حامل تھے۔ انہوں نے مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کرنے کی توفیق پائی۔

2۔ مکرمہ راشدہ ریحانہ صاحبہ

مکرمہ راشدہ ریحانہ صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد آصف صاحب 12/مارچ 2017ء کو اوسٹ ھائیم جرمنی میں 57 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ خاندان مسیح موعودؑ میں چھوٹی آپا کی پاشو کے نام سے مشہور تھیں۔ چھوٹی آپا نے ان کے ساتھ اپنے بچوں جیسا سلوک کیا۔ مرحومہ 1977ء میں جرمنی آئی تھیں۔ لجنہ اماء اللہ میں مقامی سطح پر مختلف خدمات کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور ان کی تدفین گروس گیراؤ جرمنی میں ہوئی ہے۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

3۔ مکرم محمود احمد طاہر صاحب

مکرم محمود احمد طاہر صاحب 20 مارچ 2017ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی بہت خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ مکرم ومحترم میاں ادریس صاحب اور مکرم ومحترم میاں منصور احمد صاحب کے ساتھ کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

4. مکرمہ قریش بیگم صاحبہ (زوجہ مکرم چوہدری محمد اقبال مرحوم۔ آف رلیو کے ضلع سیالکوٹ)

31 مارچ 2017ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بڑی صابرہ وشاکرہ نیک خاتون تھیں۔ تقریباً اکیس سال قبل خاوند کی وفات ہوئی۔ نہایت صبر کے ساتھ سب بچوں کو سنبھالا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عقیل احمد صاحب مربی سلسلہ سیرالیون کی والدہ تھیں۔

5۔ مکرمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد احمد صاحب۔ آف حیدرآباد سندھ)

11 مارچ 2017ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند اور روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ باقاعدگی سے جماعتی چندوں کی ادائیگی کیا کرتی تھیں۔ صدقہ و خیرات بھی کرتی رہتی تھیں۔ کبھی کسی سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹایا۔ بچوں کی نیک تربیت کی۔ ایم ٹی اے پر خود بھی خطبہ سننے کا اہتمام کرتیں اور بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتیں۔ خلافت سے بہت محبت تھی۔ آپ ریٹائرڈ سکول ٹیچر تھیں۔ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین!

☆...☆...☆

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 26/اپریل 2017ء بروز بدھ نماز ظہر سے قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم طاہر احمد تنویر خان صاحب (ابن مکرم عبدالاحد خان صاحب بھاگلپوری۔ لندن) کی نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرم طاہر احمد تنویر خان صاحب (ابن مکرم عبدالاحد خان صاحب بھاگلپوری۔ لندن)

19/اپریل 2017ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1927ء میں آپ کے والد اور دادا مکرم عبدالصمد خان صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ سندھ میں جماعت پر جب سخت وقت آیا تو آپ نے ہمیشہ ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ جماعتی مہمانوں کی بہت خاطر مدارات کیا کرتے تھے۔ آپ کو نائب امیر ضلع کے علاوہ، صدر جماعت اور زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ یوکے آنے کے بعد پہلے گلاسگو اور پھر لندن میں جماعت کے فعال ممبر رہے۔ نمازوں کے پابند، ہمدرد، ملنسار، بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مظفر احمد ملک صاحب (انچارج رقیم پریس۔ یوکے) کے کزن تھے۔

نماز جنازہ غائب :

(1) مکرم محمود عالم ملک صاحب (سابق امیر ضلع سکھر)

6 مارچ 2017ء کو 96 سال کی عمر میں ٹورانٹو (کینیڈا) میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1937ء میں 18 سال کی عمر میں خود بیعت کر کے احمدیت قبول کی اور 1938ء میں قادیان جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر دستی بیعت کی توفیق پائی۔ نہایت خدمت گزار، مہمان نواز اور ہر دلعزیز انسان تھے۔ جماعت اور خلافت سے والہانہ محبت اور عشق کا تعلق تھا۔ آپ کو امیر ضلع سکھر کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ ملازمت کے دوران اپنی جماعت کے مربی کے ساتھ مل کر بالائی سندھ میں بہت تبلیغی کام کیا۔ ملازمت سے ملنے والی رخصت میں وقف عارضی کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم مظفر احمد ملک صاحب (انچارج رقیم پریس یوکے) کے والد تھے۔

(2) مکرم مبارک احمد صاحب (ابن مکرم فیض محمد صاحب۔ دارالعلوم وسطی ربوہ)

4 جولائی 2016ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم بڑے خوش اخلاق، ملنسار، مہمان نواز، خاموش طبع، بہت سادہ اور صابر تھے۔ ننکانہ میں ملازمت کے دوران تین سال بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔ الفضل میں جماعت کے ادارہ تعمیرات میں بطور اوورسیئر ایک ماہ وقف کی تحریک کا پڑھ کر اگلے ہی روز اپنی خدمات پیش کیں اور خدمت پر مامور ہو گئے جہاں بعد میں پھر آپ کو مزید سات سال خدمت کا موقعہ ملا۔ اس دوران کوارٹرز بیوت الحمد، سوئمنگ پول، لجنہ ہال، یتامیٰ ہوسٹل، مسجد مبارک کی تعمیر و توسیع اور جامعہ احمدیہ کے تعمیراتی کاموں میں خدمت کی توفیق پائی۔ نو سال جرمنی میں رہے وہاں بھی تعمیراتی کاموں کی مفوضہ ذمہ داری نبھاتے رہے۔ قادیان کی مسجد اقصیٰ کی توسیع کے کام میں بھی ایک ماہ وقف عارضی کر کے خدمت کا موقع پایا۔ آپ جماعتی کتب اور رسائل کا مطالعہ بڑی باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ جب تک صحت ٹھیک رہی نماز باجماعت ادا کرتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(3) مکرم محمد افضل صاحب (ابن محمد اسماعیل صاحب۔ لندن)

3 دسمبر 2016ء کو پاکستان گئے جہاں بقضائے الٰہی 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ جماعت کے ایک فعال ممبر تھے۔ لمبا

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر450

مکرم مصعب شویری صاحب (2)

گزشتہ قسط میں ہم نے مکرم مصعب شویری صاحب آف شام کے خاندان کے احمدیت کی طرف سفر کا کچھ احوال نذرِ قارئین کیا تھا۔اس قسط میں اس سلسلہ کو مزید آگے بڑھاتے ہیں۔

خلیفۂ وقت سے پہلا رابطہ

مکرم مصعب صاحب بیان کرتے ہیں:

غالباً1993ء یا1994ء کی بات ہے کہ مکرم محمد منیر ادلبی صاحب ہماری بستی میں آئے اور کہا کہ وہ لندن جارہے ہیں اور جس نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں خط لکھنا ہے لکھ کر مجھے دے دے تو میں حضور انور کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ہمارا خلیفہ وقت کی خدمت میں یہ پہلا خط تھا۔مجھے یاد ہے کہ اس وقت چھوٹے بچوں نے بھی بڑے جوش وجذبہ سے خطوط لکھے اور خلافت سے اپنی محبت اور اخلاص کا اظہار کیا۔

تقریباً تین ماہ کے بعد جب مکرم منیر ادلبی صاحب واپس آئے تو ان کے ہاتھوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی طرف سے ہمارے خطوط کے نہایت محبت بھرے جواب تھے۔خلیفہ وقت کے ساتھ تعلق کی حلاوت کا یہ پہلا احساس تھا جو نہایت خوبصورت اور غیر معمولی تھا۔

شام کے حالات کے بارہ میں خبر

میں نے غالباً2006ء میں ایک رؤیا میں دیکھا تھا کہ ہماری بستی میں شدید فساد برپا ہے اور لوگ دو گروہوں میں منقسم ہو کر ایک دوسرے پر پتھر برسا رہے ہیں۔ایسے لگ رہا ہے جیسے ہر طرف پتھروں کی بارش ہو رہی ہے، جبکہ ہم بچے ایک گلی میں کھڑے یہ سارا منظر دیکھ رہے ہیں۔

میں نے بستی کے پہلے احمدی مکرم احمد خالد البراقی صاحب کو یہ رؤیا سنایا تو انہوں نے کہا کہ اگر اس بستی کے لوگ اسی طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تکذیب اور آپ کی جماعت کی مخالفت کرتے رہیں گے تو ایک دن خدا کے غضب کے نیچے آئیں گے اور آپس میں قتل وغارتگری کے مرتکب ہوں گے۔پھر انہوں نے کہا کہ ہم سب کو مل کر دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت کے راستے کی طرف لے آئے اور اس خطرناک انجام سے بچائے۔

اس رؤیا کے کئی سال بعد شام کے حالات خراب ہونے شروع ہوئے اور حکومت اور اس کے مخالف گروپوں کے مابین اس قدر گولہ بارود کا تبادلہ ہوا کہ ایسے لگتا تھا جیسے آسمان سے بموں اور میزائلوں کی بارش ہو رہی ہے۔اس صورت حال کی وجہ سے جہاں پورا ملک تباہی اور بربادی کی تصویر بن کر رہ گیا وہاں انسانی خون اس قدر ارزاں ہوا کہ ملک کے چپّے چپّے پر لہو کے ساتھ ایسی دردناک داستانیں رقم کی گئیں جن کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔افسوس اس بات کا ہے کہ ظلموں کا یہ سلسلہ وحشتناک طریقوں اور دہشتناک صورتوں میں ابھی تک جاری ہے۔

ظلم کا حصہ بننے سے بچنے کی دعا

ہمارے ملک میں ہر نوجوان کو ایک معیّن عمر کے دوران لازمی فوجی ٹریننگ کے لئے خود کو پیش کرنا پڑتا ہے۔ عام حالات میں یہ عرصہ ہر نوجوان کی زندگی کا مشکل ترین عرصہ ہوتا ہے لیکن شام میں ہونے والی خانہ جنگی کے دوران تو اس کی سنگینی اور بھی بڑھ گئی تھی۔ کیونکہ دونوں اطراف سے ہی ظلم ہو رہا تھا اور میں نہیں چاہتا تھا کہ اس ظلم کا حصہ بنوں۔میں دعا کرتا تھا کہ خدایا تو مجھے اس لازمی ٹریننگ سے بچا اور میرے لئے بچاؤ کا کوئی راستہ پیدا فرما دے۔ اس کے لئے مَیں نے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کا خط بھی لکھا۔

سنگین حالات

2012ء سے لے کر 2014ء تک ہماری بستی کا علاقہ حکومت مخالف گروہوں کے زیر تسلط رہا۔اس عرصہ میں حکومت اور ان دہشتگرد گروہوں کے مابین خونریز لڑائیاں ہوئیں جس کے بعد دہشتگرد گروہوں نے اپنی ظالمانہ کارروائیوں کو مزید تیز کر دیا اور ارد گرد کے لوگوں کو اندھا دھند قتل کرنے لگ گئے۔اس دوران یہ المناک واقعہ بھی پیش آیا کہ ہمارے ایک احمدی بھائی عبد المنعم المسلمانی صاحب جو محدود پیمانے پر پٹرول بیچ کر اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پال رہے تھے، ایک روز قریبی بستی سے پٹرول خریدنے گئے تو دہشتگردوں نے انہیں پکڑ لیا اور سیرین حکومت کی ایجنٹی کے الزام میں انہیں شہید کر دیا۔شہید کے سوگواروں میں بیوی کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔آمین۔

احمدیت چھوڑو یا بستی سے نکل جاؤ!

اس سے اگلے روز ہی یہ دہشتگرد ہمارے ہمسائے میں آئے اور میرے والد صاحب کو وہاں بلا کر کہا کہ تمہارے پاس تین دن ہیں۔اس دوران یا تو تم بستی کی مسجد میں جا کر اپنے کفر سے توبہ کر کے اسلام قبول کرنے کا اعلان کرو، یا اس بستی سے ہمیشہ کے لئے چلے جاؤ، اگر یہ سب کچھ نہیں کر سکتے تو پھر قتل ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

ہم نے حضور انور کی خدمت میں دعا کا خط لکھا۔ اور مقامی جماعت کے صدر مکرم احمد خالد براقی صاحب کو بھی بتایا۔انہوں نے کہا کہ تم صبح سویرے ہی یہاں سے نکل جاؤ۔چنانچہ ہمارے خاندان اور رشتہ داروں پر مشتمل تقریباً بارہ تیرہ افراد پر مشتمل یہ قافلہ ایک ویگن میں بیٹھ کر قریبی گاؤں پہنچا۔ جہاں میرے سسر کے ایک غیر احمدی رشتہ دار کے گھر میں ہم نے دو دن قیام کیا۔اس نے ہماری ضیافت وغیرہ کا بہت زیادہ خیال رکھا۔دو روز کے بعد میرے علاوہ باقی سب احباب سکیورٹی پوسٹوں سے گزرتے ہوئے بچتے بچاتے بخیریت دمشق پہنچ گئے۔

چونکہ مَیں لازمی فوجی ٹریننگ کے لئے متعلقہ حکومتی ادارہ میں وقت پر حاضر نہ ہو سکا تھا اس وجہ سے خطرہ تھا کہ پوسٹوں پر چیکنگ کے دوران مجھے گرفتار کر لیا جائے گا اس طرح دیگر احباب کے لئے کئی مشکلات پیدا ہو سکتی تھیں، چنانچہ مَیں تقریباً دو ہفتے کے بعد چھپ چھپا کے دمشق پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔

دمشق میں محترمہ اُمّ اکرم الشواء صاحب نے ایک ماہ تک ہماری ضیافت کی اور ہمیں اپنے گھر میں رکھا۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء۔

گرفتاری کے بعد رہائی کا یقین

میری منگنی ہو چکی تھی لیکن شادی کا دُور دُور تک کوئی امکان نہ تھا کیونکہ نہ میرے پاس رہنے کو جگہ تھی، نہ خرچ کرنے کو مال، اور نہ ہی کوئی کام تھا، بلکہ سب سے بڑی روک یہ تھی کہ لازمی فوجی ٹریننگ نہ کرنے کی وجہ سے قانونی طور پر مَیں شادی نہیں کر سکتا تھا، بلکہ ایسا کرنے کی صورت میں گرفتاری یقینی تھی۔

مَیں اپنے بہنوئی کے گھر میں بیٹھا انہی خیالوں میں گم تھا کہ وہاں پر سی آئی ڈی والوں نے چھاپہ مار کر مجھے، میری والدہ اور میرے بہنوئی کو گرفتار کر لیا اور ساتھ لے گئے۔

ہماری گرفتاری کے بعد سب کا یہی خیال تھا کہ میرا بہنوئی اور میری والدہ تو جلد رہا ہو جائیں گے لیکن لازمی فوجی ٹریننگ نہ کرنے کی وجہ سے مجھے جیل ہو جائے گی جس کے بعد پھر سیدھا لازمی فوجی ٹریننگ کے لئے جانا ہوگا، اور دورانِ گرفتاری ظلم وستم کی چکی میں پسنا اس سے سوا ہوگا۔

مجھے جیل میں تحقیق کے لئے بلایا گیا۔میری آنکھوں پر پٹی باندھ کر گھٹنوں کے بل بٹھایا گیا تھا۔میں نے ہر بات سچ سچ بتا دی۔ نہ صرف اپنے احمدی ہونے کے بارہ میں بتایا بلکہ انہیں جماعت کے عقائد اور ملک کی موجودہ صورتحال میں جماعت کے موقف سے بھی آگاہ کیا۔نیز بلا جھجک یہ بھی بتا دیا کہ مَیں لازمی فوجی ٹریننگ سے بھاگا ہوا ہوں۔

مجھے علم تھا کہ اس جیل میں آنے والا کبھی صحیح سلامت واپس نہیں گیا۔بلکہ اس جیل کے بارہ میں یہ بات مشہور تھی کہ اگر کوئی اس سے باعزت بری ہو کر بھی نکلے تو کم از کم اس قدر تعذیب کا نشانہ بن چکا ہوتا ہے کہ اپنے پاؤں پر چل کر اس جیل سے باہر نہیں آتا۔لیکن یہ عجیب بات ہے ان تمام حقائق کے باوجود خدا تعالیٰ نے میرے دل میں اپنی جلد اور باعزت رہائی کے بارہ میں غیر معمولی یقین اور اطمینان ڈال دیا تھا۔شاید یہ یقین میرے دل میں اس خط کے بعد پیدا ہوا تھا جو میں نے اپنی گرفتاری سے کچھ عرصہ قبل حضور انور کی خدمت میں ارسال کیا تھا اور اپنی بیکسی اور بے بسی کا ذکر کر کے شادی کے لئے غیب سے انتظام ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ یہ خط لکھنے کے بعد مجھے یقین ہو گیا تھا کہ حضور انور کی دعا میرے حق میں قبول ہو گئی ہے اور میری شادی کے راستے میں حائل ہر رکاوٹ جلد دور ہو جائے گی۔

مرحوم خالد البراقی صاحب کا ذکر خیر

اس جیل کے ساتھ نہایت دردناک یادیں وابستہ ہیں کیونکہ یہی وہ جیل ہے جس میں حوش عرب جماعت کے ایک خوبرو نوجوان مکرم خالد البراقی صاحب کو لایا گیا اور پھر اس قدر ظلم کیا گیا کہ یہ نوجوان جان کی بازی ہار گیا۔مکرم خالد البراقی صاحب نہایت متقی اور نیک اور صالح نوجوان تھا بلکہ کئی امور میں میرا آئیڈیل تھا۔وہ میرا بچپن کا دوست اور خیر خواہ تھا۔ میں نے اس سے بہت کچھ سیکھا تھا۔میں نے اس کی زبان سے کبھی کوئی برا لفظ نہیں سنا۔ ہر ایک سے محبت اور احسان کا سلوک کرنے والا یہ نوجوان بہت سی خوبیوں کا مالک تھا۔اس کی وفات کی خبر سنتے ہی میری حالت غیر ہو گئی اور میں بہت رویا۔ میں آج تک اسے اپنی دعاؤں میں یاد رکھتا ہوں کیونکہ اس نے مجھے نماز اور عبادت کے بارہ میں بعض ایسے مشورے دیئے تھے جو ہر نماز کے وقت مجھے یاد آجاتے ہیں اور پھر اس کے لئے خود بخود دعائیں نکلتی ہیں۔ وہ مکینیکل انجینئرنگ کی فیلڈ میں کام کرتا تھا اور سنٹرل ہیٹنگ وشمسی توانائی کے کام کا ماہر تھا۔ مجھے اس فیلڈ میں بھی اس سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔اللہ تعالیٰ اسے غریق رحمت فرمائے۔آمین۔

معجزانہ طور پر شادی کا بندوبست

اپنی رہائی کے بارہ میں جیسا یقین خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا تھا اسی کے مطابق محض ایک ہفتے کے اندر اندر میری اور میری والدہ صاحبہ کی ایسے باعزت طریق پر رہائی ہوئی کہ ہمیں نہ کسی نے برا بھلا کہا اور نہ ہی کوئی ٹارچر کیا گیا۔

معجزانہ رہائی کے بعد شادی کے بارہ میں بھی معجزانہ طور پر سب انتظام ہونے پر میرا یقین مزید پختہ ہو گیا۔ چنانچہ میں اپنے بھائی کو ساتھ لے کر اپنی لازمی فوجی ٹریننگ کو مؤخر کرنے کی درخواست دینے کے لئے متعلقہ آفس جا پہنچا۔محض ایک سو ڈالرز کی ضمانت سے میری لازمی فوجی ٹریننگ مؤخر کر دی گئی۔ پھر مَیں نے اس عرصہ میں شادی کرنے کی اجازت کے لئے درخواست دی تو استثنائی طور پر مجھے شادی کرنے کی اجازت بھی مل گئی۔ جنگی حالات میں ایسا ہونا کسی معجزے سے کم نہ تھا۔

یوں نہایت کسمپرسی کی حالت میں میری شادی ہو گئی۔شادی کے بعد رہنے کے لئے میرے پاس کوئی گھر نہ تھا۔ یہ مشکل بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے حل کر دی، وہ یوں کہ اس دوران ہماری بستی کے حالات ٹھیک ہو گئے اور ہم اپنے گھر لوٹ آئے۔والحمد للہ علیٰ ذلک۔

ہجرت کا فیصلہ

میری شادی کو ابھی دو ماہ ہی گزرے تھے کہ حکومت کی طرف سے اعلان ہو گیا کہ کسی کی بھی لازمی فوجی ٹریننگ مزید مؤخر نہیں کی جائے گی۔ یہ سنتے ہی میں نے سوچا کہ اب میرے لئے اس ملک میں رہنا مشکل ہو جائے گا لہٰذا میں نے تمام امور کا اچھی طرح جائزہ لے کر ہجرت کا فیصلہ کر لیا۔اس فیصلہ میں کچھ تو میرے بھائیوں اور میری اہلیہ کے بھائیوں کی حوصلہ افزائی شامل تھی اور کچھ اس بات کا حوصلہ بھی تھا کہ ترکی میں میری بہن، بہنوئی اور ان کا خاندان پہلے سے موجود تھا۔

چنانچہ بعض احباب کی مدد سے ہم بیروت پہنچے اور وہاں سے ترکی کے لئے روانہ ہو گئے۔ترکی میں تین ہفتے تک اپنی بہن کے گھر رہنے کے بعد ہم نے علیحدہ گھر لے لیا اور میں نے ترکی میں مقیم ایک سیرین شخص کے ہاں نوکری کر لی جس نے شام کے حالات کی خرابی کے آغاز میں ہی یہاں آ کر سیکنڈ ہینڈ فرنیچر اور کارپٹس وغیرہ کا کاروبار سیٹ کر لیا تھا۔میرا کام اس کے سامان کی مرمت وغیرہ کرنا تھا۔ اس نے ہی مجھے گھر لے کر دیا تھا لیکن افسوس کہ اس شخص نے میرے ساتھ دھوکا کیا اور مجھے اس گھر کے لئے اپنی دکان سے پرانا سامان مہنگے داموں فروخت کیا۔ پھر مجھ سے چودہ چودہ گھنٹے کام کروایا۔میں نے اس کے پاس تین ماہ تک کام کیا جس کی اجرت کو اس نے اس نے اُس بوسیدہ سامان کی قیمت میں کاٹ لیا جو اس نے میرے گھر کے لئے دیا تھا۔

تین ماہ کے بعد مجھے ایک ترکی شخص کے پاس اچھا کام مل گیا اور گزر بسر نسبتًا بہتر ہونے لگ گئی۔

(باقی آئندہ)

قرآن مجید، احادیث نبویہ ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں ماہ رمضان کی عظمت اور فضیلت کا بیان

مرتبہ: فرخ راحیل ۔ مربیٔ سلسلہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

(البقرۃ:184)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ

(البقرۃ:186)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔

... ...

اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و احسان ہے کہ وہ ہم مسلمانوں کو ہر سال روحانی اور اخلاقی بلندی کے حصول کے لئے کئی مواقع فراہم کرتا ہے۔ ان مواقع میں سے ایک عظیم الشان موقع رمضان المبارک کی صورت میں آتا ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’جو شخص رمضان کے مہینے میں حالت ایمان میں ثواب اور اخلاص سے عبادت کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا‘‘۔ (نسائی، کتاب الصوم)

اسلام کی تعلیمات میں رمضان المبارک کا مہینہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس مہینہ کی عظمت اور فضیلت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی مرتبہ بیان فرمائی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ سے رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلّیٔ قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ پس اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے۔..‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 561 تا 562۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ماہ رمضان کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’رمضان کا مہینہ اُن مقدّس ایّام کی یاد دلاتا ہے جن میں قرآن کریم جیسی کامل کتاب کا دنیا میں نزول ہوا۔ وہ مبارک دن۔ وہ دنیا کی سعادت کی ابتدا کے دن۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکت کے دروازے کھولنے والے دن جب دنیا کی گھناؤنی شکل اُس کے بدصورت چہرے اور اس کے اذیّت پہنچانے والے اعمال سے تنگ آ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غارِ حرا میں جا کر اور دنیا سے منہ موڑ کر اور اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑ کر صرف اپنے خدا کی یاد میں مصروف رہا کرتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ دنیا سے اس طرح بھاگ کر وہ اپنے فرض کو ادا کریں گے جسے ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا ہے۔ انہی تنہائی کی گھڑیوں میں انہی جدائی کے اوقات میں اور انہی غور و فکر کی ساعات میں رمضان کا مہینہ آپ پر آ گیا۔ اور جہاں تک معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے چوبیسویں رمضان کو وہ جو دنیا کو چھوڑ کر علیحدگی میں چلا گیا تھا اُسے اُس کے پیدا کرنے والے، اُس کی تربیت کرنے والے، اُس کو تعلیم دینے والے اور اُس سے محبت کرنے والے خدا نے حکم دیا کہ جاؤ اور جا کر دنیا کو ہدایت کا راستہ دکھاؤ۔... پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رمضان ہی میں یہ آواز آئی اور رمضان ہی میں آپ نے غارِ حرا سے باہر نکل کر لوگوں کو یہ تعلیم سُنانی شروع کی۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 391، 392)

... ...

رمضان کے معنی

رمضان کے معانی کیا ہیں اور اس مہینہ کو رمضان کیوں کہا جاتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’رَمَض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رَمَضان میں چونکہ انسان اَکل وشُرب اور تمام جسمانی لذّتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مِل کر رَمَضان ہوا۔ اہلِ لُغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا اس لئے رمضان کہلایا، میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارتِ دینی ہوتی ہے۔ رَمض اُس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتّھر گرم ہو جاتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 136۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

... ...

روزہ کی حقیقت کیا ہے؟

بعض لوگ باقاعدگی سے روزے رکھتے ہیں لیکن وہ اس بات سے ناآشنا ہیں کہ روزہ کا مقصد اور اس کی حقیقت کیا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام روزہ کی حقیقت کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ :

’’تیسری بات جو اسلام کا رُکن ہے، وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔.. روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے، بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اُسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اُسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے، دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے، اُنہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا اُنہیں مل جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 102۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

... ...

رمضان میں انسان کا خدا تعالیٰ سے بُعد مِٹ جاتا ہے

رمضان المبارک کی عظمتوں اور فضائل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان اور خدا تعالیٰ سے بُعد مِٹ جاتا ہے۔ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’کتنی ہی صدیاں ہمارے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان گزر جائیں۔ کتنے ہی سال ہمیں اور ان کو آپس میں جُدا کرتے چلے جائیں۔ کتنے ہی دنوں کا فاصلہ ہم میں اور ان میں حائل ہوتا چلا جائے لیکن جس وقت رمضان کا مہینہ آتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان صدیوں اور سالوں کو اس مہینہ نے لپیٹ لپاٹ کر چھوٹا سا کر کے رکھ دیا ہے اور ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی قریب نہیں چونکہ قرآن خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اس لئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس تمام فاصلہ کو رمضان نے سمیٹ سماٹ کر ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب پہنچا دیا ہے۔ وہ بُعد جو ایک انسان کو خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے وہ بُعد جو ایک مخلوق کو اپنے خالق سے ہوتا ہے وہ بُعد جو ایک کمزور اور نالائق ہستی کو زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا سے ہوتا ہے وہ یُوں سمٹ جاتا ہے وہ یوں مِٹ جاتا ہے وہ یوں غائب ہو جاتا ہے جیسے سورج کی کِرنوں سے رات کا اندھیرا۔ یہی وہ حالت ہے جسکے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ جب رمضان کا مہینہ آئے اور میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں کہ مَیں انہیں کس طرح مل سکتا ہوں تو تُو انہیں کہہ دے کہ رمضان اور خدا میں کوئی فرق نہیں۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں خدا اپنے بندوں کے لئے ظاہر ہوا۔ اور اُس نے چاہا کہ پھر اپنے بندوں کو اپنے پاس کھینچ کر لے آئے۔ اس کلام کے ذریعہ جو حبل اللہ ہے جو خدا کا وہ رسّہ ہے جس کا ایک سِرا خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا مخلوق کے ہاتھ میں اب یہ بندوں کا کام ہے کہ وہ اس رسّہ پر چڑھ کر خدا تک پہنچ جائیں۔‘‘ (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 393۔394)

... ...

اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ کی تفسیر

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ مندرجہ بالا آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’اگر لوگ پوچھیں کہ روزہ سے کیسے قرب حاصل ہو سکتا ہے تو کہہ دے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ۔ یعنی مَیں قریب ہوں اور اس مہینہ میں دعائیں کرنے والوں کی دعائیں سنتا ہوں۔ چاہئے کہ پہلے وہ ان احکاموں پر عمل کریں جن کا مَیں نے حکم دیا ہے اور ایمان حاصل کریں تا کہ وہ مراد کو پہنچ سکیں اور اس طرح سے بہت ترقی ہوگی‘‘۔ (حقائق الفرقان جلد اوّل صفحہ 308)

ایک اور جگہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

’’روزہ جیسے تقویٰ سیکھنے کا ایک ذریعہ ہے ویسے ہی قرب الٰہی حاصل کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ماہِ رمضان کا ذکر فرماتے ہوئے ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ۔ یہ ماہِ رمضان کی ہی شان میں فرمایا گیا ہے اور اِس سے اِس ماہ کی عظمت اور سرِّ الٰہی کا پتہ لگتا ہے کہ اگر وہ اِس ماہ میں دعائیں مانگیں تو مَیں قبول کروں گا لیکن ان کو چاہئے کہ میری باتوں کو قبول کریں اور مجھے مانیں۔ انسان جس قدر خدا کی باتیں ماننے میں قوی ہوتا ہے خدا بھی ویسے ہی اس کی باتیں مانتا ہے۔ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس ماہ کو رُشد سے بھی خاص تعلق ہے اور اس کا ذریعہ خدا پر ایمان، اُس کے احکام کی اتباع اور دعا کو قرار دیا ہے۔ اَور بھی باتیں ہیں جن سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔‘‘

(حقائق الفرقان جلد اوّل صفحہ 308)

... ...

قرب الٰہی کے لئے کوشش کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رمضان کے بابرکت مہینہ میں قُربِ الٰہی کے حصول کے لئے اپنی اپنی کوششوں کو بڑھانے کے بارہ میں فرماتے ہیں:

’’اس رمضان میں ہمیں اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ رمضان میں خدا تعالیٰ جنت کے دروازے کھول دیتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان او شھر رمضان... حدیث نمبر 1899)

ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اس مہینہ میں عبادتوں، تزکیۂ نفس اور حقوق العباد کی ادائیگی کے ذریعہ جنت کے ان دروازوں میں داخل ہونے کی کوشش کریں۔ یا جنت کے ان دروازوں سے جنت میں داخل ہونے کی کوشش کریں جو پھر ہمیشہ کھلے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ و استغفار کرتے ہوئے جھکیں اور اُن خوش قسمتوں میں شامل ہو جائیں جن کی توبہ قبول کر کے اللہ تعالیٰ کو اُس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی ایک ماں کو اپنا گمشدہ بچہ ملنے سے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اُس پیار کو حاصل کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کو اس رمضان میں وہ خوشی پہنچانے والے ہوں جو گمشدہ بچہ کے ماں کو مل جانے سے زیادہ ہے۔ لیکن... اللہ تعالیٰ کو یہ خوشی پہنچانے کے لئے ہمیں تقویٰ پر چلتے ہوئے ان عبادتوں جن میں فرائض بھی ہیں اور نوافل بھی، ان کے معیاروں کو بلند کرنا ہوگا۔ اپنے روزوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دینی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے یہ سب کچھ اس رمضان میں ہمیں حاصل کرنے اور ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 رجولائی 2013ء)

☆...☆...☆

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا کہ ہر قسم کی شدت پسندی اور دہشت گردی اور ظلم اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔

اگر بعض لوگوں کے فعل یا ان کی حرکتیں اسلام کے نام پر دنیا میں فتنہ وفساد پیدا کرنے کی کوشش کرنے والی ہیں تو یہ اس تعلیم کی وجہ سے نہیں جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دی ہے بلکہ اس تعلیم سے دُور ہونے کی وجہ سے ہے اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو نہ ماننے کی وجہ سے ہے۔

جب اس تعلیم کی روشنی میں دنیا کو امن، بھائی چارے، صلح اور آشتی کا راستہ دکھاتے ہیں تو بے اختیار اکثر شریف الطبع غیر مسلموں کے منہ سے یہ الفاظ نکلتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم تو بڑی خوبصورت تعلیم ہے۔ چنانچہ اس بات کا اظہار میرے جرمنی کے اس دورے کے دوران بھی مختلف فنکشنز میں ہوا جو مسجدوں کے افتتاح اور سنگ بنیاد کے موقع پر تھا۔

جرمنی کے حالیہ دورہ کے دوران مساجد کے افتتاح اور سنگ بنیاد کی تقریبات میں شامل ہونے والے مہمانوں کے بعض تأثرات کا تذکرہ

جرمنی کے حالیہ دورہ کے دوران مساجد کے افتتاح اور سنگ بنیاد کی وسیع پیمانے پر میڈیا کوریج۔

ریڈیو، ٹی وی، اخبارات اور سوشل میڈیا کے ذریعہ ایک اندازے کے مطابق 39 ملین افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے میں اسلام کی حقیقی تعلیم کو پھیلانے کا وسیع پیمانے پر کام ہو رہا ہے اور جماعت کا بڑا تعارف ہوا ہے۔

یہاں یوکے میں جماعتی فنکشنز کے ذریعہ دنیا بھر میں اسلام کا تعارف ہوتا ہے۔

ماہ مارچ 2017ء میں یوکے میں ہونے والی پیس کانفرنس کی میڈیا کوریج اور اس میں شامل ہونے والے مہمانوں کے تأثرات کا تذکرہ

الجزائر اور پاکستان اور دنیا کے ان ممالک کے احمدیوں کے لئے جہاں احمدیت کے خلاف زیادہ جوش اُبل رہا ہے خاص طور پر دعا کی تحریک۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 28؍اپریل 2017ء بمطابق 28؍شہادت 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

جب بھی مجھے دنیا کے پریس کے نمائندوں یا غیر مسلموں کے ساتھ بیٹھنے کا موقع ملتا ہے، سوال جواب یا بات چیت کا موقع ملتا ہے تو کسی نہ کسی طریقے سے براہ راست یا بالواسطہ وہ یہ سوال ضرور کرتے ہیں کہ اسلام کے بارے میں دنیا میں جو خوف ہے اس کی کیا وجہ ہے اور یہ کس طرح دور ہوگا؟ بعض کھل کر اور بعض ڈھکے چھپے الفاظ میں یہ کہہ دیتے ہیں اور کہنا چاہتے ہیں کہ شاید اس کی وجہ اسلام کی تعلیم ہے۔ چنانچہ اس دفعہ بھی جرمنی میں ایک جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ جرمنی میں اسلام سے خوف بڑھ رہا ہے اور پھر ہمارے سے ہمدردی کے رنگ میں یہ بھی کہا کہ اس وجہ سے جو غیر مسلم ہیں، یہاں کے مقامی لوگ ہیں وہ بھی مسلمانوں پر ظلم کر جاتے ہیں۔ وہ پوچھنے لگی کہ سوال یہ ہے کہ آپ کا کیا ردّعمل ہے؟۔ اس پر آپ کیا ردّعمل دکھاتے ہیں؟ تو یہ کوئی اس سے خاص نہیں کئی دفعہ پہلے بھی یہ سوال ہو چکا ہے اور یہی سوال جو ہے ہماری تبلیغ کے راستے کھولتا ہے کہ اگر یہ خوف بڑھ رہا ہے تو یہ بعض مسلمان کہلانے والے گروہوں یا افراد کا اسلام کے نام پر غلط حرکات کرنے اور شدّت پسند حملے کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور غیر مسلموں کا جو ردّعمل ہے یا ان کے تحفظات ہیں وہ بھی ٹھیک ہیں کہ ان میں مسلمانوں کے بارے میں ایک خوف پیدا ہو رہا ہے لیکن ہمارا ردّعمل کوئی منفی ردّعمل نہیں ہے۔ مَیں تو ہمیشہ ان کو یہی بتاتا ہوں کہ علماء یا نام نہاد علماء کی غلط تربیت کی وجہ سے اور اسلام کی حقیقی تعلیم کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ایسے گروہ اور افراد ابھر رہے ہیں اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق ہے۔ (صحيح البخاری كتاب العلم باب كيف يقبض العلم حديث 100)۔ اور ایسے وقت میں مسیح موعود اور مہدی معہود کے آنے کی پیشگوئی ہے جنہوں نے اسلام کی صحیح تعلیم دنیا میں پھیلانی تھی اور ہمارے ایمان کے مطابق بانیٔ جماعت احمدیہ وہی موعود ہیں جن کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ پس ہمارا ردّعمل تو ان کی تعلیم کے مطابق ہے جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی کہ اسلام کی امن اور سلامتی کی تعلیم کو پھیلاؤ۔ چنانچہ اسی تعلیم کی روشنی میں ہم دنیا میں ہر جگہ کام کر رہے ہیں۔ ہاں شدت پسند گروہوں کے عمل اور ان مغربی ممالک میں بھی، غیر مسلم ممالک میں بھی دہشت گرد حملوں کی وجہ سے یہاں اسلام کی تعلیم کے متعلق جو تحفظات پیدا ہو چکے ہیں ان کو دُور کرنے کے لئے ہمیں زیادہ محنت کرنی پڑے گی اور اس کے لئے ہم کوشش کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا کہ ہر قسم کی شدت پسندی اور دہشت گردی اور ظلم اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ آپ علیہ السلام نے ہمیں بتایا کہ ''جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے تمام ملکوں کے راستباز یہ گواہی دیتے آئے ہیں کہ خدا کے اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقا کے لئے ایک آبِ حیات ہے''۔ اللہ تعالیٰ کے جو اخلاق ہیں، اللہ تعالیٰ کی جو صفات ہیں وہ اختیار کرو تبھی انسانی زندگی کی بقا ہے اور فرمایا کہ ''اور انسانوں کی جسمانی اور روحانی زندگی اسی امر سے وابستہ ہے کہ وہ خدا کے تمام مقدس اخلاق کی پیروی کرے جو سلامتی کا چشمہ ہیں''۔ پس اللہ تعالیٰ جو سلامتی کا چشمہ ہے وہ ایک مسلمان سے یہی چاہتا ہے اور یہی قرآن کریم کا حکم ہے کہ اس کی صفات کو اپنایا جائے، اس کے اخلاق کو اپنایا جائے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ ''خدا نے قرآن شریف کو پہلے اسی آیت سے شروع کیا جو سورۃ فاتحہ میں ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ یعنی تمام کامل اور پاک صفات خدا سے خاص ہیں جو تمام عالموں کا ربّ ہے''۔ فرمایا: ''عَالَم کے لفظ میں تمام مختلف قومیں اور مختلف زمانے اور مختلف ملک داخل ہیں۔''

(پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 440)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندے کا فرض ہے وہ ربّ العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا ربّ ہے اور تمام زمانوں کا ربّ ہے اور تمام مکانوں کا ربّ ہے اور تمام ملکوں کا وہی ربّ ہے اور تمام فیوض کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔'' (پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 442)

یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ربّ العالمین کی تفصیل اور تشریح ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”پس جبکہ ہمارے خدا کے یہ اخلاق ہیں تو ہمیں مناسب ہے کہ ہم بھی اُنہیں اخلاق کی پیروی کریں۔“

(پیغام صلح، روحانی خزائن جلد23 صفحہ443)

پس یہی صفات، یہی اخلاق ایک حقیقی مسلمان کو اپنانے چاہئیں۔

پس یہ ہے وہ علم و معرفت جو قرآن کریم کی تعلیم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں عطا فرمائی اور یہی وہ نسخہ ہے جو دنیا میں امن و سلامتی پھیلانے کے لئے ضروری ہے اور یہی وہ بات ہے جو دنیا میں صلح کی بنیاد ڈال سکتی ہے اور یہی پیغام ہے جس کو جماعت احمدیہ کے افراد دنیا کے ہر کونے میں پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اور کوشش کرنی چاہئے۔

پس اگر بعض لوگوں کے فعل یا ان کی حرکتیں اسلام کے نام پر دنیا میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کی کوشش کرنے والی ہیں تو یہ اس تعلیم کی وجہ سے نہیں جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دی ہے بلکہ اس تعلیم سے دور ہونے کی وجہ سے ہے اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو نہ ماننے کی وجہ سے ہے۔

پس ہم جب اس تعلیم کی روشنی میں دنیا کو امن، بھائی چارے صلح اور آشتی کا راستہ دکھاتے ہیں تو بے اختیار اکثر شریف الطبع غیر مسلموں کے منہ سے یہ الفاظ نکلتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم تو بڑی خوبصورت تعلیم ہے۔ چنانچہ اس بات کا اظہار میرے جرمنی کے اس دورے کے دوران بھی مختلف فنکشنز میں ہوا جو مسجدوں کے افتتاح اور سنگ بنیاد کے موقع پر تھا۔

ایک شہر والڈشُٹ (Waldshut) ہے وہاں مسجد تعمیر ہوئی ہے وہاں ایک مسجد کی افتتاحی تقریب میں ایک دوسرے شہر باسل (Basel) سے آئے ہوئے ایک ڈاکٹر صاحب تھے۔ وہ کہنے لگے کہ میری ساری زندگی یہ جستجو رہی کہ مجھے امن پسند مسلمان کہیں مل جائیں۔ آج آپ لوگوں نے میری اس خواہش کو پورا کر دیا۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت محسوس کر رہا ہوں کہ آج مجھے یہ لوگ مل گئے ہیں۔

پھر وہاں اٹلی سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون بھی آئی ہوئی تھیں۔ اپنے دوست کے ساتھ پروگرام میں شامل ہوئیں۔ اس نے بتایا کہ میرا دوست اس پروگرام میں شامل ہونے سے گھبرا رہا تھا کیونکہ اسلام کے بارے میں اس کے منفی جذبات تھے لیکن پروگرام میں شامل ہونے اور امام جماعت احمدیہ کا خطاب سننے کے بعد اس کا اسلام کے بارے میں نظریہ بالکل بدل گیا یہاں تک کہ اس نے فوراً اپنے موبائل سے اپنے کسی دوسرے مسلمان دوست کو میسج کیا کہ آج مجھے پتا لگا ہے کہ تمہارا مذہب کتنا خوبصورت ہے۔

پھر بوسنیا سے تعلق رکھنے والی تین بڑی تعلیم یافتہ خواتین اس تقریب میں شامل ہوئیں۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج کا پروگرام موجودہ مشکل حالات میں امن کے قیام کے لئے ایک شمع کی حیثیت رکھتا ہے اور امام جماعت احمدیہ کا جو خطاب تھا اس میں آپ نے محبت اور ہمسایوں کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید کی۔

پھر ایک مہمان نے کہا: ”یہاں آپ کی محفل سے مجھے بھی کچھ برکتوں کو سمیٹنے کا موقع ملا اور یہاں آنا میرے لئے اعزاز کی بات ہے۔ اگر آج میں یہاں نہ آتا تو یقیناً بہت بڑی چیز سے محروم رہ جاتا۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ مجھے حقیقی اسلام کا تعارف حاصل ہوا جو ٹی وی میں نفرت اور تشدد والے اسلام کے بالکل برعکس ہے اور یہاں سے مجھے امن اور محبت ملی ہے اور صرف یہ نہیں کہ لفظاً امن اور محبت ملی ہے بلکہ عملی طور پر بھی یہاں ایسے انسان ملے ہیں جو نفرت نہیں چاہتے“۔ پس ہر احمدی کا جو ذاتی فعل اور عمل ہے وہ بھی ایک خاموش تبلیغ کر رہا ہوتا ہے۔

پھر ایک مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ ”آج تک میں سوچتا تھا کہ ہم ایک خدا کو مانتے ہیں۔ مختلف مذاہب نے مختلف راستے دکھائے ہیں مگر آج یہاں آ کر معلوم ہوا ہے کہ مذہب نے تو بڑے مشترکہ راستے بتائے ہیں اور امام جماعت احمدیہ نے اس بات کو بڑی خوبصورتی سے بیان کیا ہے“۔ کہنے لگا ”مجھے یہ بات پسند آئی کہ انہوں نے بڑے واضح طور پر باقی تشدد پسند مسلمانوں اور داعش وغیرہ سے دوری کا اظہار کیا اور ہمیں بتایا کہ ان کا اسلامی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں اور حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر جو افسوسناک اعمال دنیا میں ہو رہے ہیں اس میں آپ لوگوں کا کوئی قصور نہیں بلکہ ان کا ہے جو اس تعلیم کو غلط بیان کرتے ہیں“۔ پھر کہنے لگے کہ ”یہ ہم سب کا کام ہے کہ محبت اور اخوت سے اس فتنے کے خلاف کھڑے ہوں“۔ کہنے لگے ”مجھے آپ کی یہ بات بھی بڑی پسند آئی کہ کسی انسان کا خدا پر ایمان نہیں ہو سکتا اگر وہ قتل و غارت کرے کیونکہ ایک لحاظ سے کسی معصوم کو قتل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ خدا پر ایمان کو بھی قتل کیا جا رہا ہے“۔

ہمارے سلجھے ہوئے احمدی بچے بھی کس طرح ماحول پر اپنا اثر ڈال رہے ہوتے ہیں۔ اس کا اظہار بھی ہمیں نظر آتا ہے۔ چنانچہ ایک مہمان خاتون نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ”میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میرے بچوں کی احمدی بچوں سے دوستی ہے۔ اور جب سے ان کی احمدی بچوں سے دوستی ہے میں نے ان میں ایک مثبت اور اچھی تبدیلی دیکھی ہے۔ اس وجہ سے میں جاننا چاہتی تھی کہ آپ کی تعلیم کیا ہے۔ آج یہاں آنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ میرے بچے اچھے دوستوں کے ساتھ ہیں اور محفوظ ہیں“۔

پس یہ خاموش تبلیغ جو بچوں کی وجہ سے ہو رہی ہے یہ احمدی والدین پر مزید ذمہ داری ڈال رہی ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت کا معیار بڑھاتے رہیں اور ان کے لئے دعائیں بھی کریں تا کہ ہمیشہ احمدی بچے دوسروں پر نیک اثر ڈالنے والے ہوں اور ماحول کی برائیوں سے بچتے رہیں۔ یہی نیک اثرات جو ہیں آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ حقیقی اسلام کے پیغام کو پھیلانے میں کردار ادا کریں گے۔ وہی بچے جب ان بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پروان چڑھیں گے اور اگر یہ بچے اپنی حالتوں کو اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالے رکھیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ انہی بچوں میں سے جو غیر مسلم بچے ہیں بہت سارے احمدیت میں شامل ہونے والے ہوں گے۔

اسی طرح Augsburg ایک دوسرا شہر ہے جہاں مسجد کا افتتاح ہوا۔ بڑا شہر ہونے کی وجہ سے یہاں سے بہت پڑھے لکھے لوگ بھی آئے ہوئے تھے۔ سیاستدان بھی آئے ہوئے تھے۔ ایک مہمان نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ”یہ بہت ہی حسین پیغام ہے جو پہنچایا جا رہا ہے۔ میری یہ تمنا ہے کہ آپ کا یہ پیغام اسلامی ممالک کے اکثر لوگوں تک پہنچے۔ اس سے زیادہ امن قائم ہوگا“۔ کاش کہ مسلمان لوگ بھی، مسلمان ممالک بھی اس بات کو سمجھنے والے ہوں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ذریعہ جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہونی ہے اس میں اس کے ساتھ شامل ہو کر ان کے ممد و معاون بنیں نہ کہ روکیں کھڑی کریں اور مخالفتیں اور دشمنیاں پیدا کریں۔

ایک جرمن سکول ٹیچر نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ”میں اپنے سکول کے بچوں کو اسلام کے حوالے سے ان کے سوالات کے جوابات نہیں دے سکتی تھی کیونکہ میڈیا میں جو کچھ آتا تھا وہ اسلام کے شدید خلاف ہوتا تھا۔ آج اس پروگرام میں امام جماعت احمدیہ کے خطاب سے مجھے اتنا زیادہ مواد مل گیا ہے کہ میں اپنے طلباء کو اب اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کر سکتی ہوں“۔

پھر ایک خاتون نے کہا کہ ”آپ کے خلیفہ کی باتیں سن کر میرے دل پر گہرا اثر ہوا ہے۔ میں نہیں جانتی تھی کہ اسلام کی تعلیم اتنی حسین اور خوبصورت ہے۔ یہ باتیں سن کر میرے دل میں سوال اٹھتا ہے کہ اتنی حسین تعلیم کے باوجود اسلام اتنا بدنام کیوں ہو گیا ہے؟ میں دعا کرتی ہوں کہ آپ کا اسلام پھیلے اور سب لوگوں تک پہنچے“۔

آگس برگ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کہتے ہیں کہ ”امام جماعت احمدیہ نے جو کہا اگر واقعی وہ آپ کا پیغام ہے تو آپ کو بہت کامیابی حاصل ہوگی“۔ بتانے والا لکھتا ہے کہ پروفیسر صاحب اتنے متاثر ہوئے کہ ”انہوں نے یونیورسٹی میں نمائش لگانے کی پیشکش کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ جماعت پبلک میں زیادہ نمایاں ہو اور آپ کا پیغام ہر ایک کو پہنچے“۔

ایک مہمان نے کہا کہ ”(امام جماعت احمدیہ نے) آج ہمیں وہ مضامین بتائے ہیں جن کی آج ہم سب کو بہت ضرورت ہے اور نہ صرف دینی نقطۂ نگاہ سے بلکہ دنیاوی نقطہ نگاہ سے بھی مسائل کے حل بیان کئے“۔ پھر (ایک مہمان) کہنے لگے کہ یہ بات بھی بڑی درست ہے کہ اگر ہم کھل کر اور مل جل کر محبت اور رواداری سے رہیں گے تو تحفظات ختم ہو جائیں گے۔

اور پھر ایک اور مہمان نے یہ کہا کہ ”مَیں بہت متاثر ہوا ہوں کہ جہاں دنیا بھر میں اسلام کے بارے میں یہی بتایا جاتا ہے کہ وہ نفرت کی تعلیم دیتا ہے یہاں پر مسلمان اس کے برعکس امن کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں“۔

ایک مہمان نے کہا کہ ”خطاب سے یہ بات میرے دل پر بہت گہرا اثر کر گئی ہے کہ اسلام رواداری پر کتنا زور دیتا ہے۔ میرا یہ جماعت سے پہلا رابطہ تھا اور بہت اچھی اور سکون دہ نشست تھی۔ لہٰذا اب دلچسپی بڑھ گئی ہے اور اب کوشش کروں گا کہ آپ کی مسجد کا بھی چکر لگاؤں اور انٹرنیٹ پر بھی آپ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کروں“۔

ایک ڈاکٹر خاتون نے کہا کہ مجھے خطاب نے بڑا متأثر کیا ہے۔ دل کی گہرائی تک اثر کرنے والا خطاب تھا بالخصوص محبت اور امن کا پیغام۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اپنے ہمسایوں کا خیال رکھنے والا بن جائے جیسا کہ اسلامی تعلیم ہے تو دنیا کہیں زیادہ حسین ہو جائے“۔

پھر ایک خاتون نے کہا کہ ”ہمسایوں کے حقوق کی طرف جو توجہ دلائی ہے یہ خاص طور پر بہت اچھا لگا۔ اگر ہم اس پیغام کے ایک حصہ پر بھی عمل پیرا ہو جائیں تو دنیا پہلے سے بہت پُر امن اور خوشگوار ہو جائے“۔

پولیس سے تعلق رکھنے والے ایک ترک مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ

”آج کی تقریب اور آپ کے پیغام سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ اگر آپ لوگ اسی طرح اسلام کا پیغام جگہ جگہ دیتے رہے تو عنقریب بہت کامیابی پائیں گے“۔ پھر کہتا ہے ”میں پولیس والا ہوں اور ایسا منظم انتظام اور کہیں دیکھنے کو نہیں ملتا۔ میں نے آپ کے انتظامات سے بہت کچھ سیکھا ہے“۔

ایک مہمان رون ہائیم (Raunheim) کے مہمان تھے جہاں مسجد کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ کہتے ہیں ”ہمیں یہاں آکر بہت اپنائیت محسوس ہوئی ہے۔ مجھے عیسائیوں کے بھی بہت سے پروگراموں میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے مگر وہاں اس طرح کی اپنائیت محسوس نہیں ہوئی“۔ آخر کہنے لگا کہ ”عیسائی اس بارے میں آپ لوگوں سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں“۔

پس ایک عیسائی کا اس بات کا اعتراف کہ عیسائیوں کو آپ سے بہت کچھ سیکھنا چاہئے اور خاص طور پر اخلاق، یہ بہت بڑی بات ہے اور ہمارے نوجوانوں کو اس بارے میں مزید اعتماد پیدا ہونا چاہئے کہ کسی بھی قسم کی شرم کی ضرورت نہیں۔ اپنے آپ کو چھپانے کی ضرورت نہیں کہ ہم مسلمان ہیں بلکہ کھل کر اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا کو بتانا چاہئے۔

پھر وہاں رون ہائیم (Raunheim) میں جہاں مسجد کی بنیاد تھی ایک مہمان یہ کہتے ہیں کہ ”خلیفہ نے مؤثر انداز میں دنیا کے حالات کے بارے میں ہمیں آگاہ کیا خاص طور پر اسلام کی پُرامن تعلیم کو واضح طور پر سامنے لائے“۔

ایک مہمان نے کہا کہ ”میں پہلی دفعہ جماعت کے پروگرام میں آیا ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ جماعت نے رون ہائیم (Raunheim) میں اپنی جگہ بنا لی ہے۔ اب مجھے انتظار ہے کہ جلد آپ کی مسجد بن جائے اور میں اسے دیکھوں“۔ یا تو مخالفتیں ہوتی ہیں یا پھر یہ کہ جب پیغام پہنچتا ہے تو پھر انتظار ہے کہ جلدی مسجد بنے۔

ایک مہمان آئے تو ان کے امن کے حوالے سے اور عورتوں کے حقوق کے حوالے سے بعض تحفظات تھے اور یہ بھی ان کا سوال تھا کہ آپ کا خلیفہ امن کے لئے کیا کوششیں کرتا ہے؟ اور جب خطاب سن لیا تو کہنے لگے کہ ”ان سب باتوں کا جو میرے ذہن میں تھیں، خطاب میں ذکر کر دیا اور میرے سب تحفظات دور ہو گئے ہیں“۔ اور کہنے لگے کہ ”آپ لوگ تو امن کے سفیر ہیں۔ تمام مسلمانوں کو اس تعلیم پر عمل کرنا چاہئے“۔ اور پھر یہ بھی انہوں نے کہا کہ ”اب میں اپنے دائرہ کار میں، جو بھی میرا حلقہ ہے اس میں آپ کا یہ پیغام پھیلانے میں پوری پوری کوشش کروں گا“۔

ایک سیرین دوست نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ”مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ غیر مسلم احباب یہاں آکر خطرہ پیدا نہ کریں“ اور پھر کہنے لگے کہ ”لیکن آپ نے دوسرے مسلمانوں سے بہت بہتر رنگ میں اسلامی تعلیمات پیش کی ہیں“۔ اور پھر یہ کہنے لگے کہ ”امام جماعت احمدیہ نے آج اصل اسلامی تعلیم پیش کی۔ احمدیوں کا یہ پہلا پروگرام تھا جس میں مَیں شامل ہوا ہوں۔ اب میں مزید معلومات حاصل کروں گا اور شاید ایک دن میں خود بھی بیعت کر کے اس جماعت میں شامل ہو جاؤں“۔ کہتے ہیں ”یہاں آنے سے پہلے میں نے سنا تھا کہ احمدیوں کا قرآن اَور ہے لیکن آج یہ بات بھی میرے سامنے غلط ثابت ہو گئی“۔

ایک مہمان کہتے ہیں کہ ”ایک احمدی تقریب میں شامل ہونے کا یہ پہلا موقع ہے۔ اس سے قبل جماعت کے بارے میں زیادہ علم نہیں تھا مگر اب میں بہت متأثر ہوں۔ مساجد کا اکثر اوقات دہشت گردی سے تعلق بیان کیا جاتا ہے مگر آج معلوم ہوا ہے کہ یہ حقیقت نہیں۔ میں بہت خوش ہوں کہ یہاں پہ ایک مسجد بننے والی ہے اور یہ مسجد امن کا گہوارہ ہو گی“۔

ایک خاتون نے کہا کہ ”پہلی دفعہ جماعت کی کسی تقریب میں شامل ہو رہی ہوں۔ بہت پُرسکون ماحول ہے اور جو کچھ بھی بیان کیا گیا ہے محبت اور رواداری کے بارے میں ہے۔ امن کے بارے میں ہے اور میں ان سے بہت زیادہ متاثر ہوئی ہوں“۔

ماربرگ ایک شہر ہے وہاں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ وہاں کی تقریب میں شامل ہونے والی ایک مہمان خاتون نے کہا کہ ”ہمسایوں کے حقوق سے متعلق پیغام نے مجھے بہت متاثر کیا ہے اور ایک عیسائی کے طور پر میری خواہش ہے کہ عیسائیت بھی اس تعلیم کو اختیار کرے“۔

پھر ایک اور مہمان نے کہا کہ ”عورتوں کا جو مقام پیش کیا گیا ہے آپ کے خطاب میں وہ انتہائی خوبصورت مذہبی تعلیم ہے اور آپ کے ہاں مرد اور عورت کے مقام اور حقوق میں جو توازن ہے وہ مجھے بہت پسند آیا“۔

لارڈ میئر نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ افسوس اس بات کا ہے کہ مسلمانوں پر اتنے زیادہ غلط الزام لگائے جاتے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنے جواب میں دلائل دینے پڑ جاتے ہیں حالانکہ اگر کوئی مغربی دنیا کا بندہ یا عیسائی کوئی ظالمانہ حرکت کرے جیسے ناروے میں ایک قاتل نے عیسائیت کے نام پر قتل کئے تھے تو کوئی بھی نہیں کہتا کہ اس مذہب کا قصور ہے“۔

ایک مہمان مسز جولیا (Julia) کہتی ہیں: ”بہت اچھے انداز میں منعقد ہونے والی اس تقریب میں تقریر کا یہ نکتہ بھی مجھے بہت اچھا لگا کہ اگر بندوں کے حقوق ادا نہ کئے جائیں تو خدا کی عبادت کے کیا معنی ہیں“۔ کہتی ہیں کہ ”میرا یہاں آنے سے پہلے یہی خیال تھا کہ اسلام بنیاد پرست انتہا پسندی کی تعلیم دیتا ہو گا لیکن آج کی تقریب نے میرے ذہن کو اسلام کے بارے میں منفی فکر سے پاک کر دیا ہے اور میں اسلام کی امن اور محبت کی تعلیم سے بہترین رنگ میں آگاہ ہوئی ہوں“۔

پھر ایک خاتون کہتی ہیں کہ ”آج کے تاریک دور میں یہ پیغام آسمان پر ایک شمع کی حیثیت رکھتا ہے۔ انسانیت کے بارے میں جب آپ نے بات کی تو میری آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے“۔

پھر ماربرگ سے ہی ایک صاحب کہتے ہیں کہ ”خطاب کے اس حصہ سے میں بہت متاثر ہوا ہوں جس میں اسلام کی مذہبی رواداری کی تعلیم بیان ہوئی ہے۔ میں اور کسی ایسے مذہب کو نہیں جانتا جس کی ایسی تعلیم ہو۔ دوسرے مذاہب جو ہیں ان میں سے ہر ایک اپنے مذہب تک ہی محدود ہے اور دوسرے مذاہب سے تعلق پیدا کرنے کی کوئی کوشش نہیں“۔

پھر ماربرگ شہر کی ایک سرکاری ملازم تھیں۔ کہتی ہیں کہ بطور عیسائی ان کے لئے ہمسائے کے حقوق جو اسلام کی تعلیم دیتی ہے بہت اہمیت کے حامل ہیں۔

پھر میئر کے دفتر کے ایک سٹاف نے کہا کہ ”جو باتیں سننے کے لئے مَیں آئی تھی خواہش تھی کہ یہ یہ باتیں ہوں وہ سب آج بیان ہو گئیں“۔

ایک بڑی عمر کے مہمان جو میرے وہاں پہنچنے سے پہلے کہہ رہے تھے کہ میری ساڑھے چھ بجے appointment ہے تو میں چلا جاؤں گا اور جب پروگرام شروع ہوا تو ہیڈ فون لگا کے سنتے رہے۔ پھر میری تقریر کے دوران ہی کہنے لگے۔ وقت ہو گیا اب میں جانے لگا ہوں اور ہیڈ فون اتار کر اٹھنے لگے۔ پھر خیال آیا تو دوبارہ بیٹھ گئے اور سننا شروع کر دیا اور پوری تقریر سن کر گئے۔

تو بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے بلکہ اکثر یہی ہے کہ ہم تو تھوڑی کوشش کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ زبردستی بعض لوگوں کو پیغام سنانا چاہتا ہے اور سنواتا ہے۔ اور وہاں بہت سارے ایسے لوگ تھے۔ اس کی چند ایک مثالیں مَیں پیش کرتا ہوں۔

ملک فن لینڈ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون اپنے نو سالہ بیٹے کے ہمراہ اس تقریب میں شامل ہوئیں۔ کہنے لگیں کہ ”اپنے چھوٹے بیٹے کو ساتھ لے کر آئی ہوں۔ میری دلی خواہش ہے کہ اس کے کان میں آپ لوگوں کی بھی آواز پڑے اور آپ کی پیش کردہ تعلیمات سے کچھ سیکھ سکے اور آپ لوگوں جیسا خدا کا نیک وجود بن سکے“۔ پھر کہتی ہیں ”مَیں خطاب سے بہت متاثر ہوئی۔ یہی میرے نزدیک سچا اسلام ہے اور باقی تمام مسلمانوں کو انہی کے پیچھے چلنا چاہئے۔ خاص طور پر رواداری اور ہمسایوں کے حقوق کے متعلق جب اسلامی نقطہ نگاہ پیش کیا گیا تو مجھ پر بہت اثر ہوا۔ آپ کا یہ پیغام، یہ تعلیمات ہرگز غلط نہیں ہو سکتیں“۔ پھر کہنے لگیں کہ ”اب میری خواہش ہے کہ آپ کی جماعت میں سے کوئی امام یا کوئی شخص میرے اس نو سالہ بیٹے کو قرآن کریم پڑھنا سکھا دے۔ میں چاہتی ہوں کہ یہ قرآن کریم پڑھے اور نیک فطرت بنے۔ تو اس حد تک بھی اثر ہو جاتا ہے۔ اب کیا یہ انسانی کام ہے؟ یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے مزاجوں میں یہ تبدیلی پیدا کر رہا ہے۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ اس سے فائدہ اٹھائیں اور لوگوں کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کی کوشش کریں۔ اس لئے اس سے پہلے ہمیں اپنے آپ کو بھی دیکھنا ہو گا کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔

پھر ایک خاتون نے کہا کہ ہمسائیگی کے بارے میں اسلام کی تعلیم مجھے بڑی اچھی لگی۔ کہتی ہیں ”کاش ہمارے ہاں بھی ایسی تعلیم ہوتی۔“

پھر ایک اور خاتون تھیں وہ یہ کہتی ہیں کہ ”عورتوں کے حقوق کو جس طرح امام جماعت نے بیان کیا ہے وہ بہت بہتر ہے بہ نسبت ان کلچروں کے جہاں عورت کے حقوق سلب کئے جاتے ہیں۔“

تو بے شمار اس طرح کے تأثرات تھے۔ چند ایک مَیں نے بیچ میں سے لئے۔

اسی طرح پریس میں، میڈیا میں ان چیزوں کی کوریج بھی بہت ہوئی اور مسجد بیت العافیت کے افتتاح کے موقع پر ایک ٹی وی چینل اور دو اخبارات نے کوریج کی۔ جو ٹی وی چینل ہے وہ نیشنل ٹی وی چینل ہے کہتے ہیں کہ اس کو دیکھنے والے اور خاص طور پر اس کی خبریں سننے والے لوگ بائیس تئیس لاکھ افراد ہیں۔

اسی طرح مسجد بیت النصیر آگس برگ (Augsburg) کے افتتاح کے موقع پر تین ٹیلی ویژن چینل، چار ریڈیو چینل اور اٹھارہ اخبارات نے کوریج دی۔ یہ بڑا شہر ہے اور یہ کہا جاتا ہے ان ریڈیو چینلز اور اخبارات کے ذریعہ بھی تین کروڑ سے اوپر لوگوں تک مسجد کے افتتاح کی خبر پہنچی اور اسلام کا پیغام پہنچا۔

پھر جرمنی کے دو شہر روئن ہائم (Raunheim) اور ماربرگ میں مساجد کے سنگ بنیاد رکھے گئے اور یہاں بھی ٹی وی چینل اور بائیس اخبارات نے کوریج دی۔ اور ٹی وی چینل اور اخبارات کے ذریعہ

ان مساجد کے سنگ بنیاد کی خبر تقریباً دو کروڑ افراد تک پہنچی۔

مساجد کی مجموعی طور پر جو میڈیا کوریج ہے۔ اس میں مختلف ٹی وی اور ریڈیو چینلز اور اخبارات کے ذریعہ جن کی تعداد 54 بنتی ہے ان میں 136 خبریں شائع ہوئیں۔ اور میڈیا کی ان خبروں کے ذریعہ ایک اندازے کے مطابق 39 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی جماعت کا تبلیغ کا شعبہ کافی فعّال ہے اور جو دوسری تنظیمیں ہیں وہ بھی سارا سال کام کرتی ہیں اور اچھا کام کر رہی ہیں اور اُن کے جو پیغام دوران سال پہنچتے ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملین میں پہنچ رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے وہاں مخالفت بھی ہو رہی ہے اور خاص طور پر ایسٹ جرمنی میں بڑھ رہی ہے۔ لیکن ہم نے تو اس کے باوجود اپنا پیغام پہنچانا ہے۔ کام جاری رکھنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مَیں جب دورے پر جاتا ہوں تو جس ملک میں جاؤں اس ملک کے کچھ حالات بیان کر دیتا ہوں لیکن یہاں یوکے (UK) میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام ہو رہا ہے اور یہاں کیونکہ خاص طور پر کوئی دورہ نہیں ہوتا اس لئے بیان بھی نہیں کیا جاتا۔ اس لئے شاید بعضوں کو خیال ہو کہ یہاں کام نہیں ہوتا جبکہ یہاں بھی وسیع پیمانے پر اسلام کی حقیقی تعلیم پھیلانے کا کام ہو رہا ہے۔ مختلف تنظیمیں بھی کر رہی ہیں۔ جماعت کا تبلیغ کا سیکشن بھی اللہ کے فضل سے کام کر رہا ہے اور خاص طور پر حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ''لائف آف محمدؐ'' جو انگریزی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ہے، اس کی یوکے (UK) میں شاید سب سے زیادہ تقسیم کی گئی ہے اور لوگوں تک یہ پہنچی ہے۔ جس میں انصار اللہ نے بڑا کام کیا ہے۔ اسی طرح دوسری کتب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بڑے وسیع پیمانے پر پھیلائی گئی ہیں اور جماعت کا بڑا تعارف ہوا ہے بلکہ یہاں کے جو مختلف جماعتی مرکزی فنکشنز ہیں ان کے ذریعہ سے دنیا میں بھی اسلام کا تعارف ہوتا ہے۔ اس لئے یہاں کے احمدی، یوکے (UK) کے احمدی بیشک باقی دنیا کے پروگراموں کو یا ترقیات کو رشک کی نگاہ سے دیکھیں لیکن یہ خیال نہ کریں کہ یہاں کوئی کام نہیں ہو رہا۔ بعض جوان پروگراموں میں اتنے زیادہ شامل نہیں ہوتے ان کا خیال ہوتا ہے کہ شاید یہاں ہم بہت پیچھے ہیں۔ نہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بھی اچھا کام ہو رہا ہے۔ مثلاً یہ پِیس کانفرنس جو پچھلے دنوں پچھلے مہینے مارچ میں ہوئی ہے اس میں بھی بڑے وسیع پیمانے پر نہ صرف یوکے (UK) میں بلکہ دنیا میں بھی اسلام کا پیغام پہنچا ہے۔

یہاں میں سمجھتا ہوں کہ ان کے بھی بعض تأثر بتا دینے چاہئیں کیونکہ اس کا ذکر کبھی نہیں کیا گیا۔

ایک چرچ کی وارڈن تھیں وہ یہاں پِیس سمپوزیم میں آئی ہوئی تھیں۔ کہتی ہیں ''بہت دلچسپ اور زبردست پیغام تھا۔ اتحاد کا پیغام تھا جس کی آج کے معاشرے میں ضرورت ہے۔ مجھے یہ بات بھی بہت پسند آئی جو امام جماعت نے قرآن کریم کی ایک آیت پیش کر کے بیان کی کہ مختلف مذاہب کے پیروکاروں کو آپس کی مشترک باتوں پر اتفاق کرنا چاہئے۔ یہ ایسی چیز ہے جس پر عمل ممکن ہے اور اس میں غیر مذہبی لوگوں کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ مجھے آج اسلام اور عیسائیت میں مشترک باتوں کا علم ہوا ہے۔ عبادت کا یہ مفہوم بھی مجھے بہت پسند آیا کہ پانچ وقت عبادت ضروری ہے لیکن اگر ساتھ مخلوق کی خدمت نہیں تو عبادتوں کا کوئی فائدہ نہیں۔''

پھر ایک نرس فیونہ (Fiona) صاحبہ تھیں۔ وہ کہتی ہیں کہ ''امام جماعت نے دکھایا کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کو صحیح طور پر سمجھا نہیں گیا اور دہشت گرد غلط طور پر اسلام کے پیچھے چھپ رہے ہیں۔ مجھے یہ بات بھی پسند آئی کہ انہوں نے اپنی تقریر کے آغاز میں لندن میں ہونے والے دہشت گردی کی واقعہ کی مذمت کی اور واضح کیا کہ ان حملوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے صرف سوال ہی نہیں اٹھائے بلکہ ان کا حل بھی پیش کیا۔ مثال کے طور پر انہوں نے ہتھیاروں کی فروخت کا ذکر کیا اور یہ بھی ہمیں بتایا کہ ہمیں ایک دوسرے کی عزت کرتے ہوئے ایک دوسرے کی بات سننی چاہئے۔''

پھر ایک صاحب آئے ہوئے تھے کہتے ہیں کہ ''آج یہ معلوم ہوا کہ گزشتہ دنوں ویسٹ منسٹر میں دہشت گردی کا جو واقعہ پیش آیا اس کی وجہ اسلام نہیں بلکہ ایک فرد کا قصور تھا جو ایک امن پسند مذہب کے پیچھے چھپتا ہے۔ آج مجھ پر یہ ثابت ہو گیا کہ وہ دہشت گرد ایک پاگل آدمی تھا اور حقیقی مسلمان نہیں تھا''۔ پھر کہتے ہیں کہ ''آپ کے خلیفہ نے انتہائی واضح طور پر بتایا کہ ہر قسم کی دہشت گردی غلط ہے اور قرآنی آیات کے ذریعہ اس بات کو ثابت کیا۔ مجھے یہ بات بھی اچھی لگی جب انہوں نے کہا کہ صرف آج پر نظر نہیں رکھنی چاہئے بلکہ کل کو بھی دیکھنا چاہئے اور یہ بھی کہ ہمیں دیواریں نہیں بنانی چاہئیں جو ہمیں تقسیم کریں بلکہ پُل بنانے چاہئیں''۔

پھر ایک جی پی (GP) اور وہ چرچ کے لیڈر بھی ہیں، کہتے ہیں کہ ''خطاب جو میں نے سنا ایک راہ دکھانے والی روشنی کی طرح تھا جس نے دکھایا کہ اسلام عظیم الشان امن کا مذہب ہے''۔ پھر کہتے ہیں ''بات چیت کو بڑھانے کے متعلق پیغام بڑا درست تھا، بالکل درست تھا۔ دشمنیاں بڑھانے کے بجائے ہمیں ایک دوسرے کے مختلف خیالات کو برداشت کرنا چاہئے اور انہوں نے بالکل ٹھیک کہا کہ آج کی دنیا میں برداشت کم ہوتی جا رہی ہے۔''

ایک کمپنی کی ڈائریکٹر صاحبہ جو ایک خاتون تھیں یہاں آئی ہوئی تھیں۔ کہتی ہیں ''میں ایک دفعہ آپ لوگوں کے چوتھے خلیفہ سے مل چکی ہوں۔ اس لئے آپ کی جماعت کے متعلق کچھ علم ہے اور آج بھی میں ملی ہوں۔ اور آج کی تقریر جو میں نے سنی اس کی ضرورت تھی کیونکہ انہوں نے ہمیں بتایا کہ ہر چیز کا الزام اسلام اور مسلمانوں پر نہیں ڈالنا چاہئے اور یہ کہ آج کی دنیا میں بہت سے مسائل ہمارے یعنی مغربی ممالک کے خود پیدا کردہ ہیں۔ ہتھیاروں کی تجارت کے متعلق بھی خلیفہ کی باتیں مجھے بہت پسند آئیں۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جہاں آ کر ہمارے اخلاق ختم ہو جاتے ہیں اور بزنس کے فوائد کو ترجیح دی جاتی ہے''۔ پھر کہتی ہیں ''مجھے امید ہے کہ ہماری حکومت اس بات کو نوٹ کرے گی۔ اور دنیا کے مستقبل کے متعلق امام جماعت احمدیہ کے الفاظ اور ان کی دعا سن کر میں بہت جذباتی ہو گئی تھی کہ ہم اپنے پیچھے ایک اچھی دنیا چھوڑ کر جائیں۔ اس کے ساتھ وہ فکرمند بھی تھے کہ کہیں ہم اپنے پیچھے معذور بچوں کی دنیا نہ چھوڑ جائیں''۔

یہاں جماعت کو بھی توجہ دلا دوں کہ آجکل دنیا کے حالات بہت زیادہ بگڑتے چلے جا رہے ہیں اور بہت دعا کی ضرورت ہے۔ بڑی طاقتیں بھی اور چھوٹے ملک بھی جنگی جنونی ہو رہے ہیں۔ جو لوگ پہلے بڑے خوش فہم تھے، ان کے لیڈر اور سیاست دان اور تجزیہ نگار عالمی جنگ کو دُور کی بات سمجھتے تھے وہ بھی اب کہنے لگ گئے ہیں کہ اس امکان کو ردّ نہیں کیا جا سکتا بلکہ جنگ کے زیادہ امکان ہیں اور پھر جنگ میں جیسا کہ امریکہ اور کوریا کا آجکل مسئلہ ہو رہا ہے۔ یہ لوگ ایک دوسرے کو ایٹمی جنگ کی دھمکی دے رہے ہیں۔ گو چین اب کردار ادا کر رہا ہے کہ کسی طرح ان کا مسئلہ حل ہو جائے۔ اسی طرح مسلمان لیڈر بھی ظلم کر رہے ہیں اور یہاں بھی بلاک بن رہے ہیں۔ جنگوں کے میدان بہرحال وسیع ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایٹمی جنگ کے سدّ باب کے لئے ایک دفعہ ہومیو پیتھک کا جو ایک نسخہ بتایا تھا اس کو بھی جماعت کو چاہئے کہ اب کم از کم چھ ہفتے کے لئے استعمال کر لے۔ ایک دفعہ ایک دوائی کارسینوسین (Carcinosin) اور پھر دوسری دوائی ریڈیم برومائڈ (Radium Bromide)۔ (ماخوذ از ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 703)۔ اس کا اعلان ہو جائے گا۔

اسی طرح ایک اَور تبصرہ بھی پیش کر دوں۔

پرتگال کے ایک پروفیسر ڈاکٹر پولو موریئس (Paulo Morais) تھے۔ کہتے ہیں کہ ''آج آپ کی باتیں سن کے ثابت ہو گیا کہ انصاف اور امن مترادف الفاظ ہیں جن کا ایک ہی مطلب ہے اور ایک کے بغیر دوسرے کا حصول ممکن نہیں''۔ کہتے ہیں ''چنانچہ دنیا میں انصاف کی کمی ہے۔ جس کی وجہ سے امن نہیں ہے۔ اور مسلمانوں کو دہشت گردی اور جنگوں کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ ہمیں اس کی جڑ تک پہنچنا چاہئے جو کہ دنیا میں انصاف کی کمی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ امام جماعت نے اسلاموفوبیا پر بات کی کیونکہ لوگ اس کو نظر انداز کر رہے ہیں لیکن اس میں اضافہ ہو رہا ہے اور آپ کی یہ بات بھی درست ہے کہ ہمیں آگ پر پٹرول نہیں چھڑکنا چاہئے اور ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے اور استہزاء نہیں کرنی چاہئے۔''

اسی طرح پرتگال کی کیتھولک یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ڈاکٹر تھے وہ کہتے ہیں کہ مجھے جو بات پسند آئی وہ یہ تھی کہ خلیفہ کے الفاظ ثبوت پر مبنی تھے۔ انہوں نے قرآن کے حوالوں کے ذریعہ دکھایا کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور انہوں نے دنیاوی حوالوں سے بھی بتایا کہ ہر بری چیز کی وجہ اسلام کو قرار نہیں دیا جا سکتا۔ مجھے یہ بات بھی اچھی لگی کہ ہمیں آج کے ساتھ ساتھ کل پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔''

پھر ایک سیاستدان تھے انہوں نے کہا کہ تعزیت کا پیغام پُرخلوص تھا۔ پھر ان کا یہ کہنا کہ جنگ یقینی نظر آ رہی ہے کہتے ہیں کہ مَیں پُرامید ہوں کہ کم از کم عالمی جنگ کو ٹالا جا سکتا ہے جیسے ہم پچھلے ستّر سال سے کر رہے ہیں۔ تاہم میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ جب جنگ شروع ہو جائے تو اس میں شامل ہونے سے بچنا ممکن نہیں۔ ہمیں عالمی تعلقات میں انصاف قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ پیغام ہے جو میں لے کے جا رہا ہوں۔

تو یہ چند حوالے مَیں نے پیش کئے ہیں ورنہ تو اس تقریب پہ بھی تقریباً چھ سو سے اوپر لوگ آئے ہوئے تھے اور سب کے بڑے اچھے تأثرات تھے۔ اس کی میڈیا کوریج بھی کافی تھی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس تھا۔ بی بی سی ایشین نیٹ ورک، نیوسٹیٹس مین (New Statesman) میگزین، NHK جاپان کی

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

براڈ کاسٹنگ کارپوریشن ہے۔ سنڈے ٹائم۔ ABC ارجنٹینا کا میڈیا ہے۔ ERT ٹیلی ویژن گریس کا ہے۔ 365 آئس لینڈ کا ایک نیشنل نیوز پیپر ہے۔ ساؤتھ ویسٹ لندن ٹیلی ویژن۔ سپوتنک (Sputnik) انٹرنیشنل۔ اَور بھی بہت سارا پریس کوئی بیس اکیس کے قریب تھا۔ اس کے علاوہ اس میں فری لانس جرنلسٹ بھی تھے اور دوسرے ملکوں کے جو (نمائندے) آئے ہوئے تھے ان لوگوں نے خبریں دی ہیں۔ اس میں آسٹریا کا نیشنل ٹی وی تھا۔ آٹھ منٹ کی انہوں نے رپورٹ دی۔ پھر گریس کا نیشنل ٹی وی تھا انہوں نے نیوز رپورٹ دی۔ آئس لینڈ کے نیوز پیپر میں چھپا۔ انڈیا ٹوڈے (India Today) پر ٹی وی رپورٹ تھی۔ پھر اٹلی نیوز پیپر نے اس کو شائع کیا۔ ارجنٹینا نیشنل نیوز پیپر نے شائع کیا۔ لیٹن (Latin) امیریکن نیوز پیپر کینیڈا نے شائع کیا۔ سپین کے دو اخباروں نے کیا۔ اسی طرح پرتگال نے بھی شائع کیا۔ اس طرح تقریباً نو ملین سے اوپر یہ پیغام بھی جو یہاں تھا باہر کے ملکوں میں منتشر ہوا تھا۔ تو بڑے وسیع پیمانے پر یہاں کی پِیس کانفرنس کی پبلسٹی ہوتی ہے اور اس حوالے سے اسلام کی تعلیم کا دنیا کو پتا چلتا ہے۔

سوشل میڈیا کے ذریعہ سے بھی 3.8 ملین کی کوریج ہوئی۔ تقریباً دس گیارہ کے قریب باہر کے نمائندے تھے۔

جس جس طرح جماعت کا پیغام پھیل رہا ہے ہماری مخالفت بھی بڑھ رہی ہے اور خاص طور پر مسلمان ممالک میں مخالفت بڑھ رہی ہے۔ الجزائر میں گزشتہ چند ماہ سے خاص طور پر بہت زیادہ مخالفت ہے اور یہ بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ان کے بارے میں مَیں دعا کے لئے بھی کہہ چکا ہوں۔ الجزائر میں 24 تاریخ کو شاید ان کا ایک سیمینار تھا۔ وہاں کے وزیر اوقاف کے ایک سابق مشیر تھے انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ اپنا مؤقف دے تو میں اس مجلس میں، سیمینار میں صدر کو پیش کروں گا۔ تو ایک تو یہ ہے کہ پہلے انہوں نے جماعت کے بارے میں جاننے کے لئے سیمینار منعقد کیا تھا لیکن بعد میں انہوں نے کہہ دیا بلکہ یہ فیصلہ کر لیا کہ نہیں جماعت کے بارے میں ہم نے نہیں جاننا اور جماعت کے خلاف ہی وہاں تقریریں ہوئیں اور اس کا عنوان یہ رکھ دیا ''قادیانیت ایک ایسا فرقہ جو برطانوی استعمار کی پیداوار ہے'' ۔ وہی پرانے گھسے پٹے الزام تھے جو یہ ہم پر لگاتے رہتے ہیں۔ اور جو ہمارا مؤقف تھا وہ پڑھ کے نہ سنایا گیا بلکہ مؤقف پیش کرنے والے کو کہا گیا کہ تم تو بڑے عقلمند انسان تھے پہلے جماعت کے خلاف بولتے رہے ہو اب کیوں حق میں بول رہے ہو؟ تو بہرحال جب ان کی پریس سے بات ہوئی جو غیر ملکی پریس تھا تو اس میں انہوں نے کہا کہ نہیں نہیں۔ جماعت احمدیہ کو تو ہم بڑا اچھا سمجھتے ہیں۔ وہ تو مسلمان ہیں اس پہ کوئی ظلم نہیں ہو رہا۔ صرف چند وہ لوگ جو ملک کے خلاف باتیں کرتے ہیں ان کے خلاف ہم نے کارروائی کی ہے۔ لیکن جب اپنا پریس سامنے آیا تو وہی باتیں کہ یہ احمدی مسلمان نہیں ہیں اور سازشی ہیں اور داعش کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور فلاں فلاں۔ تو یہ مخالفت ایک طرف سلفیوں کی وجہ سے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ بہرحال یہ تو ہونا تھا اور اس کی وجہ سے بھی الجزائر کی جو خبریں ہیں وہاں کے لوگ یہی کہتے ہیں کہ پریس کی وجہ سے الجزائر میں بھی جماعت کا تعارف بڑا وسیع پیمانے پر ہوا ہے اور بعض لوگ جماعت کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں۔ تو جہاں پیغام ہم نہیں پہنچا سکتے تھے وہاں ان مخالفین نے پہنچا دیا۔

بہرحال ایک طرف دنیا اسلام کے پیغام سے متأثر ہو رہی ہے جو جماعت احمدیہ پھیلا رہی ہے اور یہ بھی اظہار کرتے ہیں کہ عیسائیت کو بھی ان سے سیکھنا چاہئے۔ اور دوسری طرف مسلمان ممالک ہیں جن کی طرف سے مخالفت ہو رہی ہے۔ پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ آجکل جو شدت ہے الجزائر میں بہت زیادہ ہے۔ الجزائر کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کریں۔ پھر پاکستان کے احمدیوں کے لئے دعا کریں۔ پھر اور دنیا میں جن ممالک میں احمدیت کے خلاف زیادہ جوش ابل رہا ہے وہاں کے احمدیوں کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو حفاظت میں رکھے اور خاص طور پر الجزائر کے جو احمدی ہیں وہ زیادہ پرانے احمدی نہیں، اللہ تعالیٰ انہیں ثبات قدم بھی عطا فرمائے اور ان کی مشکلات کو جلد دور بھی فرمائے۔

بقیہ: دورہ جرمنی از صفحہ 20

بقیہ: دورہ جرمنی از صفحہ 20

ہوں اسی طرح ایک ہندو یا عیسائی یا یہودی اس مُلک کا باشندہ ہونے کے ناطے سیاست میں active طور پر براہِ راست بھی حصہ لے سکتے ہیں۔ پس ان امور میں مذہب کو کھینچ کر داخل کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ سیاست اور مذہب دو مختلف چیزیں ہیں۔ ہمیں ان میں فرق کرنا چاہئے۔ ہمیں state اور حکومت اور مذہب کو الگ الگ رکھنا چاہئے۔

❁ .... ایک صحافی نے عرض کیا کہ کیا سکول میں اسلام کی تعلیم دینا اچھا ہے؟

اِس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اچھا ہے۔ اگر آپ سکول میں مذہب کی تعلیم دے رہے ہیں اور طلباء کو مذہب کی تعلیم کا شوق ہے تو آپ ان کو پڑھائیں۔ بلکہ اگر primary سکول میں بھی آپ عیسائیت پڑھا رہے ہیں تو اسلام بھی بطور مذہب پڑھانا چاہئے لیکن یہ نہ ہو کہ اسلام کو کوئی کلچر قرار دیں یا یہ کہیں کہ اسلام سیاست کا ایک حصّہ ہے۔ ان طلباء کو جو مذہب میں دلچسپی رکھتے ہیں اُن کو آپ اسلام پڑھا سکتے ہیں مگر صرف مذہب کے طور پر نہ کہ ایک political science طالبِ علم کو اسلام بطور سیاسی فکر کے پڑھایا جائے۔ پس ہمیں سیاست اور مذہب میں فرق رکھنا چاہئے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ اسلام ایک مذہب ہے نہ کہ کچھ اور۔

❁ .... ایک صحافی نے سوال کیا کہ آپ دنیا میں بہت سفر کرتے ہیں اور اپنے افرادِ جماعت کے حالات سے باخبر ہوتے ہیں تو جرمنی میں کیسے حالات ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جہاں بھی مذہبی آزادی ہوتی ہے خاص طور پر مغربی دنیا میں یا developed دنیا میں جہاں یہ کہا جائے کہ مذہبی آزادی ہے اور جو بھی آپ کو پسند ہو آپ اس پر ایمان لاسکیں اور اس کی تبلیغ بھی کر سکتے ہوں اور عمل بھی کر سکتے ہوں جیسے یہاں جرمنی میں ہے جہاں تک حکومت کا تعلق ہے یا ملک کے آئین کا تعلق ہے یہاں مذہبی آزادی، بولنے کی آزادی ہے اور تمام دیگر چیزوں کی آزادی ہے۔

پس دنیا میں جہاں بھی آزادی ہو جیسے جرمنی میں بھی ہے تو احبابِ جماعت اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔ بیشک مختلف جگہوں پر مخالفت بھی ہوتی ہے یہاں تک کہ مشرقی جرمنی میں قوم پرست پارٹی کے افراد مخالفت بھی کرتے ہیں لیکن ہم تو یہاں ٹھیک ہیں۔ ویسے تو یہ قوم پرست اور right پارٹی والے صرف جرمنی میں ہی نہیں بڑھ رہے بلکہ دنیا کے دوسرے حصّوں میں بھی بڑھ رہے ہیں۔

❁ .... ایک صحافی نے عرض کیا کہ ان قوم پرست پارٹیوں کے خلاف کچھ اقدامات نہیں اٹھانے چاہئیں؟

اِس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم کو ان کے خلاف تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہم تو امن، محبت اور ہم آہنگی کا پیغام پھیلا رہے ہیں۔ اگر کسی نے ان کے خلاف کچھ کرنا ہے تو یہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ اس مُلک کے باشندہ ہونے کے ناطے ہم احمدیوں کو وہ تمام حقوق دئے جائیں جو ایک غیر مسلمان کو میسر ہیں اور وہ اس سے مستفیض ہو رہا ہے۔ یہ تو بس اسلاموفوبیا یا قوم پرستی ہے۔ اور یہ صرف مسلمانوں کے ساتھ ہی ایسا نہیں ہے بلکہ extreme right لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے ملک میں کسی کو بھی جو باہر سے آئے اپنانا نہیں چاہئے وہ چاہے مسلمان ہے، عیسائی ہے، یہودی ہو، ہندو ہو یا جو بھی ہو۔ حالانکہ یہودیوں کے خلاف آجکل antisemetic قوانین کی وجہ سے کوئی کچھ بھی نہیں کہہ سکتا مگر یہاں جرمنی میں بھی لوگوں میں کچھ ایسے احساسات پیدا ہو رہے ہیں۔ اور یہ اخباروں میں documented ہے۔ آپ بھی جانتی ہیں۔

❁ .... ایک صحافی نے عرض کیا کہ آپ خدا میں کیوں ایمان رکھتے ہیں؟

اِس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں خدا پر اس لئے یقین رکھتا ہوں کیونکہ میں نے خدا کو مختلف ذرائع سے دیکھا ہے مثلاً قبولیتِ دعا کے ذریعہ۔ میں نے مختلف اوقات پہ دیکھا ہے کہ میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی اور وقت کم تھا تو میں نے دعا میں یہ شرط رکھی کی میں پندرہ بیس منٹ میں نتیجہ دیکھنا چاہتا ہوں اور میں نے خدا تعالیٰ سے دعا بڑے خشوع سے کی اور اس نے میری دعا قبول کی اور وہ کام ہو گیا۔

پس مجھے ایک ذاتی تجربہ ہے اس لئے میں اس پر ایمان رکھتا ہوں۔ بلکہ یہ انسان کی فطرت ہے کہ کسی خدا یا کسی خالق کا ہونا ضروری ہے۔ اسی لئے سب وہ برائیاں جن سے مذہب منع کرتا ہے ان کو انسان پسند نہیں کرتا۔ مثلاً آپ incest لوگوں کو نہیں پسند کریں گے۔ آپ کو ایک چور پسند نہیں۔ آپ کو ایسا شخص نہیں پسند ہوگا جو دوسروں کے حقوق غصب کرنے والا ہو۔ یہی تو مذہب بھی کہتا ہے اور یہی خدا کی تعلیم ہے۔ یہ آپ کے اندر ایک طبعی فطرت ہے۔ پس اگر کوئی خدا نہیں تو یہ کیسے ہو گیا۔ بہت ساری ایسے منطقی نکات ہیں جو ثابت کرتے ہیں کہ خدا موجود ہے۔ میں خُود بھی اور ایک خاصی تعداد احمدی بھی دعاؤں کی قبولیت کے ذریعہ خدا کی ہستی کا ذاتی تجربہ بھی رکھتے ہیں۔

❁ .... ایک صحافی نے سوال کیا کہ سو مساجد بنانے کی سکیم ہے۔ آپ کے مستقبل کے بارہ میں کیا خواہشات ہیں کہ جرمنی میں حالات کیسے بن جائیں؟

اِس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جرمنی میں احمدیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اس لئے مساجد کی ضرورت ہے جہاں پر اکٹھے ہو کر خدا کی عبادت کی جا سکے اور مذہبی فرائض کے دیگر پروگرام اور دوسرے humanitarian پروگرام بھی منعقد کئے جاسکیں۔ ایسا نہیں ہے کہ سو مساجد ہمارا آخری ہدف ہے۔ عین ممکن ہے کہ جماعت بڑھتی گئی تو سو سے زیادہ مساجد بنائیں۔ جہاں جہاں ہماری جماعتیں قائم ہوں گی وہاں وہاں ہم مسجدیں بنائیں گے۔ مسجد ایک ایسی جگہ ہے جس کی ضرورت ہے۔ ہر مذہبی تنظیم کو اپنی اپنی عبادت گاہوں کی ضرورت ہوتی ہے جیسے عیسائیوں کو گرجے چاہئیں، یہودیوں کو کلیساؤں کی ضرورت ہے اور دوسروں کو ٹیمپل وغیرہ کی ضرورت ہے۔ پس اسی طرح ہمیں مساجد کی ضرورت ہے۔ ہماری مساجد میں لوگ دیکھ سکتے ہیں کہ حقیقی عبادت کیسے کی جاتی ہے اور ہم اپنے خالق کے کس طرح قریب ہو سکتے ہیں اور اپنے ساتھ رہنے والوں کے حقوق کس طرح ادا کر سکتے ہیں۔

❁ .... ایک صحافی نے سوال کیا کہ آج آپ ایک مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے جا رہے ہیں۔ آپ کو کیا لگتا ہے کہ اس کی قبولیت کیسی ہوگی؟

اِس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں اگر آپ کے ہمسائے آپ کو اجازت نہیں دیتے تو آپ مسجد نہیں بنا سکتے۔ اگر کونسل اجازت دینے کے لئے تیار نہیں تو آپ مسجد نہیں بنا سکتے۔ ہمیں یہ سب اجازتیں پہلے مل چکی ہیں جو ہم اب مسجد بنانے جا رہے ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم ہمسایوں نے ہمیں قبول کر لیا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ان کی اکثریت ہمیں قبول کرنے کے لئے تیار ہے اور ہمارے ان سے تعلقات اچھے ہیں کیونکہ ہم بہت open ہیں ہم معاشرہ میں بہت integrated ہیں۔ ہم ملک سے محبت پہ ایمان رکھتے ہیں۔ کوئی بھی شخص جو اس ملک میں رہتا ہے چاہے وہ refugee ہو یا یہاں کی citizenship ہے اس کا فرض ہے کہ اس ملک سے محبت کرے اور اس کا فرض ہے کہ ملک کی بہتری کے لئے محنت کرے۔ پس جب ہم یہ امور بجا لائیں تو ہم قبول ہو جائیں گے اور لوگ ہمیں پسند بھی کرتے ہیں۔ کم از کم ہماری ہمسائیگی میں لوگوں کی اکثریت ہمیں پسند کرتی ہے۔

❁ .... ایک صحافی نے سوال کیا کہ جب آپ شمالی کوریا کی طرف دیکھتے ہیں تو آپ کے خطرات کے حوالہ سے کیا خیالات ہیں؟

اِس کے جواب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

العزیز نے فرمایا کہ nuclear wars کے خطرات بہت ہیں۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ کوئی خطرہ ہی نہیں۔ کوئی امید لگانے کی ضرورت نہیں کہ کچھ بھی نہیں ہوگا۔ خطرہ ہے۔ بلکہ امریکہ کا vice president جنوبی کوریا گیا ہے۔ اور اگر وہ ادھر جا کر کہہ دیتا ہے کہ ہم اپنے دشمنوں کو retaliate کرنے کے لئے تیار ہیں اور شمالی کوریا تو یہ کہہ رہا ہے کہ اس سے پہلے کہ امریکہ جنگ شروع کرے ہمیں nuclear bomb فائر کر دینا چاہئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خطرہ ہے۔ اس کے علاوہ ایران، شام اور روس بھی اکٹھے ہو گئے ہیں اور ایک بلاک بنا لیا ہے۔ کچھ دن پہلے تک لوگ تو یہ سوچ رہے تھے کہ روس اور امریکہ کے اب تعلقات بہتر ہو جائیں گے کیونکہ trump تو putin کا حامی ہے لیکن اب آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔ راتوں رات سب بدل گیا ہے۔

پچھلے مہینے لندن میں ایک peace symposium تھا جو ہم ہر سال organise کرتے ہیں وہاں میں نے اس بات کا ذکر کیا تھا کہ یہ نہ سمجھنا کہ یہ blocks کبھی بنیں گے نہیں۔ جب جنگ چھوٹتی ہے تو بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک گروہ affiliation تبدیل کر کے دوسرے گروہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ دوسری جنگِ عظیم میں یہی ہوا تھا۔ روس اور جرمنی شروع میں ایک ہی تھے مگر آخر کار کیا ہوا۔

اگر جنگ چھڑ گئی تو نئے blocks کے ابھرنے کا بہت بڑا خطرہ ہوگا اور اس دفعہ تو چھوٹی چھوٹی قوموں کے پاس nuclear weapon ہیں اور اس دفعہ بربادی زیادہ ہوگی۔

۞ ...... ایک صحافی نے سوال کیا کہ جو مسجد بن رہی ہے اس میں ہر مذہب کے لوگوں کو خوش آمدید کہا جائے گا؟

اِس پر حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر مذہب کے افراد کو ہماری مسجدوں میں خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ بلکہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے زمانہ میں ایک عیسائی وفد آپ ﷺ سے ملنے آیا۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ ﷺ کو محسوس ہوا کہ اس وفد کے افراد کچھ پریشان لگ رہے ہیں تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ آپ کی پریشانی کا باعث کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اُن کی عبادت کا وقت ختم ہو رہا ہے مگر عبادت کے لئے کوئی جگہ نہیں مل رہی۔ اُس وقت وہ سب مسجدِ نبوی مدینہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں آپ میری مسجد میں اپنی عبادت کرلیں۔ پس مساجد کھلی ہوتی ہیں ہر اُس شخص کے لئے جو ایک خدا کی عبادت کرنا چاہتا ہے وہ آ کر کرسکتا ہے۔

۞ ...... ایک صحافی نے سوال کیا کہ آپ کے عورتوں کی امامت کرانے کے بارہ میں کیا خیالات ہیں؟

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

اس پر حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام میں خواتین کو مخصوص ایّام میں رخصت دی گئی ہے مثلاً جب وہ حائضہ ہوں یا زچگی کے وقت وغیرہ اور بعد میں بھی چالیس دن ہوتے ہیں جن میں ان کو نماز سے رخصت ہوتی ہے۔ اسی طرح pregnancy میں وہ روزہ بھی نہیں رکھ سکتیں۔ پس اس صورتِ حال میں اگر کسی خاتون کو آپ امام مقرر کر دیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ چالیس دنوں کے لئے کوئی امام نہیں ہوگا۔ ہر مہینے سات یا آٹھ یا چھ دنوں کے لئے کوئی امام نہیں ہوگا۔ یہ ایک منطقی بات ہے۔ ورنہ تو اسلام division of labour کی تعلیم دیتا ہے۔ division of labour یہ ہے کہ مرد کو کچھ امور کی ذمہ داری دی گئی ہے اور اسی طرح کچھ امور کی ذمہ داری عورتوں کو دی گئی ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اسلام عورتوں کے کسی رتبہ کو سلب کرتا ہے بلکہ عورتوں کو بہت زیادہ عزّت دیتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ماں بچوں کا خیال رکھتی ہے۔ ماں بچوں کی اچھائی کی طرف تربیت کرتی ہے تا کہ وہ ملک کے اچھے شہری بنیں اور ملک اور معاشرہ کا اچھا اثاثہ بنیں۔ اسلام میاں بیوی کو علیحدگی کے لئے طلاق و خلع کے حقوق بھی متوازن طور پر دیتا ہے کیونکہ مردوں اور عورتوں کی نیچر میں فرق ہے۔ ان کے قویٰ میں فرق ہے۔ اس لئے عورتوں کی اکثریت میدانِ جنگ میں نہیں اترتی وہ لڑائی نہیں کرسکتیں اور وہ نرم دل ہوتی ہیں۔ اس لئے اسلام کہتا ہے کہ اگر جنگیں ہوتی ہیں تو صرف مرد اُس میں حصّہ لیں۔ اسلام یہ بھی کہتا ہے کہ اگر ایک مرد دورانِ جنگ مارا جاتا ہے تو وہ شہید کا رتبہ پالیتا ہے۔ پھر ایک خاتون آپ ﷺ کے پاس آئی جبکہ آپ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! کئی ایسے امور ہیں جو صرف مرد بجالاتے ہیں اور ہم نہیں کرسکتیں اور وہ شہادت تک کا رتبہ پاسکتے ہیں اور یہ سب سے بڑا رتبہ ہے تو ہم کس طرح اس مقام کو پاسکتی ہیں؟ ہم بچوں کا خیال رکھتی ہیں، ہم گھروں کا خیال رکھتی ہیں، ہم اپنے بچوں کی پرورش کرتی ہیں۔ ہم اپنے خاوندوں کی غیر موجودگی میں گھروں میں تمام فرائض سرانجام دیتی ہیں تو کیا ہم بھی اس مقام کو پاسکتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یقیناً آپ کا مقام بالکل وہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص دورانِ جنگ جامِ شہادت نوش کرتا ہے تو جو مقام وہ پاتا ہے وہی مقام آپ گھر میں بچوں کی پرورش کرتی ہوئی پاؤ گی کیونکہ تم اپنے بچوں کو قوم کا اچھا اثاثہ بنا رہی ہو۔

امامت تو صرف ایک بات ہے۔ امامت سب سے بڑا رتبہ نہیں ہے۔ اسلام تو اتنی اچھی چیزیں دیتا ہے۔ امامت سب سے بڑا رتبہ نہیں بلکہ اسلام تو کہتا ہے اس سے کئی اور بڑے رتبے ہیں جیسے شہادت اور متقی بننا ہے۔ متقی سب سے بڑا رتبہ ہے۔ نہ کہ امامت۔ امامت تو بڑی مشکل چیز ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ اگر ایک شخص امامت کروا رہا ہو اور اس سے کوئی برا خیال گذرے تو اس کے لئے گناہ لکھا جائے گا اور تمام مقتدی نمازیوں کے گناہ کا بوجھ اس پہ لادا جائے گا۔ پس یہ کوئی چھوٹی بات نہیں۔ کوئی بھی تیار نہیں ہوتا کسی کے گناہ اٹھانے کے لئے۔ نہ میں آپ کے نہ آپ میرے گناہ لے سکتے ہیں۔ میرے اپنے گناہ اتنے ہیں کہ اگر اللہ مجھے بخش دے تو یہی کافی ہے بجائے اس کے کہ آپ کے یا کسی اور کے گناہ اٹھائے جائیں۔

۞ ...... ایک صحافی نے سوال کیا کہ مساجد کو بسا اوقات تشدد پسندی اور دہشتگردوں کو بھرتی کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے کیسے روکا جاسکتا ہے؟

اِس پر حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسی لئے میں برطانیہ اور دوسرے ممالک کے پریس کو بتاتا رہتا ہوں کہ یہ فرض تو حکومت کا ہے کہ اگر کہیں کچھ غلط ہو رہا ہے تو حکومت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کا کام ہے کہ اسے درست کریں اور اس کی اصلاح کریں۔ پس اگر مساجد میں چھوٹے بچوں کو brain wash کیا جارہا ہے اور radicalize کیا جارہا ہے اور تشدد کی تعلیم دی جارہی ہے تو حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس پہ نظر رکھیں بلکہ میں نے خود آفر کی تھی کہ ہمارے بھی خطبات کو مانیٹر کیا جانا چاہئے۔ میں ہمیشہ یہی کہتا ہوں کہ آپ ہماری مسجد میں آئیں اور ہمارے خطبات کو مانیٹر کریں جمعہ والے دن یا کسی اور تقریب پر بھی جو ہم کرتے ہیں تا کہ پتا چلے کہ ہم ملک کے قوانین کے مطابق اپنی تقریبات کرتے ہیں اور ہم صرف مذہب کی ہی تعلیم دے رہے ہیں یا نہیں۔ اگر ہم ملکی قانون کے خلاف کچھ کر رہے ہیں اور ہم معاشرہ کے امن کو سلب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں پھر ہم سزا کے اہل ہیں اور ہمیں سزا ملنی چاہئے۔

....

انٹرویو کا یہ پروگرام گیارہ بجکر 35 منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

....

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

آج صبح کے اس سیشن میں پچاس فیملیز کے 172 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ یہ فیملیز اور احباب جرمنی کی 34 مختلف جماعتوں سے آئے تھے۔ بعض فیملیز جو دُور کی جماعتوں سے آئی تھیں بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ Stuttgart سے آنے والی فیملیز دو صد دس کلومیٹر، Hannover سے آنے والی 350 کلومیٹر اور برلن سے آنے والی فیملیز اور احباب ساڑھے پانچ صد کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کے اس پروگرام کے بعد دو بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کا Raunheim میں ورود مسعود اور احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال

آج جماعت Raunheim میں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کا پروگرام تھا۔

ساڑھے پانچ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور شہر Raunheim کے لئے روانگی ہوئی۔ بیت السبوح فرینکفرٹ سے اس شہر کا فاصلہ 30 کلومیٹر ہے۔

آج کا دن احباب جماعت Raunheim کے لئے غیر معمولی خوشی و مسرّت اور برکتوں سے بھرپور دن تھا۔ ان کے شہر میں خلیفۃ المسیح کے مبارک قدم پڑ رہے تھے اور اُن کے شہر کی سرزمین بھی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک وجود سے فیضیاب ہونے والی تھی۔ ہر مرد و عورت، جوان بوڑھا، چھوٹا بڑا پیارے آقا کی آمد کا منتظر تھا۔

قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد چھ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی تو احباب جماعت نے انتہائی پُرجوش انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں کے گروپس نے خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ مرد اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے اور خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔

اس موقع پر صدر جماعت ’’Raunheim نارتھ‘‘ عطاء الغفور صاحب، صدر جماعت ’’Raunheim ساؤتھ‘‘ کفایت اللہ چیمہ صاحب، مبلغ سلسلہ محمد بلال اویس صاحب اور ریجنل امیر داؤد احمد قمر صاحب نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس موقع پر Raunheim شہر کے میئر Thomas Juhe صاحب نے بھی شرف مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

Raunheim میں مسجد کے سنگ بنیاد کے حوالہ سے خصوصی تقریب کا انعقاد

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مسجد کے سنگ بنیاد کے حوالہ سے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو حافظ فخر احمد صاحب نے کی اور اس کا جرمن ترجمہ کامران وڑائچ صاحب نے پیش کیا۔

امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کا تعارفی ایڈریس

بعد ازاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

امیر صاحب نے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ آج احمدیوں کے لئے خوشی کا دن ہے۔ امیر صاحب نے ذکر کیا کہ کعبہ کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دوبارہ کی تھی۔ آپ نے اِس دوران بھی وہی دعائیہ کلمات پڑھے تھے جن کا قرآن کریم کی ان آیات میں ذکر تھا جو آج ابھی تلاوت کی گئی ہیں۔ میری بھی یہی دعا ہے کہ یہ مسجد ایک امن کی جگہ بن جائے۔

امیر صاحب نے شہر Raunheim کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ اس شہر کا وقوع ایک نہایت ہی مفید جگہ پر ہے۔ کچھ فاصلہ پر ایر پورٹ واقع ہے اور فرینکفرٹ کا شہر بھی نزدیک ہے۔ اس طرح ایک نہایت خوبصورت پُل اس مسجد کے ساتھ ہی بنا ہے۔ شہر کی کُل آبادی 16 ہزار ہے اور ایک سو پانچ ممالک کے لوگ اس شہر میں مقیم ہیں۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ سات ہزار سال قبل یہ شہر آباد ہوا تھا۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ کے حوالہ سے امیر صاحب جرمنی نے ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ سال 1987ء میں یہاں احمدی آکر آباد ہوئے اور یہاں جماعت کی تعداد بڑھی۔ اب یہاں احمدی دو جماعتوں میں تقسیم ہیں۔

مسجد کی تعمیر کے لئے گزشتہ سال یہ پلاٹ جس کا رقبہ 2700 مربع میٹر ہے، خریدا گیا۔ یہاں جو مسجد تعمیر ہوگی اس کے دو ہال ہوں گے۔ ایک رہائشگاہ بھی تعمیر ہوگی۔ اس کے علاوہ جماعتی دفاتر بھی ہوں گے، ایک بڑا جماعتی کچن بھی ہوگا۔ اس کے علاوہ ایک Multi-purpose ہال بھی تعمیر کیا جائے گا۔

یہاں کی جماعت اور ذیلی تنظیمیں رفاہ عامہ کے کاموں میں پیش پیش ہیں۔ سال کے آغاز میں وقارِعمل کے ذریعہ شہر کی صفائی کی جاتی ہے، خون کے عطیات دینے کا پروگرام ہوتا ہے۔ شجرکاری کے پروگرام ہیں، چیریٹی واک ہے۔

امیر صاحب نے آخر پر شہر کی انتظامیہ اور میئر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

....

Raunheim شہر کے میئر کا ایڈریس

امیر صاحب کے ایڈریس کے بعد شہر Raunheim کے میئر Mr. Thomas Juhe صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزّت مآب خلیفۃالمسیح! مَیں سب سے پہلے خلیفۃالمسیح کا اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مَیں آپ سب کو اس موقع پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ جماعت احمدیہ کے لئے نہایت خوشی کا موقع ہے اور اتنی ہی خوشی شہر Raunheim کو بھی ہے۔

میئر صاحب نے کہا کہ 1987ء میں جماعت کے پہلے ممبران اس شہر میں آباد ہوئے۔ آپ کی جماعت شروع سے ہی فعّال ہے اور شہر کے لئے بہت مفید ہے۔ شروع سے ہی آپ کا یہاں کی انتظامیہ سے رابطہ اور تعاون ہے۔ احمدیوں نے یہاں ہمیشہ امن اور پیار کا پیغام پھیلایا۔ آپ لوگ حقیقی رنگ میں اس بات کے حقدار ہیں کہ مسجد بنائیں۔

میئر صاحب نے کہا کہ شہر میں مختلف قوموں اور مختلف مذاہب کے لوگ ہوتے ہیں جو اپنی اپنی روایات اور کلچر کے ساتھ، ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر امن کے ساتھ رہتے ہیں۔ یہاں اس شہر میں جو سب امن، محبت و پیار کے ساتھ رہ رہے ہیں تو اس میں جماعت احمدیہ کا بھی حصہ ہے کہ آپ لوگ یہاں امن کا پیغام پیش کرتے رہتے ہیں اور آپ معاشرہ کو آگے بڑھانے اور ترقی دینے کے لئے کام کرتے رہتے ہیں۔ آخر پر میئر صاحب نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ آپ کا مسجد کی تعمیر کا یہ پراجیکٹ کامیابی کے ساتھ پورا ہو۔

....

صوبائی ممبر پارلیمنٹ کا ایڈریس

میئر کے ایڈریس کے بعد صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mrs. Sabine Scholl صاحبہ نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزّت مآب خلیفۃالمسیح! مَیں سب سے پہلے CDU پارٹی کی طرف سے مسجد کے سنگ بنیاد کی مبارکباد پیش کرتی ہوں اور تمام مہمانوں کی خدمت میں سلام عرض کرتی ہوں۔ جماعت احمدیہ کے نمایاں کام تو اب ایک قسم کی روایت بن گئے ہیں۔ مثال کے طور پر یکم جنوری کا وقارِعمل اور شہر کی صفائی ہے۔ آپ مختلف پروگرام بناتے ہیں جہاں بات چیت ہوتی ہے۔

موصوفہ نے کہا کہ آج میرے لئے یہ ایک اعزاز کی بات ہے کہ مجھے حضور انور کو خوش آمدید کہنے کا موقع مل رہا ہے اور حضور سے تعارف کا موقع مل رہا ہے اور ہم حضور کے ساتھ یہ دن منا رہے ہیں۔ آج کا دن شہر Raunheim اور خاص طور پر ممبران کے لئے ایک نہایت ہی اہمیت اور خوشی کا دن ہے کہ یہاں ایک ایسی عمارت کا قیام ہو رہا ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے بنائی جا رہی ہے۔

موصوفہ نے کہا کہ Hessen کے صوبہ میں جس طرح مذہبی آزادی میسّر ہے اس بارہ میں انہیں بہت فخر محسوس ہوتا ہے۔ مثلاً جماعت احمدیہ کو ہی یہ موقع میسّر ہے کہ وہ سکولز میں اسلامیات پڑھا رہے ہیں اور جماعت کو ایک خاص سٹیٹس (Status) میسّر ہے۔

موصوفہ نے کہا کہ احمدی لوگ تو یہاں کے بہت اچھے شہری بن چکے ہیں اور وہ گزشتہ تیس سال سے ہمارے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں اور شہر کی ترقی کے لئے مختلف پروگراموں کا انعقاد کرتے ہیں۔

مَیں مسجد کی تعمیر پر اپنی نیک تمنّاؤں کا اظہار کرتی ہوں اور خواہش رکھتی ہوں کہ اس مسجد سے بھی امن پھیلے اور آپ ہمیشہ امن سے کام کرتے چلے جائیں۔

....

بعدازاں چھ بج کر 27 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

....

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

حضورِانور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوّذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

تمام معزز مہمان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو امن اور سلامتی میں رکھے۔

خاص طور پر آجکل جو دنیا کے حالات ہو رہے ہیں اِس میں صرف مذہبی تنظیموں یا جس طرح کہا جاتا ہے کہ بعض مسلمان شدّت پسند تنظیموں سے خوف اور خطرہ نہیں ہے بلکہ اب دنیا میں جو نئی development ہو رہی ہے اور ملکوں اور حکومتوں کی آپس میں جو دشمنیاں بڑھ رہی ہیں اُس کی وجہ سے بڑا خطرہ پیدا ہوتا چلا جا رہا ہے کہ یورپ میں بھی اور کوریا کے علاقہ میں بھی، مشرقِ بعید میں بھی، امریکہ میں بھی جنگ چھڑ سکتی ہے۔ اس کے لئے ہم سب کو امن کے لئے کوشش بھی کرنی چاہئے اور اِس کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے اسی لئے میں نے آپ کو سب سے پہلے امن اور سلامتی کا پیغام دیا ہے تا کہ ہر شخص جو انسانیت سے محبت کرنے والا ہے وہ اِس بات کو سمجھے اور امن اور سلامتی کے پھیلانے کے لئے کوشش کرے۔

سیاست دان اپنی حکومتوں کو اِس بات پہ قائل کرنے کی کوشش کریں کہ جنگوں کی بجائے امن اور محبت کے پھیلانے کی طرف ہمیں زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔ صلح اور آشتی کے پھیلانے کی طرف ہمیں زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔

اسلام کا مطلب ہی امن اور سلامتی ہے۔ بدقسمتی سے بعض گروہوں نے، بعض شدت پسند تنظیموں نے اسلام کے نام کو بدنام کیا اور مسلمان ممالک میں بھی اس کی وجہ سے قتل و غارت ہو رہی ہے۔ حکومتوں اور عوام کے درمیان بھی اور شدت پسند گروہوں کے درمیان بھی جنگیں ہو رہی ہیں اور اِسی طرح بعض شدت پسند گروہ بعض مغرب کے ممالک میں بھی ایسی حرکتیں کر رہے ہیں۔ جرمنی میں بھی کچھ واقعات ہوئے، فرانس میں بھی، بیلجیم میں بھی ہوئی۔ جس کی وجہ سے غیرمسلم دنیا میں اسلام کے بارہ میں غلط تصوّر پیدا ہو گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اسلام کی صحیح حقیقت سے واقف نہیں، ہو سکتا ہے آپ میں بھی بعض ایسے بیٹھے ہوں، وہ یہی سمجھتے ہیں کہ اسلام ایک شدت پسندی کا مذہب ہے اور اِس وجہ سے مسجد کی تعمیر اگر ہو رہی ہو تو آپ لوگوں میں تحفظات پیدا ہوتے ہیں۔

لیکن مجھے اِس بات کی خوشی ہے کہ یہاں آنے والے مقررین نے اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد کا یہاں کی سوسائٹی میں ایک اچھا اثر ہے اور احمدی مسلمان امن، محبت، پیار اور بھائی چارہ پھیلانے میں اور اس سوسائٹی میں integrate ہونے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ پس یہی حقیقی اسلام ہے۔ اور مسجد بننے کے بعد اس کے نمونے مزید اعلیٰ رنگ میں پیش ہوں گے۔ جب مسجد یہاں بن جائے گی تو تب پتا لگے گا کہ مسجد کے منار سے نفرتوں کے نعرے نہیں لگتے بلکہ محبت اور پیار کی آوازیں آئیں گی۔ محبت اور پیار کے نعرے ابھریں گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تلاوتِ قرآنِ کریم میں بھی حوالہ دیا گیا ہے اور ہمارے امیر صاحب نے بھی ذکر کیا ہے۔ اُنہوں نے بھی جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ خانہ کعبہ کی بنیادیں استوار کیں جس کے نمونہ پر ہماری مساجد قائم کی جاتی ہیں تا کہ ایک خدا کی عبادت کریں اور یہ دعا اُنہوں نے اُس وقت کی تھی کہ اِس جگہ کو امن اور سلامتی کی جگہ بنا۔ پس ہماری مساجد اگر اُس نمونہ پر قائم ہو رہی ہیں اور ہونی چاہئیں جس کو حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کے ساتھ بنیاد بنا کر اُس عمارت کی بنیادیں اُٹھائی تھیں تو پھر ہماری مسجدوں کو بھی امن اور سلامتی کا مقام ہونا چاہئے اور یہی اس کا مقصد ہے۔

میئر صاحب کے جذبات کا بھی مَیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے ہمسایوں کے حقوق کی بھی بات کی کہ احمدی ہمسایوں کے حق ادا کرنے والے ہیں۔ آپس میں تعلقات بنانے والے ہیں۔ ہمسایوں کے حقوق کا اسلام میں اس حد تک حکم اور زور ہے کہ بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بار بار ہمسایوں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ایک وقت میں مجھے خیال ہوا کہ شاید ہمسایوں کو وراثت کے حقوق میں بھی شامل کر لیا جائے۔ بلکہ قرآنِ کریم میں بھی ہمسایوں کے حقوق کا بڑی تفصیل سے ذکر ہے۔ تو ہمسایہ کی یہ اہمیت ہے اور ہمسائیگی کے حق کا ایک دائرہ ہے اور اُس کی وسعت اس حد تک ہے کہ نہ صرف یہ کہ آپ کے گھر کے ساتھ رہنے والے ہمسائے ہیں بلکہ اردگرد کے جتنے بھی گھر ہیں وہ سب آپ کی ہمسائیگی میں آتے ہیں۔ آپ کے ساتھ سفر کرنے والے آپ کی ہمسائیگی میں آتے ہیں۔ آپ کے ساتھ کام کرنے والے آپ کی ہمسائیگی میں آتے ہیں اور اس طرح یہ دائرہ وسیع ہوتا چلا جاتا ہے۔ بلکہ ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ تمہاری ہمسائیگی 40 گھروں تک

ہے۔اب اگر چاروں طرف چالیس چالیس گھر لیں تو ایک احمدی کے ہمسائیگی میں 160 گھر بن گئے اور اس طرح جب ہر احمدی کے گھر میں اتنی ہمسائیگی پھیلتی چلی جائے تو گویا کہ پورا شہر ہی اس کا ہمسایہ ہو گیا اور یہی حال انشاء اللہ ہماری مسجد کا ہوگا۔مسجد جب بنتی ہے تو یہاں بھی اس مسجد میں آنے والوں کا فرض ہے کہ اپنے ہمسایوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔مسجد اُن کے لئے کسی تنگی کا باعث نہ بنے بلکہ یہاں کے رہنے والے اس بات کا اظہار کرنے والے ہوں کہ مسجد بننے سے ہمارے جو تحفظات تھے کہ بعض ٹریفک کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں یا بعض پروگراموں کی وجہ سے ہمارے لئے دقّتیں پیدا ہو سکتی ہیں وہ سب غلط ثابت ہوئے اور احمدی مسلمانوں کی اس مسجد سے تو ہمیں فائدہ ہی فائدہ ہو رہا ہے اور پہلے سے بڑھ کر اس مسجد کے بننے کے بعد احمدی اپنے ہمسائیگی کا حق ادا کرنے والے ہیں۔

اسی طرح قانون کی پابندی ہے۔قانون کی پابندی تو انتہائی اہم چیز ہے۔اگر کوئی مسلمان مُلک کے قانون کا پابند نہیں تو اُس کا کوئی حق نہیں کہ وہ اُس مُلک میں رہے۔قانون کی پابندی کے بارہ میں اور مُلک سے محبت کے بارہ میں تو بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اس حد تک فرمایا ہے کہ یہ تمہارے ایمان کا حصّہ ہے۔ پس مُلک کے قانون بنائے جاتے ہیں وہاں کے رہنے والوں کو تحفظات دینے کے لئے۔وہاں کے رہنے والوں کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کے لئے۔وہاں کے رہنے والوں کو ظلموں سے بچانے کے لئے۔پس جب اسلام کی تعلیم ہی یہی ہے کہ تم نے امن اور سلامتی پھیلانی ہے اور ظلموں کو دُور کرنا ہے تو یہ کبھی ہو نہیں سکتا کہ کوئی احمدی مسلمان یا کوئی بھی حقیقی مسلمان کبھی بھی قانون کی خلاف ورزی کرنے والا ہو۔ہر حقیقی مسلمان ہمیشہ قانون کا پابند ہوگا اور اُس کو رہنا چاہئے اور اگر نہیں تو اُس کا اپنے مذہبِ اسلام سے بھی کوئی واسطہ نہیں۔پس اس لحاظ سے اگر کسی کے دل میں کوئی تحفظات ہیں تو اُن کو دُور کریں کہ اسلامی تعلیم اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتی کہ کسی قسم کی بدامنی پھیلائی جائے یا قانون شکنی کی جائے۔اگر کچھ لوگ اسلام کے نام پر بدامنی پیدا کرتے ہیں، قانون شکنی کرتے ہیں تو وہ اسلام کو بدنام کرنے والے ہیں۔اسلام کی تعلیم ہرگز ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دیتی۔

اسی طرح مَیں ایم پی صاحبہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔انہوں نے بھی بڑے نیک جذبات کا اظہار کیا اور مذہبی آزادی کا بھی ذکر کیا۔مذہبی آزادی کے لئے جو اِس مُلک میں ہمیں مل رہی ہے ہم ان کے یعنی یہاں کے لوگوں کے اور حکومت کے انتہائی شکر گزار ہیں۔اور یہ مذہبی آزادی ہی ہے کہ یہاں کی اکثریت غیر مسلم ہونے کے باوجود، عیسائی یا دوسرے مذاہب رکھنے کے باوجود مسلمانوں کو جو اِس علاقہ میں بالکل معمولی تعداد میں ہیں مسجد کی اجازت دے رہے ہیں اور اِس کے لئے مَیں

Morden Motor(UK)

Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

یہاں کے لوگوں کا، ہمسایوں کا اور کونسل کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں یہاں مسجد بنانے کی اجازت دی اور انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ مسجد بن جائے گی تو اُن کو مزید واضح احساس ہوگا کہ مسجد کی اجازت دے کر اُنہوں نے ایک بہترین ہمسائیگی کا حق ادا کرنے والوں کو اُن کا حق دیا ہے۔پس اس لحاظ سے بھی میں آپ لوگوں کا شکر گزار ہوں کہ یہاں مذہبی آزادی کی وجہ سے ہم آزادی سے اپنی عبادتیں بجالا سکتے ہیں اور باقی جو ہمارے پروگرام ہیں اُن کو ادا کر سکتے ہیں اور حقیقت میں یہی وہ چیز ہے جو مذہبی آزادی اور امن اور سلامتی کی بنیاد ہے۔

ہم اس بات پہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام قوموں میں نبی بھیجے۔تمام قوموں کی اصلاح کے لئے اپنے خاص چنیدہ بندوں کو بھیجا جنہوں نے اُن کو دین اور مذہب سکھایا اور اُن کو اخلاق سکھائے۔پس ہر مذہب جو ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جب سے دنیا بنی ہے اب تک ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے جو نبی آئے ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ سب سچے تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم کو پھیلانے کے لئے آئے تھے۔ اس لحاظ سے ہم یہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے کہ کسی دُوسرے مذہب کے حقوق کو ہم غصب کرنے والے ہوں یا اُن کو کسی بھی طرح نقصان پہنچانے والے ہوں بلکہ اسلام میں جب ایک لمبی persecution کے بعد بانی اسلام ﷺ کو جنگ کی اجازت دی گئی تو اُس وقت اس شرط کے ساتھ دی گئی اور قرآنِ کریم میں اس کا ذکر ہے کہ یہ جو لوگ تم لوگوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں یہ اصل میں مذہب کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اور مذہب کو ختم کرنے والے جو ہیں ضروری ہے کہ اُن کے ہاتھوں کو روکا جائے کیونکہ اگر اُسی طرح اُن کا جنگ سے اور ہتھیاروں سے جواب دے کر اُن کے ہاتھوں کو نہ روکا گیا تو پھر دنیا میں کوئی چرچ باقی نہیں رہے گا، کوئی synagogue باقی نہیں رہے گا، کوئی ٹیمپل باقی نہیں رہے گا اور کوئی مسجد باقی نہیں رہے گی کیونکہ یہ لوگ مذہب کے خلاف ہیں۔

پس اسلام نے، قرآنِ کریم نے یہاں اس بات کو قائم کر دیا کہ مذہبی آزادی اسلام کی بنیادی تعلیم کا حصّہ ہے اور اس لحاظ سے میں آپ لوگوں کو مبارکباد بھی دیتا ہوں کہ ان ملکوں میں آپ لوگوں کو اس بات کا زیادہ ادراک ہے بنسبت بعض اُن ممالک کے جو مسلمان ممالک ہیں کہ وہ مذہبی آزادی دیں۔آپ لوگوں نے مذہبی آزادی دی اور اسی مذہبی آزادی کی وجہ سے ہی احمدی جن کو پاکستان میں مذہبی آزادی سے محروم کیا گیا تھا یہاں آ کر آباد ہوئے اور یہاں آ کر اپنی عبادات اور دوسرے پروگرام آزادی سے بجالا رہے ہیں اور اسی آزادی کی وجہ سے اپنی مساجد بھی تعمیر کر رہے ہیں۔ اس کے لئے بھی مَیں آپ لوگوں کا بہت شکر گزار ہوں۔

جمہوریت کی یہاں بات ہوئی۔حقیقی جمہوریت ہونے کی وجہ سے ہی آپ لوگوں میں مذہبی آزادی کا بھی ادراک پیدا ہوا اور اسلام بھی یہی کہتا ہے کہ جمہوری آزادی ہونی چاہئے۔ بلکہ قرآنِ کریم نے یہ کہا کہ جب تم اپنے لیڈر منتخب کرو، جب تم اپنے سردار منتخب کرو یا اپنے حکومت کے کارندے اور اہلکار منتخب کرو تو ایسے لوگوں کو منتخب کرو جو امانت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ ایسے سیاستدان حکومت میں آئیں جو امانت کا حق ادا کرنے والے ہوں اور امانت کا حق یہ ہے کہ عوام کی بہتری کے لئے کام کرنے والے ہوں اور مُلک کی بہتری کے لئے کام کرنے والے ہوں تو اسلام تو اس حد تک تعلیم دیتا ہے کہ اپنی آزادی رائے کے حق کو بھی استعمال کرو۔کسی پارٹی کی affiliation نہیں ہے بلکہ اس بات کو مدّ نظر رکھو کہ ایسے لوگ چنے جائیں، ایسے لوگ حکومت میں آئیں جو عوام کی بہتری کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں، اس کے لئے کام کرنے والے ہوں اور ملک کی ترقی کے لئے بھی کارآمد ہوں اور اس کا حق ادا کرنے والے ہوں۔پس اس تعلیم کے ساتھ ہم اپنی باتوں کو دنیا میں پھیلاتے بھی ہیں اور اس تعلیم پر عمل کرتے ہوئے ہم اپنی زندگی گزارنے کی کوشش بھی کرتے ہیں اور یہی ایک احمدی کا کام ہے کہ جہاں وہ مذہبی آزادی کی وجہ سے آپ لوگوں کے شکر گزار بنیں وہاں قانون کے اس حد تک پابند ہوں کہ ایک نمونہ بن جائیں اور اسی طرح ایسے لوگوں کو ایسے لیڈروں کو چننے والے ہوں جو ملک و قوم کے لئے بہترین خدمتگار ہوں۔

مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ مسجد تعمیر ہو جائے گی تو یہاں کے رہنے والے احمدی اپنے پروگرام ایک جگہ جمع ہو کر زیادہ سہولت سے کر سکیں گے۔ جہاں وہ عبادت کریں گے وہاں دوسرے پروگرام بھی کر سکیں گے اپنے مُلک و قوم کی ترقی کے لئے بھی بہترین کردار ادا کرنے والے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ ان کو توفیق بھی دے اور خدا کرے کہ جب یہ مسجد بن جائے تو جو توقعات احمدیوں سے کی جا سکتی ہیں اور کی جانی چاہئیں اور جو میں ان سے امید رکھتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ وہ ان پر پورا اترنے والے ہوں گے اور اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم کو اس علاقہ کے لوگوں میں مزید متعارف کروانے والے ہوں گے۔اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔شکریہ۔

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بجکر 46 منٹ تک جاری رہا۔

....

تقریب سنگ بنیاد

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سنگ بنیاد رکھنے کی جگہ پر تشریف لے گئے اور دعاؤں کے ساتھ بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔ بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی نے دوسری اینٹ نصب فرمائی۔

اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدیداران اور مہمانوں کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی:

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (امیر جماعت جرمنی)۔میئر شہر Raunheim: Mr. Thomas Juhe صاحب۔صوبائی ممبر پارلیمنٹ: Mrs. Sabine Bachle-Schols صاحبہ۔عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)۔مکرم حیدر علی ظفر صاحب (مبلغ انچارج جرمنی)۔مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)۔ مکرم محمد بلال اویس صاحب (ریجنل مربی سلسلہ)۔مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب (صدر مجلس انصاراللہ جرمنی)۔مکرم حسنات احمد صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی)۔مکرمہ عطیۃ النور احمد ہیوبش صاحبہ (صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی)۔مکرم عرفان احمد صاحب (نیشنل انٹرنل آڈیٹر)۔مکرم داؤد احمد قمر صاحب (ریجنل امیر)۔ مکرم کفایت اللہ چیمہ صاحب (صدر جماعت Raunheim ساؤتھ)۔ مکرم عطاء الغفور صاحب (صدر جماعت Raunheim نارتھ)۔مکرم امان اللہ صاحب (جنرل سیکرٹری راؤن ہائم ساؤتھ)۔مکرم شاہد احمد صاحب (سیکرٹری صنعت و تجارت راؤن ہائم نارتھ)۔مکرم نعیم احمد صاحب (زعیم انصاراللہ راؤن ہائم ساؤتھ)۔مکرم راجہ ظفراللہ خان صاحب (زعیم انصاراللہ راؤن ہائم نارتھ)۔مکرم شیراز احمد خان صاحب (قائد خدام راؤن ہائم ساؤتھ)۔مکرم یاسر جاوید صاحب (قائد خدام راؤن ہائم نارتھ)۔مکرمہ فرحت ناہید چیمہ صاحبہ (صدر لجنہ راؤن ہائم ساؤتھ)۔مکرمہ نازیہ خان صاحبہ (صدر لجنہ راؤن ہائم نارتھ)۔مکرم کامران ارشد صاحب۔ اس کے علاوہ واقفہ نَو عزیزہ دانیہ احمد (راؤن ہائم ساؤتھ)، عزیزہ امۃ السبوح بٹ واقفہ نَو (راؤن ہائم نارتھ)، عزیزم دانش محمد احمد واقف نَو (راؤن ہائم ساؤتھ) اور عزیزم جاذب احمد خان واقف نَو (راؤن ہائم نارتھ) نے بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت پائی۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔

....

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیّت میں کھانا تناول کیا۔

....

اس دوران مہمان حضور انور سے ملنے کے لئے آتے رہے۔حضور انور ازراہ شفقت مہمانوں سے گفتگو فرماتے، مہمان شرف مصافحہ حاصل کرتے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی سے باہر تشریف لے آئے۔ باہر بچے ایک قطار میں کھڑے تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے آئے جہاں خواتین نے شرفِ زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعد ازاں سات بجکر 55 منٹ پر یہاں سے ’’بیت السبوح‘‘ فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

قریباً 25 منٹ کے سفر کے بعد آٹھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بیت السبوح میں ورود مسعود ہوا۔

....

تقریب آمین

آٹھ بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا آغاز ہوا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 30 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی:

(بچے): اکراش فراز، رائے فہد احمد، محمد لبیب الرحمٰن کھوکھر، ضوریز اوّاب ناصر، عارض قیصر بٹ، غالب احمد شمس، مرزا صارم الدین بازد احمد، عرفان کاہلوں مصطفی، عالیان احمد، ظاہر احمد، فوزان احمد، ابراہیم افضل، راحیل احمد، ایان احمد طاہر، عبداللہ اشرف میمن، امان احمد قریشی، حنان احمد ظفر، عماد ریاض، اریب احمد۔

(بچیاں) افرہ نور سمیع، ہانیہ احمد، ملائیکہ وڑائچ، آبیہ احمد، ایشا ملک، ماہا خرّم، جویریہ حلیم، عائشہ گھمن، بارعہ وسیم، شافیہ احمد، نبیلہ احمد۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

....

مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات

آج مسجد کے اس سنگ بنیاد کی تقریب میں 135 مہمان شامل ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا ان مہمانوں پر گہرا اثر ہوا۔ بہت سے مہمانوں نے اپنے دلی جذبات اور تأثرات کا اظہار کیا۔ یہ تأثرات یہاں پیش کئے جا رہے ہیں:

❁..... ایک ڈاکٹر خاتون نے کہا کہ خلیفہ کا خطاب بہت مؤثر تھا۔ دل کی گہرائی تک اثر کرنے والا تھا۔ بالخصوص محبت اور امن کا پیغام، اگر ہم میں سے ہر ایک اپنے ہمسایوں کا خیال رکھنے والا بن جائے جیسا کہ خلیفہ نے فرمایا ہے تو دنیا کہیں زیادہ حسین ہو جائے۔

❁..... ایک کٹر عیسائی مہمان نے کہا کہ ”خلیفہ سے خوش خلقی عیاں ہے“۔ انہیں یہ بات اہم لگی کہ احباب جماعت کا اپنے خلیفہ سے گہرا تعلق ہے۔ آپ کا پروگرام بہت منظم تھا۔ مَیں آئندہ بھی آپ کے پروگراموں میں آیا کروں گا۔

❁..... ایک مہمان نے کہا کہ چونکہ مَیں جماعت اور خلیفہ کو پہلے سے ہی جانتا ہوں اس لئے خلیفہ کا خطاب میری توقعات کے مطابق بہت عمدہ تھا۔

❁..... ایک مہمان نے بتایا کہ اُسے ایک شامی دوست نے کہا تھا کہ احمدی تو مسلمان ہی نہیں اس لئے ان سے دُور رہنا چاہئے۔ اس کو وہ اب Ball Point بطور تحفہ دے گا جو اسے جماعت کی طرف سے دی گئی اور جس پر محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام درج ہے۔ احمدی دوسرے مسلمانوں کی نسبت زیادہ اسلام پر عمل پیرا ہیں اور ان کے لئے نمونہ ہیں۔

❁..... Mr. Gabriel جو پیشے کے لحاظ سے چیف انسپکٹر ہیں کہتے ہیں کہ خلیفہ کا خطاب یادگار اور شاندار تھا۔ بالخصوص ہمسایوں کے حقوق کی وضاحت۔

❁..... ایک مہمان نے کہا کہ خلیفہ نے بڑا واضح بیان کیا ہے کہ اسلام کا دہشتگردی سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے اس کے باوجود اسلام کے بارہ میں تعصّبات گردش کرتے رہتے ہیں۔

❁..... ایک مہمان نے کہا کہ خلیفہ نے بڑے اچھے انداز میں بتایا کہ احمدی پُرامن مسلمان ہیں۔

❁..... ایک سِول انجینئر نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ نظر آرہا تھا کہ کوئی اثر رکھنے والا شخص بات کر رہا ہے اور جو کچھ بھی حضور نے فرمایا مثبت رنگ میں فرمایا۔ اسی وجہ سے اتنی کثرت سے لوگ آپ کی پیروی کرتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اس بات کا اندازہ مجھے دعا کے وقت ہوا جب حضور کے اشارہ پر سب لوگوں نے دعا کرنا شروع کر دی۔

❁..... ایک خاتون نے کہا کہ خلیفہ کا ہمسایوں کے حقوق کی طرف توجہ دلانا انہیں خاص طور پر بہت اچھا لگا۔ اگر ہم اس پیغام کے ایک حصّہ پر بھی عمل پیرا ہو جائیں تو دنیا پہلے سے بہت پُرامن اور خوشگوار ہو جائے۔

❁..... وکالت کے ایک طالبعلم جرمن مہمان Mr. Maximillian Ruben نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ کے خطاب نے اس کے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔ خلیفہ نے دوسرے دو مقررین کے پوائنٹس لئے اور اپنے خطاب میں ان پوائنٹس کا ذکر کر کے تفصیل کے ساتھ اسلامی نقطۂ نگاہ پیش کیا اور ایک زبردست قسم کی Conclusion پیش کی۔ موصوف نے کہا کہ مَیں بھی مختلف مقامات پر لیکچر دیتا رہتا ہوں لیکن جس انداز سے خلیفہ نے چھوٹی چھوٹی بنیادی باتوں کا اپنے خطاب میں ذکر کیا ہے۔ میرے نزدیک اس سے بہتر اور اس سے زیادہ عمدہ انداز میں پیش نہیں کیا جا سکتا تھا۔ موصوف نے کہا پہلے مَیں نے خلیفہ کو صرف ٹی وی پر یا ویڈیو میں دیکھا تھا اور اب مَیں پہلی لائن میں بیٹھ کر براہ راست دیکھ رہا ہوں۔ مجھے اس کا یقین نہیں آرہا۔

❁..... شعبہ پولیس سے تعلق رکھنے والے ایک تُرک مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں آج کی تقریب اور خلیفۃ المسیح کے پیغام سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ اگر آپ لوگ اسی طرح اسلام کا امن کا پیغام جگہ جگہ پر دیتے رہے تو عنقریب بہت کامیابی پائیں گے۔

موصوف نے کہا کہ مَیں آپ کے نظام سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ آپ کی جماعت میں ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی چیز بہت باریک اور گہرے فلسفے کی بِنا پر اور عمدہ سٹرکچر کے تحت چل رہی ہے۔ ایسا منظم انتظام اور کہیں دیکھنے کو نہیں ملتا۔ مَیں نے آپ کے انتظامات سے بہت کچھ سیکھا ہے۔

❁..... دو مہمان Andreas Wirth اور Silvia Reiter نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کو یہ اندازہ نہیں تھا کہ خلیفۃ المسیح اتنے اچھے طریقے سے اسلامی تعلیمات پیش کریں گے۔ خاص طور پر وہ تعلیمات جو ملک کے قانون کی پابندی کے بارے میں ہیں۔ یہ تعلیم افہام و تفہیم کے لئے بہت ضروری ہے اور بہت سے مسائل کا حل پیش کرتی ہے۔ حضور انور کی قوت قدسیہ آپ کے ٹینٹ میں داخل ہونے سے لے کر دوبارہ باہر تشریف لے جانے تک محسوس ہو رہی تھی۔

❁..... ایک مہمان Michael Saulheimer نے کہا کہ ہمیں یہاں آکر بہت اپنائیت محسوس ہوئی ہے۔ مجھے عیسائیوں کے بھی بہت سے پروگراموں میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے۔ مگر وہاں اس طرح کی اپنائیت محسوس نہیں ہوئی۔ عیسائی اس بارہ میں آپ لوگوں سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔

❁..... جرمن ریڈ کراس کے ایک شعبے کے انچارج Mr. Volker Drees نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ کے الفاظ انتہائی پُرتاثیر تھے اور خلیفہ کی شخصیت بہت سحر انگیز ہے۔ بہت ہی انصاف پسند اور غیر جانبدار شخصیت ہے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ سارے انسان برابر ہیں، ہر کسی کی عزّت کرنی چاہئے۔ بالکل درست بات کہی ہے۔

❁..... ایک مہمان Mr. Stefan Wasmuth نے کہا کہ مَیں پہلے جماعت کو نہیں جانتا تھا۔ جس طرح ایک مذہبی راہنما کو ہونا چاہئے آپ کے خلیفہ کی ذات میں وہ ساری خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ خلیفہ نے مؤثر انداز میں دنیا کے حالات کے بارہ میں ہمیں آگاہ کیا ہے اور خاص طور پر اسلام کی پُرامن تعلیم کو واضح طور پر سامنے لائے ہیں۔

❁..... ایک جاپانی خاتون اور اُن کے جرمن خاوند نے کہا کہ اس پروگرام میں شامل ہو کر انہیں بہت حیرت ہوئی۔ ہم سمجھ رہے تھے کہ ایک چھوٹا سا پروگرام ہوگا۔ یہ تو بہت بڑا اور بہت پُرامن پروگرام تھا۔ خلیفہ نے جو باتیں کیں وہ بہت اچھی اور واضح تھیں۔ آجکل کے سیاستدانوں کو بھی ان باتوں سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ خلیفہ کی باتوں میں بہت سچائی ہے۔ انہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ وہ مسجد کے لئے کچھ عطیہ دینا چاہتے ہیں۔

❁..... ایک مہمان جب آئے تو اُن کے امن کے حوالے سے اور عورتوں کے حقوق کے حوالے سے بعض تحفّظات تھے۔ اُن کا ایک سوال تھا کہ خلیفہ امن کے لئے کیا کوششیں کرتے ہیں؟

حضور انور نے اپنے خطاب میں ان سب باتوں کا ذکر کیا تو کہنے لگے کہ میرے سب تحفّظات دُور ہو گئے ہیں اور کہنے لگے کہ آپ کے خلیفہ تو امن کے سفیر ہیں اور تمام مسلمانوں کو ان کی تعلیم پر عمل کرنا چاہئے۔ انہوں نے اپنے دائرہ کار میں حضور انور کے پیغام کو پھیلانے کا بھی اظہار کیا۔

❁..... ایک مہمان کہنے لگے کہ مَیں پہلی دفعہ جماعت کے پروگرام میں آیا ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ جماعت نے Raunheim میں اپنی جگہ بنالی ہے۔ اب مجھے انتظار ہے کہ جلد آپ کی مسجد بن جائے اور مَیں اسے دیکھوں۔

❁..... ایک سیرین دوست نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ غیر مسلم احباب یہاں آکر خطرہ پیدا نہ کریں۔ خلیفۃ المسیح سے ایک سکون اور امن کی فضا محسوس ہوتی ہے۔ خلیفہ کے چہرہ پر نُور نظر آتا ہے۔ آپ نے دوسرے مسلمانوں سے بہت بہتر رنگ میں اسلامی تعلیمات اپنے خطاب میں پیش کی ہیں۔ خلیفہ نے آج اصل اسلامی تعلیم پیش کی۔ یہ احمدیوں کا پہلا پروگرام تھا جس میں مَیں شامل ہوا ہوں۔ اب مَیں مزید معلومات حاصل کروں گا اور شاید ایک دن مَیں خود بھی بیعت کر کے اس جماعت میں شامل ہو جاؤں۔ یہاں آنے سے پہلے مَیں نے سنا تھا کہ احمدیوں کا قرآن اَور ہے لیکن آج یہ بات بھی میرے سامنے غلط ثابت ہو گئی ہے۔

❁..... لارڈ میئر صاحب نے کہا کہ وہ خلیفہ صاحب سے پہلی مرتبہ اتنے قریب سے مل سکے ہیں اور وہ بہت متأثر ہوئے ہیں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ ان کو سب سے زیادہ کس چیز نے متأثر کیا تو انہوں نے کہا کہ خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ آپ کی تقریر بالکل ان کی توقعات کے مطابق تھی۔ کہتے ہیں کہ بڑی خوشی ہوئی کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے پہلے مقررین کے نکات کا انتخاب کر کے اُن کو مذہبی نقطہ نگاہ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ خلیفہ صاحب کی تقریر میں جو مذہبی آزادی، رواداری اور مسجد کے مقاصد کا ذکر تھا وہ ان کو بہت پسند آیا۔ انہوں نے کہا کہ اُن کو حیرانگی ہوئی کہ خلیفۃ المسیح اُن سے کتنی عزّت سے پیش آئے۔

❁..... ایک مہمان Michael Saulheimer صاحب نے بتایا کہ اُن کو یہ تقریب بہت اچھی لگی اور اُن کے نزدیک انتظامات بھرپور تھے۔ خاص طور پر مہمانوں کا استقبال بہت اچھا تھا۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے بہت ساری عیسائی تقریبات میں حصّہ لیا ہے مگر وہاں پر کبھی بھی وہ روح نہیں پائی جو یہاں پر آج پائی ہے۔ اس تقریب کی اعلیٰ انتظامیہ کی مثال دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اتنے بڑے مجمع کو ٹھنڈے موسم میں گرم کھانا مہیا کرنا بھی ایک بڑی بات ہے۔ کہتے ہیں کہ خلیفہ ایک خاموش اور خوش دل انسان ہیں اور امور کو بڑی عمدگی سے بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جو اُن کی توقعات تھی کہ ایک روحانی شخصیت کو ہونا چاہئے آپ کے خلیفہ ویسے ہی ہیں۔

❁..... ایک مہمان نے کہا کہ وہ جماعت سے پہلے آشنا نہ تھے مگر خلیفۃ المسیح نے جو کچھ فرمایا ہے وہ اَمن کے قیام کے لئے بہت ضروری ہے۔ خلیفہ کے الفاظ یقیناً غیر مسلموں کے لئے بھی بہت اہم ہیں۔

❁..... Stefan Hans صاحب جن کا تعلق federal ministry سے ہے نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ نے اس تقریب میں ایک نہایت ہی منظم جماعت کو پایا ہے۔ مجھے یہ بات اچھی لگی ہے کہ اخلاقیات کی یہاں پر صرف بات ہی نہیں کی گئی بلکہ ان پر عمل بھی کیا گیا۔

❁..... Danial Hoppner صاحب نے کہا کہ ان کے لئے ایک احمدی تقریب میں شامل ہونے کا یہ پہلا موقع ہے۔ اِس سے قبل جماعت کے بارہ میں اُن کو زیادہ علم نہیں تھا مگر اب بہت متأثر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مساجد کا اکثر اوقات دہشتگردی سے تعلق بیان کیا جاتا ہے مگر آج معلوم ہوا ہے کہ یہ حقیقت نہیں اور وہ بہت خوش ہیں کہ یہاں پر ایک مسجد بننے والی ہے اور یہ مسجد امن کا گہوارہ ہوگی۔

❁..... ایک مہمان خاتون Lange صاحبہ نے کہا کہ وہ پہلی دفعہ جماعت کی کسی تقریب میں شامل ہو رہی ہیں۔ اس تقریب کا ماحول بہت سکون والا ہے۔ خلیفۃ المسیح بہت sovereign ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے امن، محبت اور رواداری کے بارہ میں جو کچھ بیان فرمایا ہے اُس نے اُن کو بہت زیادہ متأثر کیا ہے۔

❁..... ایک مہمان Michael Panzner صاحب نے کہا کہ یہ تقریب بہت زندہ، open، منظم اور پیشہ ورانہ تھی۔ انہوں نے کہا کہ خلیفہ صاحب بہت تجربہ والے عظیم انسان لگتے ہیں۔ موصوف نے کہا کہ بہت آسانی سے کوئی بھی انسان آپ کی روحانیت کو محسوس کر سکتا ہے۔ موصوف نے کہا کہ ان کو افسوس اس بات کا ہے کہ حالات دنیا کے ایسے ہو گئے ہیں کہ ایسی واضح چیزوں کی بھی وضاحت کی ضرورت پیش آ گئی۔

❁..... Katharina صاحبہ جو ایک استانی ہیں کہتی ہیں کہ یہ تقریب ان کے لئے بڑی آرام دہ ہے اور ان کو یہ بات بہت پسند آئی کہ مہمانوں کو کس طرح سے receive کیا گیا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ انہوں نے مذہب کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ خلیفۃ المسیح بہت سوچ سمجھ والے انسان لگتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ خلیفۃ المسیح نے بڑی پُرحکمت باتیں کی ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک امن کی کیا اہمیت ہے۔ انہوں نے کہا کہ احمدیہ جماعت ایک امن پسند مسلم جماعت لگتی ہے اور یہ بالکل غلط بات ہے کہ اسلام کا مطلب ہی دہشتگردی ہے۔

....

19/اپریل 2017ء بروز بدھ

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ حضور انور

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مرکز لندن اور دنیا کے مختلف مما لک اور جماعتوں سے موصول ہونے والی ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرماتے ہیں۔ جرمنی کی جماعتوں سے بھی روزانہ احباب جماعت مرد وخواتین کی طرف سے سینکڑوں کی تعداد میں خطوط اردو، انگریزی اور جرمن زبان میں موصول ہوتے ہیں۔ جرمن زبان کے خطوط کے ساتھ ساتھ تراجم کئے جاتے ہیں۔ یہ سب خطوط بھی روزانہ حضورانور کی خدمت میں پیش ہوتے ہیں اور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان سب خطوط اور رپورٹس کو ملاحظہ فرمانے کے بعد ہدایات سے نوازتے ہیں اور اپنے دست مبارک سے ارشادات تحریر فرماتے ہیں۔

....

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق صبح سوا گیارہ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج 50 فیملیز کے 181 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یہ فیملیز جرمنی کی 30 مختلف جماعتوں اور علاقوں سے لمبے سفر طے کر کے آئی تھیں۔ کاسل اور Stuttgart سے آنے والے دوصد کلومیٹر سے زائد اور ہمبرگ (Hamburg) سے آنے والے پانچصد کلومیٹر سے زائد کا لمبا سفر طے کر کے آئے تھے۔

ان سبھی فیملیز اور احباب نے حضورانور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا۔

....

بعدازاں دو بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

ماربرگ (Marburg) میں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب

آج جماعت Marburg میں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کا پروگرام تھا۔

پانچ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور شہر Marburg کے لئے روانگی ہوئی۔ بیت السبوح فرینکفرٹ سے ماربرگ شہر کا فاصلہ 80 کلومیٹر ہے۔ شہر کی حدود میں داخل ہونے سے قبل پولیس کی ایک گاڑی نے قافلہ کو Escort کیا۔

پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی۔ آج کا دن احباب جماعت ماربرگ (Marburg) کے لئے غیر معمولی برکتوں اور سعادتوں کے حصول کا دن تھا۔ ہر کوئی خوشی و مسرّت سے معمور تھا۔ ان کے شہر میں پہلی بار حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پڑ رہے تھے اور ان کے شہر کی سرزمین بھی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک وجود سے فیضیاب ہونے والی تھی۔ ہر مرد و عورت، جوان بوڑھا، چھوٹا بڑا پیارے آقا کی آمد کا منتظر تھا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد پر احباب جماعت نے انتہائی پُرجوش انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ ہر ایک اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ بچے اور بچیاں خیر مقدمی گیت اور دعائیہ نظمیں پیش کر رہی تھیں۔ خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔

اس موقع پر صدر جماعت ماربرگ محمد الیاس صاحب، ریجنل امیر مظفر احمد باجوہ صاحب، ریجنل معلم مقصود علوی صاحب نے حضورانور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اس موقع پر لارڈ میئر Dr. Thomas Spies اور ممبر نیشنل اسمبلی Soren Bartol نے بھی حضورانور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مسجد کے سنگ بنیاد کے حوالہ سے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ماہد الیاس صاحب نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ کامران خان صاحب نے پیش کیا۔

....

امیر جماعت جرمنی کا تعارفی ایڈریس

بعدازاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور شہر Marburg کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ماربرگ شہر کاسل اور فرینکفرٹ کے درمیان واقع ہے اور صوبہ Hessen کے وسط میں واقع ہے۔ اس شہر کا آغاز 1130ء میں ہوا لیکن باقاعدہ آباد 1220ء میں ہوا۔ اس وقت شہر کی کُل آبادی 74 ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ شہر اپنی Marburg یونیورسٹی کی وجہ سے مشہور ہے۔ یہ یونیورسٹی 1527ء میں قائم ہوئی۔ یہ دنیا کی سب سے قدیم پروٹسٹنٹ یونیورسٹی ہے۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کی ابتدا 1974ء میں ہوئی۔ سال 2010ء میں جماعت نے ایک نماز سینٹر قائم کیا۔ یہاں کی جماعت بہت فعّال ہے اور بہت سے کام کرتی ہے جن میں یکم جنوری کا وقار عمل، Charity Walk، شجرکاری اور Old House جانا وغیرہ ہے۔

یہاں تعمیر ہونے والی مسجد کے بارہ میں امیر صاحب نے بتایا کہ نماز پڑھنے کے لئے دو ہال ہوں گے اور ساتھ ایک گھر بھی تعمیر ہوگا۔ اس کے علاوہ ایک مرکزی کچن اور لائبریری بھی ہوگی۔ اس مسجد کا ایک گنبد اور مینارہ بھی بنایا جائے گا۔

....

ماربرگ شہر کے لارڈ میئر کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے تعارفی ایڈریس کے بعد شہر ماربرگ کے لارڈ میئر Mr. Thomas Spies نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزّت مآب خلیفۃ المسیح! سب سے پہلے مَیں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ اور مجھے اس بات پر خوشی ہے کہ خلیفۃ المسیح ماربرگ تشریف لائے اور خلیفۃ المسیح کا یہاں تشریف لانا ہمارے لئے ایک اعزاز ہے۔

میئر صاحب نے کہا کہ ہمارے اس شہر کی روایت ہے کہ مذہبی بحث کی جائے کیونکہ اس شہر میں یونیورسٹی پائی جاتی ہے۔ مذہب کا ایک اہم کردار ہے کیونکہ ایک زمانہ میں عیسائی بکثرت اس شہر میں آتے رہتے تھے۔

میئر نے کہا کہ وہ اس بات پر بہت شکر گزار ہیں کہ اس شہر کو مسجد بنانے کے لئے چُنا۔ کیونکہ جو خدا کا گھر ہوتا ہے وہ امن اور محبت کا ایک نشان ہوتا ہے۔ اس گھر میں انسان کو دین کے سمجھنے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ہر ایک اپنے طور، طریقے کے مطابق امن حاصل کرتا ہے۔ اسی کے مطابق ہم سب یہاں رہتے ہیں اور اسی کو لے کر آگے چلتے ہیں۔ میئر صاحب نے کہا کہ اس مسجد کے قیام کی غرض یہ ہے کہ یہ عبادت گاہ امن کا گہوارہ بنے۔ آپ احمدی لوگ اب یہاں مستقل طور پر آباد ہو چکے ہیں۔ ہمیں اس بات سے بہت خوشی ہے کہ آپ جہاں اپنی مسجد تعمیر کر رہے ہیں وہاں اس شہر میں بڑی پُرامن زندگی گزار رہے ہیں۔ آپ ہمارے معاشرہ کے اندر جذب ہو چکے ہیں۔ مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے ہماری تمنّا ئیں ہیں کہ اس کی تعمیر کے تمام مراحل کامیابی سے طے ہوں اور ہر حادثہ سے محفوظ رہیں اور یہ مسجد ہمیشہ کے لئے امن کا مقام ثابت ہو۔

....

صوبائی ممبر پارلیمنٹ اور کمشنر کا ایڈریس

میئر کے ایڈریس کے بعد صوبائی ممبر پارلیمنٹ اور کمشنر Mrs. Kirsten Frundt نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزّت مآب خلیفۃ المسیح! مَیں آپ سب کا یہاں شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے مدعو کیا۔ آج کا دن سب کے لئے ایک خاص دن ہے کیونکہ یہاں خدا تعالیٰ کا ایک گھر تعمیر ہو رہا ہے۔ جب مسجد کی تعمیر کے کام کا آغاز ہوا تو اس وقت کچھ ایسے لوگ بھی نظر آئے جو اسلام کی حقیقت سے واقف نہ تھے۔ اس پر ابھی مزید کام کرنے والا ہے کہ لوگ سمجھیں کہ اس میں کوئی خطرہ نہیں۔ ہمیشہ آپس میں ڈائیلاگ ہوتا رہنا چاہئے تا کہ ایک دوسرے کو اچھی طرح جانیں۔ ہر شخص کو ایک دوسرے کے ساتھ، رواداری کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ یہاں مختلف ثقافت اور ملکوں کے لوگ آباد ہیں اور ایک جگہ پر اکٹھے بھی ہوتے ہیں۔ یہ بھی لازم ہے کہ مختلف مما لک اور ثقافت کے لوگ آپس میں مل جُل کر امن اور پیار سے رہیں۔

آخر پر موصوفہ نے کہا کہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ یہاں خدا تعالیٰ کا گھر تعمیر ہو رہا ہے۔

....

ممبر نیشنل پارلیمنٹ کا ایڈریس

بعدازاں ممبر نیشنل پارلیمنٹ Mr. Soren Bartol (جو نیشنل اسمبلی میں مختلف کمیٹیوں کے سپیکر بھی رہے ہیں) نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزّت مآب خلیفۃ المسیح! میرے لئے یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ مَیں آج یہاں موجود ہوں۔ آپ لوگ اس جگہ اب مستقل طور پر رہنا چاہتے ہیں اس لئے اپنی مسجد تعمیر کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے لوگ ہمارے شہر کے مفید شہری ہیں۔ آپ شدّت پسندی کے خلاف اپنی آواز اٹھاتے ہیں۔ شہر کے مختلف کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ بات ایک معاشرہ کے لئے بہت اہم ہے کہ مل جُل کر رہا جائے تا کہ غلط فہمیوں کا ازالہ ہو۔

موصوف نے کہا کہ یہ مسجد ہر ایک انسان کے لئے ایک کھلی عبادتگاہ ہوگی اور مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ ادھر سے امن ہی پھیلے گا۔ مَیں امید رکھتا ہوں کہ اس مسجد کی تعمیر کا کام جلد ہوگا تا کہ ہم سب اس کے افتتاح میں بھی شامل ہوں۔

....

اس کے بعد پروگرام کے مطابق چھ بجکر بیس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا خطاب فرمایا۔

....

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ماربرگ کی مسجد کی تقریب سنگ بنیاد کے موقع پر خطاب

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوّذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

سب سے پہلے تو میں سب معزز مہمانان کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہوں۔ سلامتی، امن، پیار اور محبت کا تحفہ دیتا ہوں۔

اس وقت مَیں دیکھ رہا ہوں کہ مقامی لوگ کافی بڑی تعداد میں ہماری مجلس میں آئے ہوئے ہیں اور آپ لوگوں کا یہاں آنا یقیناً اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ لوگ بڑے کھلے دل کے ہیں اور ایسے کھلے دل کے لوگوں کے لئے جس حد تک محبت اور سلامتی اور پیار کا تحفہ دیا جائے وہ کم ہے۔ یہی حقیقت ہے کہ اگر ہم کھلے دل کے ہوں، ایک دوسرے کو سمجھنے والے ہوں، ایک دوسرے کی رائے کو سننے والے ہوں تب ہی معاشرہ میں امن اور سلامتی بھی پیدا ہوتی ہے۔

پس اِس بات پہ سب سے پہلے جہاں میں نے آپ کو سلامتی کا تحفہ دیا آپ کو مبارکباد بھی دیتا ہوں کہ آپ لوگوں میں یہ خصوصیت ہے کہ آپ دوسرے کی بات سننا بھی چاہتے ہیں اور یہی حقیقت ہے اور یہی وجہ ہے کہ آپ لوگ اِس وقت یہاں موجود بھی ہیں اور یہاں موجود ہونا اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ اسلام کے بارہ میں کچھ سنیں اور کچھ سمجھیں کیونکہ یہ خالصۃً ایک ایسا فنکشن ہے جو ایک مسلم جماعت کا ایک لحاظ سے مذہبی فنکشن اس لئے ہے کہ اپنی عبادتگاہ کی بنیاد رکھ رہے ہیں اور اِس میں آپ لوگوں کا آنا کسی دنیاوی مقصد کے لئے نہیں ہو سکتا۔ یقیناً آپ لوگوں کے دل میں یہ خیال ہوگا کہ ہم یہاں جائیں، ہم بڑے عرصہ سے واقف بھی ہیں ان لوگوں سے تعلقات بھی ہیں، جانتے بھی ہیں، جماعت کی یہاں activities بھی ہیں، اس کو تو ہم نے دیکھا اور سمجھا۔ لیکن مسجد کی بنیاد کے فنکشن کو جا کے دیکھنا چاہئے کہ وہاں کس طرح یہ لوگ اپنے فنکشن کرتے ہیں اور کیا باتیں ہوتی ہیں۔ تو اِس لحاظ سے آپ لوگ واقعۃً قابلِ تعریف ہیں۔

دوسرے یہاں کے احمدیوں سے جو یہاں پہ رہتے ہیں اُن سے بھی میں اِس لحاظ سے خُوش ہوں کہ اُنہوں نے یہاں آ کے مقامی لوگوں سے تعلقات بڑھائے اور یہ احمدیوں سے تعلقات کی وجہ ہی ہے، احمدیوں کا آپ لوگوں میں گھل مل جانا یہ بھی ایک وجہ ہے جس کی وجہ سے آپ لوگ اُن کی دعوت پہ یہاں تشریف لائے اور ہمارے اِس فنکشن کو رونق بخشی۔

جہاں تک جماعت احمدیہ مسلمہ کا تعلق ہے ہم جہاں بھی جاتے ہیں محبت، پیار، امن اور سلامتی کا پیغام دیتے ہیں اور یہ اسلام کی تعلیم ہے۔

امیر صاحب نے ذکر کیا کہ یہاں ہم خدمتِ خلق کے کام old people house میں یا دوسری مختلف قسم کی charities میں کرتے ہیں۔ خدمتِ خلق کے کام کرنا تو ایک انسان کا فرض ہے۔ ایک انسان کا یہ فرض ہے کہ اپنے دوسرے بھائی کے کام آئے۔ قطع نظر اس کے کہ اُس کا مذہب کیا ہے۔ بحیثیت انسان ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنا چاہئے۔ ہمیں ایک دوسرے کے کام آنا چاہئے اور ایک دوسرے کی ضروریات کو پورا کرنا چاہئے

اور یہ انتہائی ضروری چیز ہے۔ اگر یہ نہیں تو عبادت کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ اسی لئے قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے بڑا واضح فرمایا ہے کہ ایسے لوگ جو صرف مسجدوں میں آتے ہیں یا نمازیں پڑھنے والے ہیں اور پھر نمازیں پڑھ کر دُوسروں کو دُکھ دیتے ہیں، ان کے کام نہیں آتے، یتیموں کی خبر گیری نہیں کرتے، بوڑھوں کی خدمت نہیں کرتے، غریبوں کی مدد نہیں کرتے یا اور مختلف قسم کے خدمتِ خلق کے کام نہیں کرتے، امن اور پیار اور محبت اور سلامتی نہیں پھیلاتے تو اُن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں بلکہ وہ اُن کے لئے گناہ بن جاتی ہیں۔ پس قرآنِ کریم اس حد تک جا کے ہمیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم نے خدمتِ خلق کے کام کرنے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہم جماعت احمدیہ مسلمہ جو حقیقی اسلامی تعلیم پر عمل کرنے والی ہے وہ خدمتِ خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتی ہے۔

لارڈ میئر نے یہاں اپنی تقریر میں یونیورسٹی کا ذکر کیا۔ جہاں تک تعلیم کا سوال ہے جماعت احمدیہ تعلیم کے پھیلانے میں بھی دنیا میں غریب ممالک میں بڑا کردار ادا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس سے پہلے کہ میں وہ باتیں بتاؤں جس طرح جماعت احمدیہ تعلیم کو پھیلا رہی ہے عورتوں کے حوالہ سے ایک دلچسپ تجزیہ یہ بھی بتا دوں کیونکہ یہاں میں دیکھ رہا ہوں عورتیں بھی کافی تعداد میں بیٹھی ہوئی ہیں کہ جماعت احمدیہ میں مَردوں کی نسبت عورتیں زیادہ تعلیم یافتہ ہیں اور یونیورسٹی کی بھی تعلیم حاصل کرنے والی ہیں۔ مختلف پیشوں میں پیشہ ورانہ تعلیم بھی حاصل کرنے والی ہیں اور یہ اس لئے ہے کہ ایک عورت جب تعلیم حاصل کرتی ہے تو پھر اُس کی تعلیم صرف اُس کی اپنی ذات تک محدود نہیں رہتی۔ یقیناً ہر مرد اور عورت جب تعلیم حاصل کرتے ہیں تو اس تعلیم کو پھیلاتے ہیں۔ اُس تعلیم کو حاصل کر کے وہ کسی نہ کسی رنگ میں مُلک اور قوم کی خدمت کر رہے ہوتے ہیں۔

لیکن ایک عورت کو تعلیم حاصل کرنے کے بعد مرد پر یہ فوقیت ہے کہ وہ اپنے بچوں کو پالنے والی بھی ہے اور اِسی لئے بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ جنت عورت کے پاؤں کے نیچے ہے۔ جنت عورت کے پاؤں کے نیچے اس لئے ہے کہ ایک عورت اپنے بچوں کو اچھی تعلیم دے کر، تعلیم حاصل کرنے کے بعد آگے اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرتی ہے تو انہیں اچھا شہری بناتی ہے۔ انہیں مُلک و قوم کا ایک اثاثہ بناتی ہے اور اس طرح وہ اپنے بچوں کو جنت میں لے جانے والی بنتی ہے۔

اور جنت کا تصور جو اسلام میں ہے وہ یہ ہے کہ جنت دو طرح کی ہے۔ اس دنیا میں بھی جنت ہے اور ایک مرنے کے بعد کی جنت ہے۔ اور اس دنیا کی جنت یہیں شروع ہو جاتی ہے جب ایک باعمل انسان بنتا ہے، اعلیٰ اخلاق والا انسان بنتا ہے۔ جہاں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا بنتا ہے وہاں وہ اپنے دوسرے بھائیوں سے، انسانوں سے، محبت اور پیار کرنے والا ہوتا ہے اور امن اور سلامتی اور سکون پھیلانے والا ہوتا ہے۔ یقیناً وہ شخص جو امن اور سلامتی اور سکون پھیلانے والا ہو وہ جہاں خود اپنے آپ کو محفوظ کر لیتا ہے گویا کہ وہ جنت میں ہے وہ دوسروں کے لئے بھی اس دنیا میں ہی جنت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

ایک طرف ہم دیکھتے ہیں دہشتگرد ہیں، دہشتگردی کر رہے ہیں۔ معصوم لوگوں کو club میں جا کے فائرنگ کر کے قتل کر دیا یا suicide bombing کر کے قتل کر دیا یا کسی اور جگہ فتنہ و فساد پیدا کر دیا یا مسلمان مُلکوں میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اپنے مُلکوں میں ہی مسلمان مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں۔ مغربی ممالک میں قتل کر رہے ہیں۔ لوگ اس دنیا کو جو اللہ تعالیٰ نے جنت بنائی تھی اُس کو بھی جہنم بنانے والے ہیں اور اِس لحاظ سے وہ کبھی قابلِ تعریف نہیں ہو سکتے۔ دُوسری طرف اچھے مسلمان ہیں، اچھے انسان ہیں چاہے وہ عیسائی ہیں، یا یہودی ہیں یا کسی بھی مذہب کے ہیں جو اپنے ماحول میں امن اور سلامتی اور محبت اور پیار پھیلاتے ہیں گویا کہ اُنہوں نے اِس دنیا کو بھی جنت بنا دیا، اور جو لوگ انسانوں کی خدمت کرتے ہیں، اس دنیا کو بھی جنت بناتے ہیں، اُن کے بارہ میں جیسا کہ میں نے ذکر کیا اللہ تعالیٰ کہتا ہے اِن کی مَیں پھر عبادتیں بھی قبول کرتا ہوں اور یہ عبادتیں ہی ہیں جو پھر اگلے جہان میں انسان کو جنت کا وارث بناتی ہیں اور جیسا کہ ذکر ہو چکا یہ عبادتیں بغیر انسانوں کی خدمت کے نہیں بجالائی جاسکتیں۔

وہ عبادتیں بے فائدہ ہیں جن میں دوسرے انسان کے لئے دل میں ہمدردی اور درد اور پیار نہ ہو۔ پس اس دنیا کی جنت بسانے والے حقیقی وہی لوگ ہیں جو امن پسند اور پیار اور محبت کو پھیلانے والے ہیں اور اگلے جہان کی جنت میں جانے والے بھی وہی لوگ ہیں جو یہ پیار اور محبت پھیلاتے ہیں۔

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے کہا کہ میں دو بڑے مقاصد کے لئے آیا ہوں۔ ایک یہ کہ انسان اپنے خدا کو پہچانے اور اُس کی عبادت کرے اور اُس کا حق ادا کرے۔ دوسرے یہ کہ انسان دوسرے انسان کی عزت اور احترام کرے اور اُس کا حق ادا کرے۔

ایک دفعہ مجھے کسی نے پوچھا کہ امن اور سلامتی دنیا میں کس طرح قائم ہو سکتی ہے۔ میں نے کہا کہ اگر حقیقی امن اور سلامتی قائم کرنی ہے تو اُس کے لئے ضروری ہے کہ بجائے اپنے حق لینے کے مطالبہ کرنے کے دُوسروں کے حق دینے کی کوشش کرو۔ جب ہم دوسروں کے حق دینے کی کوشش کریں گے تو تب ہی ہم حقیقی پیار اور محبت پھیلا سکتے ہیں۔ پس یہ تصوّر ہے جماعت احمدیہ مسلمہ کا عبادت کے بارہ میں بھی اور انسانیت کی خدمت کے بارہ میں بھی۔

یہاں ایم پی صاحبہ آئی تھیں۔ اُنہوں نے بھی رواداری کا ذکر کیا۔ یقیناً رواداری ایک بڑی اہم چیز ہے اور پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ رواداری ہی ہے جس سے ہم ایک دوسرے کا خیال رکھ سکتے ہیں اور آپس میں مل جل کر رہ سکتے ہیں۔ دنیا میں مختلف مذاہب ہیں۔ مسلمان ہیں، عیسائی ہیں، یہودی ہیں۔ ہم حقیقی مسلمان یہ یقین رکھتے ہیں کہ تمام مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے اور ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہر مذہب کے بانی اور انبیاء سچے تھے۔ ہم حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک آنے والے تمام نبیوں اور بانیانِ مذاہب پر ایمان لاتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں اور یہی اسلام کی حقیقی تعلیم ہے اور یہی وہ تعلیم ہے جس سے رواداری بڑھتی ہے۔ کوئی حقیقی مسلمان نہیں کہہ سکتا کہ مَیں فلاں مذہب کے ماننے والے کو نہیں مانتا یا اُس کا بانی جھوٹا ہے یا اُس کے خلاف مَیں غلط بات کروں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں تو یہاں تک فرمایا ہے کہ تم بتوں کی پوجا کرنے والوں کے بتوں کو بھی بُرا نہ کہو کیونکہ اُس کے جواب میں وہ تمہارے خُدا کو بُرا کہہ سکتے ہیں اور جب بُرا کہیں گے تو پھر تمہارے اندر رنجشیں پیدا ہوں گی۔ جب دلوں میں رنجشیں پیدا ہوتی ہیں تو پھر فساد پیدا ہوتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے خلاف کارروائیاں کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے اور اِس طرح بجائے محبت کے، نفرتیں پیدا ہوتی ہیں۔

اس لئے ایک حقیقی مسلمان کا کام یہ ہے کہ جہاں وہ ہر مذہب والے کی عزت کرے اور اُن کے تمام انبیاء پہ یقین رکھے اور ایمان لائے وہاں یہ بات بھی یاد رکھے کہ کسی کے بتوں کو بھی بُرا نہ کہو جو خدا کے شریک ٹھہرائے جاتے ہیں کیونکہ اِس سے بھی فساد پیدا ہوتا ہے۔ پس یہ ہیں وہ معیارِ محبت، پیار اور امن اور سلامتی پھیلانے کے جو اسلام نے ہمیں بتائے ہیں۔ روایات مختلف ہو سکتی ہیں، مذہب مختلف ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے کہ دین کے بارہ میں کوئی جبر نہیں ہے۔ باوجود اس کے کہ ہم اس بات پہ یقین رکھتے ہیں اسلام آخری مذہب ہے اور تمام مذاہب کی اچھی باتیں اسلام میں پائی جاتی ہیں۔ ایک حقیقی مسلمان اُن پر عمل کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں جس طرح کہ مَیں نے ذکر کیا بڑا واضح طور پر فرمایا کہ تمام رسولوں پر ایمان لاؤ۔ تو یہ باتیں ہیں ہم جب یقین رکھتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں تو مختلف روایات مختلف مذاہب جو ہیں وہ کبھی ہمارے اندر کسی قسم کی نفرت نہیں پیدا کر سکتے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اسلام بڑا شدت پسند مذہب ہے، دہشتگردی کا مذہب ہے۔ یہ اسلام کی تعلیم کی حقیقت نہیں ہے۔ وہ لوگ جو اِس قسم کے کام کر رہے ہیں وہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلام کو نہ سمجھا اور نہ کبھی اِس پر عمل کیا۔ بلکہ گزشتہ سال کی بات ہے ایک فرنچ جرنلسٹ داعش کے علاقہ میں گیا اُس نے بعض لوگوں سے پوچھا وہاں کے داعش کے ممبران سے کہ تم لوگ یہ جو ظلم اور زیادتی کر رہے ہو کیا یہ قرآن کی تعلیم ہے۔ تو اُن میں سے بہت سوں نے کہا نہ ہم نے قرآن پڑھا ہے نہ ہمیں اس کا پتا ہے کہ کیا تعلیم ہے۔ ہمیں تو یہ پتا ہے جو ہمارے لیڈر کہتے ہیں۔ وہ ہم نے کرنا ہے۔ اور behead کرنا یا قتل کرنا یا مارنا یا معصوموں کو مارنا یہ کوئی اسلام کی تعلیم نہیں بلکہ یہ اُن کے اپنے ذاتی عمل ہیں جو اپنے لیڈروں کی وجہ سے کرتے ہیں۔

پس یہ ہو نہیں سکتا کہ اسلام اِس قسم کی تعلیم دے۔

جب لمبی persecution کے بعد بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آنا پڑا اور حقیقی تاریخ یہی کہتی ہے وہاں کافروں نے آپ پر حملہ کیا تو اُس وقت اللہ تعالیٰ نے جو جنگ کی اجازت دی تھی وہ بھی قرآنِ کریم میں بڑے واضح الفاظ میں درج ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر ان ظالموں کے ہاتھوں کو نہ روکا گیا تو یہ لوگ مذہب کے دشمن ہیں۔ قرآن کریم میں یہ آیت درج ہے کہ پھر اگر ان کے ہاتھوں کو نہ روکا گیا تو پھر نہ کوئی چرچ باقی رہے گا، نہ کوئی synagogue باقی رہے گا، نہ کوئی ٹیمپل باقی رہے گا، نہ کوئی مسجد باقی رہے گی جہاں خدا کا نام لیا جاتا ہے، لوگ عبادت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔

پس یہ ہے وہ تصور جو اسلام کا حقیقی تصور ہے دوسرے مذاہب کے ساتھ رواداری اور مل جل کے رہنے کا۔ اور یہی وجہ ہے کہ جہاں بھی ہماری مسجد ہے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں سے پہلے سے بڑھ کر صحیح اسلامی تعلیم کو پھیلانے والے بنتے ہیں۔ بلکہ مَیں اکثر کہا کرتا ہوں کہ ہمارا فرض ہے کہ قرآن کریم کی یہ آیت جو ہمیں بتاتی ہے کہ مذہب کے دشمن جو ہیں وہ مذہب کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور اِس وجہ سے اگر ان کے ہاتھوں کو نہ روکا تو یہ ہر مذہب کو ختم کر دیں گے۔ یہ آیت ہمیں اس بات کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے کہ ہر احمدی جہاں اپنی مسجد کی حفاظت کرنے والا ہو وہاں وہ چرچ کی حفاظت کرنے والا بھی ہو، وہاں وہ synagogue کی حفاظت کرنے والا بھی ہو اور وہاں وہ دوسرے مذاہب کی عبادتگاہوں کی حفاظت کرنے والا بھی ہو۔ پس یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے اور یہ نظریہ ہے جس کے تحت ہم مساجد بناتے ہیں کیونکہ مسجد

بنانے کے بعد ہم پر جس طرح یہ فرض بن جاتا ہے کہ ہم اپنی مسجد کی حفاظت کریں اُس کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھیں، اُس کے ماحول کو پاک رکھیں۔ اسی طرح ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم اپنے ماحول میں اگر دوسرے مذاہب کی عبادتگاہیں ہیں تو اُن کی بھی حفاظت کریں اور اُن کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لئے بھی کوشش کریں۔

نیشنل اسمبلی کے ممبر صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس بارہ میں بھی مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بڑی اچھی بات ہے کہ سب مقررین کا یہ اظہار کہ احمدی اس سوسائٹی کے ایک ایسا حصّہ بن چکے ہیں جو ایک طرح کا اس قوم کا مضبوط حصّہ ہیں۔ integrate ہو چکے ہیں۔ اس میں ضم ہو چکے ہیں۔ پس یہ ایک خصوصیت ہے جو ایک احمدی کی ہونی چاہئے۔ اگر یہ نہیں تو اس کا مطلب ہے کہ وہ احمدی اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل نہیں کر رہا۔ جرمن شہریت ملنے کے بعد چاہے وہ پاکستان سے آیا ہوا ایک احمدی ہے، یا افریقہ سے آیا ہوا ایک احمدی ہے یا کسی اور مُلک سے آیا ہوا ایک احمدی ہے اگر وہ جرمن شہری ہے تو پھر اس کا فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے مُلک سے وفادار بن جائے۔ پرانی شہریت اُس کی ختم ہو گئی اب وہ جرمن شہری ہے اور یہاں رہنے والے پاکستانی احمدی جو پاکستان سے ہجرت کر کے آئے اب وہ جرمن شہری ہیں۔ یہ اُن کا فرض اس لئے بنتا ہے کہ بانی اسلام ﷺ نے فرمایا کہ وطن کی محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے۔ پس ہمارے ایمان کا بھی یہ تقاضا ہے کہ جس جس مُلک میں جہاں احمدی رہتا ہے وہاں اُس سے محبت کرے اور اُس کی بہتری کے لئے کام کرے اور وہاں کے لوگوں میں محبت اور امن اور پیار کا پیغام پہنچائے اور پھیلائے۔ پس یہ باتیں ایسی ہیں جن پر اگر عمل کیا جائے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کسی کو اسلام کی تعلیم کے بارہ میں تحفظات ہوں۔ اور ہم احمدی یہ کوشش کرتے ہیں کہ اس تعلیم پر جہاں زیادہ سے زیادہ عمل کریں وہاں دنیا کو بھی بتائیں کہ یہ وہ تعلیم ہے جو حقیقی تعلیم ہے اور ہمارے سے پیار، محبت، رواداری کے علاوہ کوئی اور چیز دوسروں کو نہیں ملے گی۔ یا ہمارے اندر ان باتوں کے علاوہ کوئی اور چیز نظر نہیں آئے گی۔ اور مسجد بننے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ یہاں کے رہنے والے احمدی پہلے سے بڑھ کر یہاں کے لوگوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے کیونکہ یہی بانی اسلام ﷺ نے فرمایا اور قرآن کریم میں بھی اس بات کا ذکر ہے کہ تمہارے ہمسایوں کے حقوق ہیں اور تمہارے ہمسائے تمہارے گھروں کے ہمسائے ہیں، تمہارے ساتھ کام کرنے والے لوگ تمہارے ہمسائے ہیں، تمہارے ساتھ سفر کرنے والے لوگ بھی تمہارے ہمسائے ہیں۔ روزانہ لوگ اپنے کاموں میں جاتے ہیں، میلوں کا سفر کرتے ہیں بسوں اور ٹرینوں پہ گویا کہ وہ سب ہمسائے بن گئے اور چاہے اُس کو پہچانتے ہو یا نہیں پہچانتے ہو وہ سب تمہارے ہمسائے ہیں۔ بانی اسلام ﷺ نے فرمایا کہ اس شدت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمسایوں کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی کہ مجھے خیال ہوا کہ شائد یہ وراثت میں بھی حقدار ہو جائیں۔ تو یہ اہمیت ہے اسلام میں ہمسائے کی اور ہمسائے کا حق ادا کرنا ہمارا ایک فرض بنتا ہے اور اس فرض کو ہم نے ادا کرنا ہے اور امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ جب مسجد بن جائے گی تو ہمارے اس مسجد کے ہمسائے بھی اور یہاں آنے والے تمام لوگ جو یہاں عبادت کے لئے آتے ہیں اُن کے ہمسائے ہمارے سے پہلے سے بڑھ کر امن، سلامتی، پیار اور محبت کو حاصل کرنے والے ہوں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم ہر معاملہ میں نہ صرف محبت پیار منہ سے کہنے والے اور پھیلانے والے ہوں گے بلکہ عملی طور پر آپ کے ساتھ اِس کو پھیلانے میں کردار ادا کریں گے۔ ورنہ نہ کسی مذہب کا فائدہ ہے، نہ کسی تعلیم کا فائدہ ہے۔ یونیورسٹیوں میں پڑھ کر اگر ہم نے دہشتگردی کرنی ہے تو وہ تعلیم بے فائدہ ہے۔ اگر کسی مذہب میں شامل ہو کر شدت پسندی دکھانی ہے تو مذہب بے فائدہ ہے۔ اصل مذہب وہی ہے جو پیار اور محبت کو پھیلائے اور یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ اِس مسجد کے بننے کے بعد آپ لوگ پہلے سے بڑھ کر احمدیوں سے محبت، پیار، ہمدردی اور بھائی چارہ کے نعرے سنیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ شکریہ۔

....

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بجکر 44 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

....

اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سنگ بنیاد رکھنے کی جگہ پر تشریف لے گئے اور دعاؤں کے ساتھ بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔ بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی نے دوسری اینٹ نصب فرمائی۔

اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدیداران اور مہمانوں کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی:

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (امیر جماعت جرمنی)، ڈاکٹر Thomas Spies صاحب لارڈ میئر شہر Marburg، صوبائی ممبر پارلیمنٹ وکمشنر Mrs. Kirsten Frundt صاحبہ، عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)، مکرم حیدر علی ظفر صاحب (مبلغ انچارج جرمنی)، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم مقصود احمد علوی صاحب (ریجنل معلم)، مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب (صدر مجلس انصار اللہ)، مکرم حسنات احمد صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ)، مکرمہ عطیۃ النور احمد ہیوبش صاحبہ (صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی)، محمد حمّاد Harter صاحب (نیشنل ایڈیشنل سیکرٹری تربیت نومبائعین)، مکرم مظفر احمد ظفر صاحب (ریجنل امیر)، مکرم محمد الیاس صاحب (صدر جماعت ماربرگ)، مکرم طارق لطیف بھٹی صاحب (سیکرٹری تربیت ماربرگ)، مکرم محمد منوّر احمد صاحب (زعیم انصار اللہ ماربرگ)، مکرم یاسر ایاز صاحب (قائد مجلس ماربرگ)، مکرمہ ثوبیہ منور صاحبہ (صدر لجنہ ماربرگ)، مکرم مبارک صابر صاحب (ممبر جماعت ماربرگ)۔ اس کے علاوہ واقفہ نَو عزیزہ ماہرہ رضا اور واقف نَو عزیزم احسان اللہ خان کو بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔

سنگ بنیاد کی تقریب اور ڈنر کا یہ پروگرام سات بجکر 30 منٹ تک جاری رہا۔ ڈنر کے بعد بعض مہمانوں نے حضورانور سے ملاقات اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔

....

بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی سے باہر تشریف لے آئے جہاں بچے پہلے سے ایک قطار میں کھڑے تھے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق سات بجکر 40 منٹ پر یہاں سے بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ واپسی پر بھی پولیس کی گاڑی نے قافلہ کو موٹر وے تک Escort کیا۔ قریباً 45 منٹ کے سفر کے بعد آٹھ بجکر 25 منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح میں تشریف آوری ہوئی۔ پونے نو بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

تقریب سنگ بنیاد میں شامل مہمانوں کے تأثرات

آج مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل ہونے والے بہت سے مہمانوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا اور مہمان اس کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

☆... ایک مہمان Mrs. F. Edith صاحبہ نے کہا کہ ہمسایوں کے حقوق سے متعلق خلیفہ کے پیغام نے مجھے بہت متأثر کیا ہے اور ایک عیسائی کے طور پر میری خواہش ہے کہ عیسائیت بھی اس تعلیم کو اختیار کرے۔

☆... ایک مہمان Mr. Martin نے کہا کہ خلیفہ نے عورتوں کو جو مقام پیش کیا ہے وہ ایک انتہائی خوبصورت مذہبی تعلیم ہے جبکہ دیگر مسلمان ثقافتوں میں مجھے لگتا ہے کہ عورت دباؤ اور گھٹن کا شکار ہے اور مکمل طور پر اپنے خاوند کے زیر نگیں دکھائی دیتی ہے مگر آپ کے ہاں مرد اور عورت کے مقام اور حقوق میں جو توازن ہے وہ مجھے بہت پسند آیا ہے۔

☆... ایک مہمان Mrs. W. Barbara نے کہا کہ مجھے یہ تقریب بہت اچھی لگی۔ خلیفہ کا بنفس نفیس سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لانا بڑے اعزاز کی بات ہے۔ بات صرف یہیں تک محدود نہیں رہی بلکہ خلیفہ کا لوگوں کی عزّت افزائی کا دائرہ اس سے بھی وسیع تر تھا۔ خلیفہ نے جماعت کے دیگر ممبران، عورتوں اور بچوں تک کو اس اعزاز میں شامل فرمایا کہ وہ بھی سنگ بنیاد میں اینٹ رکھیں۔ یگانگت اور ہم آہنگی کی اس فضا نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔

☆... ایک مہمان مسز Julia کہتی ہیں کہ بہت اچھے انداز میں منعقد ہونے والی اس تقریب میں خلیفہ کی تقریر کا یہ نکتہ بہت اچھا لگا کہ اگر بندوں کے حقوق ادا نہ کئے جائیں تو خدا کی عبادت کے کیا معنی؟

میرا یہاں آنے سے پہلے یہی خیال تھا کہ اسلام بنیاد پرست انتہاپسندی کی تعلیم دیتا ہوگا لیکن آج کی تقریب نے میرے ذہن کو اسلام کے بارے میں منفی فکر سے پاک کر دیا ہے اور مَیں اسلام کی امن اور محبت کی تعلیم سے بہترین رنگ میں آگاہ ہوئی ہوں۔ مجھے خوشی ہوئی ہے کہ آپ کی جماعت واضح طور پر اپنے آپ کو انتہاپسندی اور بگڑے ہوئے تصوّر اسلام سے دُور رکھنے اور بچانے میں کامیاب رہی ہے۔

☆... ایک مہمان Mrs. Dr. Brunn جو پیشے کے لحاظ سے زرعی اکانومسٹ ہیں، کہتی ہیں کہ خلیفہ کے خطاب میں مجھے عیسائیت کی پیار کی حقیقی تعلیم دکھائی دی۔ آپ کے الفاظ کی ساری دنیا میں تشہیر ہونی چاہئے۔

☆... شہر Rauschenberg کے قائمقام میئر Mr. Man Fred Gunther نے کہا کہ مجھے پروگرام میں شامل ہو کر خوشی ہوئی اور مَیں خلیفہ کے خطاب سے بہت متأثر ہوا ہوں۔

☆... پروفیسر ڈاکٹر Brunn صاحب نے کہا کہ خلیفہ کے خطاب میں بیان کردہ نکات سے مَیں اتفاق رکھتا ہوں کیونکہ یہ میرے اپنے عیسائیت کے اخلاقی عقائد سے مطابقت رکھتے ہیں۔ موصوف نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ صوبہ Hessen کے وزیر اعلیٰ کی حضورانور سے ملاقات ہو۔

☆... ریڈ کراس (Red Cross) کے قانونی مشیر نے حضورانور کے خطاب کے بعد کہا کہ خلیفہ کو مَیں ایک باپ کی طرح محسوس کرتا ہوں۔

☆... ایک مہمان Mrs. Barbara Buse نے کہا کہ خلیفہ کا پیغام آج کے تاریک دَور میں آسمان پر ایک شمع کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب خلیفہ نے انسانیت کے بارہ میں بات کی تو میری آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔ یہ ہمارے لئے بڑی عزّت افزائی ہے کہ اتنی بلند مقام ہستی ہمارے درمیان موجود ہے۔ موصوفہ کو حضورانور سے ملاقات کا بھی موقع ملا۔ ملاقات کے بعد کہنے لگیں کہ میرا سارا بدن اور دل کانپ رہے تھے۔ مَیں اپنے جذبات بیان نہیں کر سکتی۔ یہ ہستی پوپ جیسی نہیں بلکہ اس سے مختلف ہے جس میں عاجزی اور انکساری پائی جاتی ہے۔

☆... ایک مہمان خاتون Mrs. Claudia Heerklotz نے کہا کہ مَیں خلیفہ سے بہت متأثر ہوئی ہوں۔ آپ کا خطاب بہت عمدہ تھا۔ جس بات کا مجھ پر بہت اثر ہوا وہ اسلام کی رواداری کی تعلیم ہے۔

☆... ایک مہمان Mr. Michael Platen نے کہا کہ مَیں اس نرسری میں کام کرتا ہوں جس نے اس جگہ کو ہموار کیا۔ آج دوپہر جب مَیں یہاں کام کے لئے آیا تو لگتا تھا کہ آج شام تک کام مکمل نہیں ہوگا اور اس جگہ کو سنگ بنیاد کی تقریب کے لئے تیار کرنے میں مزید تین ہفتے درکار ہیں۔ اس لئے مَیں یہ دیکھ کر بہت حیران ہوا ہوں کہ کام اتنا جلدی مکمل کیسے ہو گیا۔ مگر مَیں خوش ہوں کہ کام مکمل ہو گیا۔ خلیفہ کا خطاب بہت عمدہ تھا۔ جس میں متعدد مضامین بیان ہوئے۔ خطاب کے اُس حصہ سے مَیں بہت متأثر ہوا ہوں جس میں اسلام کی مذہبی رواداری کی تعلیم بیان ہوئی ہے۔ مَیں اور کسی ایسے مذہب کو نہیں

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

جانتا جس کی ایسی تعلیم ہو۔ ان میں سے ہر ایک اپنے مذہب تک ہی محدود ہے اور دوسرے مذاہب سے تعلق پیدا کرنے کی کوئی کوشش نہیں۔

☆...شہر ماربرگ کی ایک سرکاری ملازمہ نے کہا کہ حضور انور کے انسانیت سے محبت کے پہلو کو اُجاگر کرنا اس نے ان کے دل پر گہرا اثر کیا۔ بطور عیسائی ان کے لئے ہمسائے کے حقوق بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ ہر شخص اُس لمحہ کی تلاش میں تھا کہ وہ خلیفۃ المسیح کی ایک جھلک دیکھ لے۔

☆... ماربرگ کے ایک Day Care Facility Centre کی مینیجنگ ڈائریکٹر نے کہا کہ اگر کسی مسلمان جماعت کو مسجد بنانے کی اجازت ہونی چاہئے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہے۔

☆... میئر کے دفتر کی ایک سٹاف ممبر نے کہا کہ خلیفۃ المسیح نے وہ سب باتیں کیں جن کی خواہش لے کر وہ اس پروگرام میں شامل ہوئی تھیں۔ حضور کا پیغام محبت کا تھا۔

موصوفہ نے کہا کہ مَیں حضور کی تقریر کا ایک کان سے ترجمہ سن رہی تھی اور دوسرے کان سے حضور انور کے اصل الفاظ سن رہی تھی تا کہ حضور انور کی اصل آواز بھی میرے کان میں پہنچے۔ حضور انور کی آواز میں بھی بہت محبت اور امن جھلک رہا تھا۔

☆... ایک بزرگ مہمان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لانے سے قبل کہا کہ میری ساڑھے چھ بجے ایک اپائنٹمنٹ ہے اس لئے مَیں خلیفہ کا خطاب نہ سن پاؤں گا۔ اُن کے ساتھ بیٹھے ہوئے دوست بتاتے ہیں کہ حضور انور کا خطاب جاری تھا۔ جب ساڑھے چھ بجے تو مجھے کہنے لگے کہ خلیفہ کا خطاب اتنا اچھا ہے اور مَیں بہت متأثر ہوا ہوں، اب مجھے جانا ہے۔ اور اپنا ہیڈ فون بند کر کے رکھ دیا۔ مجھے اَور بھی فکر لگ گئی کیونکہ ہم حضور کے سامنے والے ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے اور یہ دوست اگر سامنے سے اٹھتے تو بے ادبی ہوتی۔ اللہ جانے ان کے دل میں کیا آیا کہ انہوں نے پھر اپنا ہیڈ فون پکڑا اور اپنے کانوں کو لگا لیا اور حضور کا پورا خطاب سُن کر گئے اور جاتے وقت شکریہ ادا کیا اور اظہار کیا کہ مَیں نے آج تک اس جیسا اچھا مذہبی پروگرام نہیں دیکھا اور خلیفہ کے خطاب نے مجھے بہت متأثر کیا ہے۔

☆... ملک فن لینڈ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون اپنے نوسالہ بیٹے کے ہمراہ اس تقریب میں شامل ہوئیں۔

موصوفہ کہنے لگیں کہ اپنے چھوٹے بیٹے کو ساتھ لے کر آئی ہوں۔ میری دلی خواہش ہے کہ اس کے کان میں بھی خلیفۃ المسیح کی آواز پڑے اور اُن کی پیشکردہ تعلیمات سے کچھ سیکھ سکے اور آپ لوگوں جیسا خدا کا نیک وجود بن سکے۔

موصوفہ نے کہا کہ خلیفۃ المسیح جب سٹیج پر تشریف لائے تو مجھے لگا کہ شاید آپ کے خلیفہ سخت طبیعت کے مالک ہوں گے۔ مگر وہ تو بہت ہی نرم اور پُرسکون طبیعت کے معلوم ہوتے ہیں۔ مَیں خلیفہ کے کام سے بہت متأثر ہوئی ہوں۔ یہی میرے نزدیک سچا اسلام ہے اور باقی تمام مسلمانوں کو انہی کے پیچھے چلنا چاہئے۔ خاص طور پر خلیفہ نے رواداری اور ہمسایوں کے حقوق کے متعلق جب اسلامی نکتہ نگاہ پیش کیا تو مجھ پر بہت اثر ہوا۔ آپ کا یہ پیغام اور یہ تعلیمات ہرگز غلط نہیں ہوسکتیں۔

موصوفہ نے کہا کہ اب میری خواہش ہے کہ آپ کی جماعت میں سے کوئی امام یا کوئی شخص میرے اس نوسالہ بیٹے کو قرآن کریم پڑھنا سکھا دے۔ مَیں چاہتی ہوں کہ یہ قرآن پڑھے اور نیک فطرت بنے۔

☆... لارڈ میئر نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۃ المسیح ایک پُرحکمت انسان لگتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت خوبصورت تھا اور آپ کا امن پسند character آپ کے خطاب کے مضمون کی تصدیق کرتا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ افسوس اس بات کا ہے کہ مسلمانوں پر اتنے زیادہ غلط الزام لگائے جاتے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنے جواب میں دلائل دینے پڑ جاتے ہیں حالانکہ اگر کوئی مغربی دنیا کا بندہ یا عیسائی اگر کوئی ظالمانہ حرکت کرے جیسے ناروے میں ایک قاتل نے عیسائیت کے نام پر قتل کئے تھے تو کوئی بھی نہیں کہتا کہ اس مذہب کا قصور ہے۔

☆... ایک مہمان خاتون Kerstin صاحبہ جو صوبہ کی ایم پی ہیں انہوں نے کہا کہ ان کے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہنے کا موقع ملا اور اُن سے ملنے کا بھی موقع ملا۔ خلیفۃ المسیح بہت سوچ سمجھ رکھنے والے انسان لگتے ہیں اور الفاظ کا انتخاب بڑی حکمت سے کرتے ہیں۔ آپ میں سکون اور امن محسوس ہوتا ہے۔ آپ نہایت harmonic اور sovereign انسان لگتے ہیں۔

☆...Phillip صاحب جو Marburg یونیورسٹی میں لٹریچر پڑھ رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ یہ تقریب بہت کامیاب ہے اور یہاں پر بہت اچھا محسوس ہو رہا ہے۔ خلیفۃ المسیح بہت بصیرت والے انسان لگتے ہیں جو ایمان کے اوتار ہیں۔ آپ کو دیکھ کر لگتا ہے کہ آپ بہت گہری سوچ کے مالک ہیں۔ یہ امر بڑا واضح طور پر محسوس ہوتا ہے کہ آپ جو بھی فرماتے ہیں آپ اُس پر خود عمل بھی کرتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کے بیانات کو قوانین کی کتب میں شامل کر لینا چاہئے۔

☆... ایک خاتون مہمان Simone Irle نے کہا کہ خلیفۃ المسیح میں ایک خاص قسم کا رعب ہے۔ خلیفۃ المسیح نے امن اور محبت اور مذاہب کی ایک دوسرے سے رواداری کے حوالہ سے فرمایا ہے کہ کسی کو بھی اسلام سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس بات نے مجھ پر گہرا اثر کیا ہے۔

☆... ایک مہمان Maximilian نے کہا کہ اس تقریب میں ایک گھریلو ماحول ملا ہے۔ خلیفۃ المسیح نہایت پُرسکون انسان معلوم ہوتے ہیں جن کو اپنا مافی الضمیر بہترین طور پر پیش کرنا آتا ہے۔ آپ کے خطاب کی سب سے اہم بات یہ تھی کہ سب کو آپس میں امن اور رواداری سے رہنے کی کوشش کرنی چاہئے تو سب انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

☆... ایک مہمان Wieland Stötzle نے کہا کہ یہ ایک بہت دوستانہ ماحول ہے۔ انہیں خاص طور پر مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کا طرز بہت پسند آیا۔ وہ اس بات سے بہت متأثر تھے کہ ساتھ ساتھ ترجمہ بھی کیا جا رہا تھا۔ خلیفۃ المسیح بہت خاص انسان ہیں اور جو خلیفۃ المسیح نے امن اور رواداری کے حوالہ سے فرمایا بہت پسند آیا۔

☆... ایک مہمان خاتون Rufman نے کہا کہ خلیفۃ المسیح نہایت پُراثر انسان ہیں۔ ان کو بہت اچھا لگا کہ خلیفۃ المسیح نے حقیقی مسلمان اور دوسرے مسلمانوں میں فرق بیان فرمایا جو اسلام کے نام پر غلط حرکتیں کر رہے ہیں۔

☆... ایک مہمان خاتون Metzger نے کہا کہ جب انہیں دعوت ملی تو شروع میں بطور خاتون وہ کچھ ہچکچا رہی تھی۔ لیکن ادھر آ کر یہ بات بالکل الٹ ثابت ہوئی اور انہیں یہاں سکون ملا۔

موصوفہ نے کہا کہ ان کے شہر میں کچھ ترکی کمیونٹی کے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو معاشرے سے الگ رکھتے ہیں۔ اس خاتون نے کہا کہ خلیفہ صاحب بہت ہی نرم دل محسوس ہو رہے ہیں جن کی رائے بہت عمدہ ہے۔ وہ حیران تھی کہ خلیفۃ المسیح نے جو امن اور اتحاد کی باتیں کی ہیں یہ بہت اہم ہیں اور انہیں پسند آئی ہیں۔ اس طرح سے معاشرے میں بہتری پیدا کی جاسکتی ہے۔ انہیں یہ بھی اچھا لگا کہ عورتوں نے بھی بنیاد کے لئے اینٹ رکھی۔

☆... ایک مہمان Manfred Wittig جو ہائی سکول کے استاد ہیں نے کہا کہ آج کے پروگرام میں مہمان نوازی بہت اعلیٰ تھی۔ اس نے کہا کہ خلیفۃ المسیح سے ایک رعب ظاہر ہوتا ہے۔ جو خطاب انہوں نے کیا وہ بہت ہی لطیف تھا اور بطور عیسائی وہ ان تمام باتوں کی تصدیق کر سکتا ہے جو اس نے سنی ہیں۔ انہیں بہت اچھا لگا کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں کہا کہ تمام مذاہب نے پیار اور بھائی چارہ کی تعلیم دی ہے۔

☆... ایک مہمان Martin Jenneman جو ہائی سکول کے استاد ہیں، نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۃ المسیح بہت اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔ اس نے کہا کہ خلیفۃ المسیح سے ایک رحم دلی اور پیار ظاہر ہو رہا تھا اور یہ معلوم ہو رہا تھا کہ جو باتیں آپ کہتے ہیں اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے جو رواداری کی بات کی ہے یہ بھی ان کے فعل سے نظر آتی ہے۔

☆... ایک مہمان Frandt صاحب نے کہا کہ انہیں اس پروگرام کا ماحول بہت پسند آیا۔ خلیفۃ المسیح ایک بہت پُرسکون اور امن پسند شخصیت محسوس ہو رہے تھے۔

☆... ایک مہمان Stefan Jesberg نے کہا کہ خلیفۃ المسیح ایک متوازن اور دوستانہ انسان معلوم ہوتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح میں انسانی اچھائیاں جمع معلوم ہوتی ہیں۔ سنگِ بنیاد کی تقریب پر مسلمان خواتین اور بچوں کو بھی سنگِ بنیاد رکھنے کا موقع دیا گیا اس بات نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔

☆... ایک مہمان خاتون Edith نے کہا کہ ہمسائیگی کے بارہ میں جو تعلیم خلیفۃ المسیح نے پیش کی وہ بہت زبردست ہے۔ عیسائی ہوتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کاش ہمارے ہاں بھی ایسی تعلیم ہوتی۔

☆... ایک مہمان Martin نے کہا کہ عورتوں کے حقوق کو جس طرح سے خلیفۃ المسیح نے بیان کیا ہے وہ بہت بہتر ہے بنسبت ان کلچروں کے جہاں عورت کے حقوق سلب کئے جاتے ہیں۔

☆... ایک مسلمان شخص جو تقریب کے دوران دوسری لائن میں خاموشی سے بیٹھا ہوا حضور انور کا خطاب سن رہا تھا۔ بعد ازاں جب موصوف کو حضور انور سے مصافحہ کی سعادت نصیب ہوئی تو حضور انور کے مبارک وجود سے اتنا متأثر ہوا کہ اپنے جذبات پر قابو ہی نہ پاسکا اور بے اختیار اُس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ کہنے لگا کہ مجھ جیسے ناچیز شخص کو اتنی بڑی شخصیت سے ہاتھ ملانے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ مَیں اپنے جذبات بیان کرسکوں۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: نماز جنازہ حاضر و غائب از صفحہ نمبر 2

بقیہ: نماز جنازہ حاضر و غائب از صفحہ نمبر 2

عرصہ تک جماعت میں وقف نو بچوں کی کلاس لیتے رہے۔ انصار اللہ کے کاموں میں بھی بہت خوش دلی سے حصہ لیتے تھے۔ بیمار ہونے کے باوجو ہمیشہ نماز باجماعت کے لئے مسجد میں حاضر ہوتے تھے۔ مرحوم بہت نیک صالح، دعا گو، خلافت کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ (زوجہ مکرم فرزند علی صاحب مرحوم۔ ربوہ)

10 مارچ 2017ء کو جرمنی میں 72 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، تلاوت کریم میں باقاعدہ، خلافت سے سچی محبت کرنے والی، مالی قربانی میں پیش پیش، غریبوں کی ہمدرد نیک خاتون تھیں۔ 1984 میں خاوند کی وفات کے بعد اپنے نو بچوں کی دینی و دنیوی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھا اور سب کو خلافت اور نظام جماعت سے جوڑے رکھا۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔

(5) مکرم محمد صدیق صاحب (ابن مکرم محمد اسحاق صاحب۔ جرمنی)

9/ اکتوبر 2016ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا جماعت سے بہت گہرا اخلاص کا تعلق تھا۔ اجلاسات میں باقاعدگی سے شامل ہوتے اور چندوں کی بروقت ادائیگی کیا کرتے تھے۔ سادہ طبیعت کے مالک، بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم حافظ سعید الرحمان صاحب (مربی سلسلہ رشین ڈیسک) کے بہنوئی تھے۔

(6) مکرمہ عطیہ حمید صاحبہ (اہلیہ مکرم شیخ حمید احمد صاحب آف لاہور)

20 جنوری 2017ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، چندہ جات میں باقاعدہ، غریب پرور، ہمدرد اور مستحقین کی مالی امداد کرنے والی بہت صابرہ و شاکرہ خاتون تھیں۔ پانچ سال صدر لجنہ کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ سانحہ لاہور میں اپنے بیٹے مکرم شیخ مبشر احمد صاحب کی شہادت پر نہایت صبر و حوصلہ کا مظاہرہ کیا۔ حضور انور سے فون پر بات کر کے بہت خوش ہوئیں اور یہ سعادت پا کر سارے دکھ اور غم بھول کر نہایت پُرسکون ہوگئیں۔ آپ مکرم حافظ سعید الرحمان صاحب مبلغ سلسلہ رشین ڈیسک کی پھوپھی تھیں۔

(7) مکرم ماسٹر ارشاد الحق صاحب (ابن مکرم گلزار احمد صاحب آف فاروق آباد)

22 فروری 2017ء کو 53 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم پنجوقتہ نمازی، چندہ جات و دیگر مالی تحریکات میں باقاعدہ، جماعت کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے والے بااخلاق، ملنسار، سادہ طبیعت کے مالک، نیک اور مخلص انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

محترمہ Claire Clement کے قبولِ اسلام کی مختصر داستان

جماعت احمدیہ کینیڈا کے انگریزی ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ نومبر و دسمبر 2011ء میں محترمہ Claire Clement کے قبولِ اسلام کی خودنوشت مختصر داستان شامل اشاعت ہے۔

آپ بیان کرتی ہیں کہ مَیں کینیڈا کے صوبہ Nova Scotia کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئی۔ میرے والد سِول انجینئر تھے اور والدہ کا کام گھر میں بچوں کی پرورش کرنا ہی تھا۔ اپنے گھرانہ کے پانچ بچوں میں سے میرا نمبر چوتھا ہے۔ ابھی میری عمر صرف تین سال تھی کہ میری والدہ کا انتقال ہوگیا۔ پھر میری پرورش مختلف خواتین کے زیرسایہ ہوتی رہی تا آنکہ میرے والد نے ایک نہایت ذمہ دار اور اچھی خاتون سے دوسری شادی کرلی۔ اُس وقت میری عمر آٹھ برس تھی۔ ہم بچوں کو اطاعت، اچھے اخلاق، صفائی ستھرائی اور باہمی محبت و نرم مزاجی کا درس دیا گیا۔

چھ سات سال کی عمر میں مجھے پہلی دعا سکھائی گئی اور پھر مَیں نے اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ ’سنڈے سکول‘ اور بعدازاں باقاعدہ چرچ جانا بھی شروع کردیا۔ میری نانی ہمیں بائبل سے کہانیاں سناتی تھیں جن میں خدا، مسیح اور روح القدس کے حوالہ سے ذکر ہوتا۔ میرے والد کو اگرچہ مذہب سے کوئی خاص لگاؤ نہیں تھا تاہم زندگی گزارنے کے لئے بہترین بنیادی اخلاق ہمیں سکھانے پر وہ ہمیشہ زور دیتے رہے۔ کبھی مجھے احساس ہوتا کہ وہ ہماری ماں کی موت پر خدا سے ناراض ہیں۔ لیکن بارہ سال کی عمر میں مَیں نے اپنی مرضی سے بپتسمہ لے لیا اور اس طرح Baptist چرچ کی رُکن بن گئی۔

ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مجھے مزید تعلیم کے لئے اپنے گاؤں سے ہیلی فیکس آنا پڑا۔ یہ جنگ عظیم دوم کے آغاز سے کچھ ہی عرصہ قبل کا زمانہ تھا۔ ہیلی فیکس چونکہ کینیڈا کی اہم بندرگاہ تھی چنانچہ دنیا بھر سے یہاں فوجیوں سے بھرے ہوئے سمندری جہازوں کی آمدورفت سے خوب رونق رہنے لگی۔ اسی اثناء میں میری ملاقات کینیڈین بحریہ کے ایک فوجی سے ہوئی۔ چند ملاقاتوں کے بعد ہم نے شادی کا فیصلہ کرلیا۔ اُس کا تعلق فرنچ بولنے والی ایسی فیملی سے تھا جو رومن کیتھولک تھے اور کسی دوسرے عقیدہ کے حامل فرد سے شادی پر رضامند نہیں ہوسکتے تھے۔ تاہم ہم دونوں چونکہ اُس عمر میں تھے جہاں مذہب سے زیادہ محبت پر یقین کیا جاتا تھا اور میرے والد کے لئے بھی مذہب بےمعنی چیز تھا چنانچہ مَیں کیتھولک فرقہ میں شامل ہوگئی۔ اس طرح ہماری شادی ہوگئی۔

جنگ ختم ہوئی تو ہم دونوں ہیملٹن (اونٹاریو) منتقل ہوگئے۔ ہم دونوں نے ایک یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنا شروع کردی جو فوجیوں اور اُن کے اہل خانہ کے لئے بسہولت تعلیم مہیا کیا کرتی تھی۔ ہم دونوں نے 1950ء میں گریجوایشن کرلی۔ مَیں چونکہ تدریس کے پیشہ سے وابستہ تھی چنانچہ ہم مختلف شہروں میں مقیم رہے۔ اس دوران چرچ کے ساتھ میری وابستگی مزید مستحکم ہوتی چلی گئی۔ ایک موقع پر مَیں کیتھولک وومنز لیگ کی منتخب صدر بھی تھی۔ دورانِ تعلیم میرے ہاں پہلے بچے کی پیدائش ہوگئی تھی۔ بعدازاں دو مزید بچے پیدا ہوئے۔

میرے خاوند کی ریٹائرمنٹ ہوئی تو ہم مستقل طور پر ہیملٹن میں آباد ہوگئے اور یہاں ایک چرچ میں خدمات کے حوالہ سے روزانہ اپنے اوقات وقف کرنے لگے۔ چرچ کے قریب ہی ایک ریستوران تھا۔ جہاں ہم روزانہ کافی پینے جایا کرتے تھے۔ زندگی اسی طرح گزر رہی تھی کہ اچانک خوفناک تبدیلیوں کا شکار ہوگئی۔ 2007ء میں میرے خاوند کی چند دن ہسپتال میں بیماری کے بعد وفات ہوگئی۔ یہ ایسا صدمہ تھا جسے مَیں خدا کی رضا سمجھ کر قبول کرنے کی کوشش کررہی تھی۔ لیکن میرے خاوند کی بیماری کے دوران ہسپتال میں میرے بیٹے کو ایسی انفیکشن ہوگئی کہ صرف دو روز کے وقفہ کے بعد اُس کی بھی اچانک وفات ہوگئی۔ اس کے دو ہفتے بعد میرے داماد کا اکلوتا بیٹا کار کے حادثہ میں مارا گیا جس کے چند ہی دن بعد میرا داماد حرکت قلب بند ہونے سے وفات پاگیا۔

ان پے درپے صدمات نے میری فیملی کو جھنجوڑ کر رکھ دیا اور مَیں خدا سے ناراض ہوگئی۔ مَیں نے پادری کو بھی بتایا کہ مَیں اپنی اِس حالت کو اب شاید کبھی بھی بدل نہیں سکوں گی۔ مَیں نے اپنا نفسیاتی علاج بھی کروایا لیکن میرے دل میں خالی پَن کے احساس میں کوئی کمی نہ آئی۔

مَیں اکثر اُسی ریستوران میں جایا کرتی جہاں کسی زمانہ میں اپنے خاوند کے ساتھ باقاعدہ کافی پیا کرتی تھی۔ لیکن وہاں کے ماحول میں ایک تبدیلی اس طرح آئی کہ ریستوران کے مینیجر نے (جس کا نام آدم تھا) اسلام قبول کرلیا اور اب جب مَیں وہاں جاتی تو وہ میری میز کے پاس کھڑے ہوکر اپنے نئے عقائد کو جوش وخروش سے بیان کرتا۔ یہی وہ وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے مجھے آدم کے ذریعہ اسلام کے نُور سے متعارف کروایا۔ آدم نے مجھے ایک روز بتایا کہ چرچ کے بالکل سامنے ریستوران ہونے کے باوجود بھی وہ آج تک چرچ میں کبھی نہیں گیا۔ تب مَیں نے اُسے دعوت دی اور وہ میرے ساتھ پہلی بار چرچ آیا جہاں کسی مرنے والے کی آخری رسومات کی ادائیگی کی تیاری ہورہی تھی۔

اُس کے بعد آدم کبھی کبھار صبح کی سروس کے لئے چرچ آنے لگا۔ چند دن کے بعد اُس نے مجھ سے پوچھا کہ وہ تو میرے کہنے پر کئی بار چرچ آچکا ہے تو کیا مَیں بھی اُس کے ساتھ مسجد جاسکتی ہوں؟ چنانچہ اگلے ہی جمعہ کی دوپہر مَیں اُس کے ہمراہ مسجد چلی گئی۔ یہ احمدیہ مسجد تھی۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد اُس نے میرے لئے قرآن کریم کا ایک نسخہ خریدا اور مجھے دیتے ہوئے اُسے پڑھنے کی تاکید کرنے لگا۔ اُس نے مجھے کچھ لٹریچر بھی خرید کر دیا جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ حیات مبارکہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کا تعارف نیز کئی دیگر کتب بھی تھیں۔ ہم اُس دن مسجد کے مردانہ حصّہ میں بیٹھے رہے۔ بعد میں وہ ایک خوبصورت مسلم لڑکی کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوا اور میرا تعارف اُس لڑکی کی فیملی سے کروایا تو احمدیہ کمیونٹی میں پھیلی ہوئی اسلام سے محبت کی خوشبو کا احساس مجھے بھی ہونے لگا۔

ایک روز آدؔم مجھے کہنے لگا: ’’میرا خیال ہے کہ یا تو تم اسلام قبول کرلوگی یا پھر مَیں عیسائی ہوجاؤں گا‘‘۔ اُس کی آنکھوں میں روشن پیغام کو مَیں سمجھ چکی تھی کہ وہ جانتا تھا کہ مذکورہ دونوں باتوں میں سے کونسی بات پوری ہونے جارہی ہے۔ وہ میرے لئے ایک رہنما تھا۔ ہم نے لمبی سیر کرتے ہوئے اسلام کے بارہ میں تفصیل سے تبادلۂ خیال کیا۔ کئی بار ہم نے اُس کے ریستوران میں رات کا کھانا کھایا اور وہ مسلسل مجھے اسلام کی تعلیمات اور اس کی صداقت سے متعلق قائل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔

آنحضور ﷺ کی پاکیزہ زندگی کا مطالعہ کرنے سے مجھے خداتعالیٰ کے ساتھ ایک ایسے تعلق کا احساس ہونے لگا جس میں بھرپور خوشی اور گرمجوشی تھی۔ اپنے سابقہ غموں کے پہاڑ کو اپنی ذات سے مسلسل دُور ہوتے ہوئے دیکھنا ایسا تجربہ تھا جس کے نتیجہ میں مَیں نے اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کرلیا اور 19 ستمبر 2009ء کو بیعت کرنے کی سعادت حاصل کرلی۔ مَیں آج بھی اپنے اُسی سفر پر گامزن ہوں جو مجھے اللہ تعالیٰ کا ایسا قرب عطا کردے جو ہماری منزل مقصود ہونا چاہئے۔

...❁...❁...❁...

محترم برادر عبدالقادر صاحب

جماعت احمدیہ امریکہ کے ماہنامہ ’’النور‘‘ مئی وجون 2011ء میں محترم عبدالقادر صاحب کا ذکرخیر مکرم سلطان حبیبو صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

محترم عبدالقادر صاحب 6 نومبر 1928ء کو Memphis, TN کے ایک عیسائی خاندان میں پیدا ہوئے تو آپ کا نام Otis Franklin رکھا گیا۔ آپ کے والد کا نام Crosset Franklin تھا۔ سیکنڈری سکول کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ کو فوج میں لازمی بھرتی کرکے کوریا میں لڑائی کے لئے بھجوادیا گیا۔ یہ مدّت ختم ہوئی تو آپ نے امریکن فضائیہ میں ملازمت کرلی۔ قریباً بیس سال کی فوجی ملازمت کے دوران آپ کو کوریا کے علاوہ تائیوان کی جنگ میں اور جاپان میں بھی قومی خدمت بجالانے کا موقع ملا۔ بعدازاں آپ نے دس سال تک ایک سول قومی ادارہ میں خدمت کی اور قریباً 1979ء میں مستقل رہائش Prairie Village, KS میں اختیار کرلی اور مختلف چھوٹے چھوٹے فنکشنز میں ایک میوزیشن کے طور پر خدمات پیش کرکے اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرتے رہے۔ آپ قریباً چھ فٹ کے اونچے اور خوبصورت جسم کے مالک تھے۔ نسلاً ایفروامریکن تھے اور آپ کے آباء و اجداد میں سفید فام اور سیاہ فام دونوں ہی شامل تھے۔

قریباً بیس سال کی عمر میں 1948ء میں جب آپ نے ایک احمدی مبلغ کا لیکچر سنا اور جلسہ سالانہ میں بھی شامل ہوئے تب عیسائیت ترک کرکے اسلام احمدیت میں شمولیت اختیار کرلی۔

محترم عبدالقادر صاحب جماعتی خدمات اور خصوصاً تبلیغ میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ عیسائیوں میں تبلیغی لٹریچر تقسیم کرنے کے نتیجہ میں مئی 1951ء میں ایک بار کنساس (Kansas) میں آپ کو پولیس نے حراست میں لے لیا اور ایک رات آپ نے حوالات میں گزاری۔ اگلے روز کسی قانون کی خلاف ورزی نہ ہونے کی وجہ سے آپ کو رہائی مل گئی۔ تبلیغ کا یہ سلسلہ آپ کی زندگی کے آخری روز تک جاری رہا۔ آپ موصی تھے اور چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتے۔ چندہ جات کی ادائیگی میں آپ کا عمدہ نمونہ ایک مثال کے طور پر پیش کیا جاتا تھا۔ آپ ایک خوش مزاج اور ہمدرد وجود تھے۔ دینی پروگراموں میں بروقت اور شوق سے شامل ہوتے اور مقامی جماعت کے پروگراموں کے لئے بارہا اپنا گھر بھی پیش کرتے رہے۔

محترم عبدالقادر صاحب کی وفات مختصر بیماری کے نتیجہ میں 25 مئی 2010ء کو 81 سال کی عمر میں ہوئی اور آپ کی تدفین فوجیوں کے لئے مخصوص مقامی قبرستان میں کی گئی۔ آپ کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ Mrs. Wanda Franklin کے علاوہ ایک چھوٹی بہن اور ایک سوتیلا بیٹا بھی شامل ہیں۔

...❁...❁...❁...

اعزاز

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا ستمبر و اکتوبر 2011ء میں جسٹس آف پِیس جناب عبدالمالک صاحب کا مختصر تعارف شامل اشاعت ہے جو 1988ء میں ہجرت کرکے کینیڈا آگئے۔ اس سے قبل 1962ء سے وہ پاکستان ملٹری اکیڈمی سے گریجوایشن اور کمانڈ اینڈ سٹاف کالج کوئٹہ سے پوسٹ گریجوایشن کرنے کے بعد فوج میں خدمات بجالارہے تھے۔ قبل از وقت بطور میجر ریٹائر ہونے کے بعد آپ امریکہ آگئے اور انٹرنیشنل یونیورسٹی فلوریڈا سے B.Sc. کی۔ بعدازاں کئی بزنسز میں انتظامی امور سرانجام دیتے رہے۔ کینیڈا آنے کے بعد متعدد سماجی خدمات بجالانے کا موقع ملا۔ نیشنل عاملہ میں بحیثیت سیکرٹری امورعامہ اور مقامی جماعتوں میں بحیثیت صدر سالہاسال خدمت کی توفیق پائی۔ 2007ء میں آپ کو صوبہ اونٹاریو میں جسٹس آف پِیس مقرر کیا گیا ہے۔

...❁...❁...❁...

جماعت احمدیہ امریکہ کے ماہنامہ ’’النور‘‘ مئی و جون 2011ء میں مکرم صادق باجوہ صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

مرے خستہ تن میں جو جان ہے، وہ تو دم بدم ترے دَم سے ہے
مرا حوصلہ ، مرا ولولہ ، اُٹھا ہر قدم ترے دَم سے ہے
کوئی جستجو تو ازل سے ہے کسی مُنتہیٰ کی تلاش میں
جسے ڈھونڈنے کا خیال بھی رہا منسلک ترے دَم سے ہے
ہوئی خاک ہی سے اُٹھان بھی، مری انتہا بھی ہے خاک میں
یہ عجیب صنعتِ کار ہے ، یہ کمال بھی ترے دَم سے ہے
تُو تو منتہائے کمال ہے ، نہ کہیں رہینِ سوال ہے
یہ جہاں کا حسن و جمال بھی تو تمام تر ترے دَم سے ہے
تُو ہی ابتدا تُو ہی انتہا ، تری ہر صفت کو دوام ہے
تری ذات ہی میں قیام ہے ، یہ فنا بقا ترے دَم سے ہے
وہ گھڑی نہ صادقؔ خطا ہوئی ، جو کسی کے دَم سے عطا ہوئی
اُٹھے جب بھی ہاتھ دعا ہوئی ، یہ قبولیت ترے دَم سے ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
May 19, 2017 – May 25, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday May 19, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:40	Dars-e-Malfoozat
00:55	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 33.
01:20	Humanity First Conference: Recorded on January 24, 2015.
02:15	Spanish Service
02:45	Pushto Muzakarah
03:25	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah Al-Araaf, verses 13-26 by Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 86, recorded on October 12, 1995.
04:30	Roshan Hoi Baat
05:00	Liqa Ma'al Arab: Session no. 99.
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 93-120.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 44.
07:05	Huzoor's Tour Of Holland: Recorded on October 09, 2015.
07:50	In His Own Words
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on May 13, 2017.
09:55	Indonesian Service
10:55	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:30	Live Transmission From Baitul Futuh
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Transmission From Baitul Futuh
13:35	Tilawat [R]
13:50	Seerat-un-Nabi: A discussion about the life of the Holy Prophet Muhammad (saw), today's topic is on the propagation of Islam.
14:30	Shotter Shondane: Rec. January 26, 2014.
15:40	Kasauti
16:20	Friday Sermon [R]
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:30	Huzoor's Tour Of Holland [R]
19:30	Food For Thought
19:55	Kasauti [R]
20:20	Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday May 20, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Yassarnal Qur'an
01:10	Huzoor's Tour Of Holland
02:10	Friday Sermon
03:20	Rah-e-Huda
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 135.
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 193-217.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 33.
07:00	Jalsa Germany Address From Ladies Jalsa Gah: Recorded on June 06, 2015.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time: Programme no. 65.
09:10	Question And Answer Session: A question and answer session with Khalifatul-Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Rec. September 07, 1991.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on May 19, 2017.
12:10	Tilawat [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intekhab-e-Sukhan
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Khilafat Jubilee Moshaa'irah
16:00	Live Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel [R]
18:05	World News
18:25	Jalsa Germany Address From Ladies Jalsa Gah [R]
19:30	Faith Matters: Programme no. 163.
20:30	International Jama'at News [R]
21:00	Rah-e-Huda [R]
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday May 21, 2017

00:05	World News
00:20	Tilawat
00:30	In His Own Words
00:55	Al-Tarteel
01:25	Jalsa Germany Address From Ladies Jalsa Gah
02:20	Story Time
03:00	Friday Sermon
04:10	Khilafat Jubilee Moshaa'irah
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 136.
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 218-235.
06:15	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 44.
06:50	Waqfe Nau Khuddam & Atfal Germany Class: Recorded on June 8, 2014
08:00	Faith Matters: Programme no. 162.
08:55	Question And Answer Session: Recorded on April 18, 1998.
09:50	Indonesian service
10:55	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on May 12, 2017.
12:00	Tilawat [R]
12:10	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
12:25	Yassarnal Quran [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on May 26, 2017.
14:05	Shotter Shondhane: Rec. January 26, 2014.
15:10	Waqfe Nau Khuddam & Atfal Germany Class [R]
16:20	Qur'an Sab Se Acha
16:50	Kids Time: Programme no. 41.
17:25	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Waqfe Nau Khuddam & Atfal Germany Class [R]
19:30	Beacon of Truth
20:30	Ashab-e-Ahmad
21:05	In His Own Words
21:55	Friday Sermon [R]
23:05	Question And Answer Session [R]

Monday May 22, 2017

00:05	World News
00:25	Tilawat
00:45	Yassarnal Quran
01:20	Waqfe Nau Khuddam & Atfal Germany Class
02:30	Ashab-e-Ahmad
03:05	Friday Sermon
04:35	Liqa Ma'al Arab: Session no. 137.
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 236-253.
06:10	Dars-e-Hadith
06:20	Al-Tarteel: Lesson no. 33.
06:55	Foundation Stone Laying Ceremony Of Sadiq Mosque: Recorded on October 14, 2015.
08:00	International Jama'at News
08:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:55	Rencontre Avec Les Francophones: Hazrat Khalifatul Masih IV holds a question & answer session for French speaking friends. Rec. July 13. 1997.
10:05	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon. Recorded on December 16, 2016.
11:05	Jalsa Salana Speeches
12:05	Tilawat [R]
12:15	Al-Tarteel [R]
12:55	Friday Sermon: Recorded on June 24, 2011.
14:10	Bangla Shomprochar
15:15	Jalsa Salana Speeches [R]
16:00	Rah-e-Huda: Recorded on May 20, 2017.
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Foundation Stone Laying Ceremony Of Sadiq Mosque [R]
19:20	Somali Service
19:50	My Mosque
20:25	Rah-e-Huda [R]
22:00	Friday Sermon [R]
23:15	Jalsa Salana Speeches [R]

Tuesday May 23, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:30	Dars-e-Hadith
00:50	Al-Tarteel
01:20	Foundation Stone Laying Ceremony Of Sadiq Mosque
02:50	Friday Sermon
04:05	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
04:20	In His Own Words
04:50	Liqa Ma'al Arab: Session no. 138.
06:00	Tilawat: Surah Al-Mujaadalah, verses 1-23.
06:10	Dars-e-Malfoozat
06:20	Yassarnal Quran: Lesson no. 39.
06:55	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat Class: Recorded on November 16, 2014.
08:15	Kasre Saleeb
08:55	Question & Answer Session: Recorded on March 01, 1998.
10:05	Indonesian Service
11:05	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on April 28, 2017.
12:10	Tilawat [R]
12:20	Dars-e-Malfoozat [R]
12:35	Yassarnal Quran [R]
13:00	Faith Matters: Programme no. 165.
14:00	Bangla Shomprochar
15:10	Spanish Service
16:05	Philosophy Of The Teachings Of Islam
16:35	Noor-e-Mustafwi
16:45	Kasre Saleeb [R]
17:30	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat Class [R]
19:25	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on April 28, 2017.
20:25	The Bigger Picture: Rec. January 05, 2015.
21:15	Art Class
21:45	Faith Matters [R]
22:50	Question And Answer Session

Wednesday May 24, 2017

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:45	Dars-e-Malfoozat
00:50	Yassarnal Qur'an
01:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat Class
02:25	Kasre Saleeb
03:00	In His Own Words
03:35	Story Time
03:55	Philosophy Of The Teaching Of Islam
04:15	Noor-e-Mustafwi
04:30	Art Class
05:00	Liqa Ma'al Arab: Session no. 118.
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 218-235.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 33.
07:00	Jalsa Salana Germany Address To German Guests: Rec. June 6, 2015.
07:40	In His Own Words
09:00	Urdu Question And Answer Session: Rec. September 07, 1991.
09:50	Indonesian Service
10:55	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on May 19, 2017.
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Hadith [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on May 13, 2011.
14:10	Bangla Shomprochar
15:15	Deeni-o-Fiqahi Masail
15:50	Kids Time: Prog. no. 41.
16:30	Faith Matters: Programme no. 161.
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana Germany Address To German Guests [R]
19:30	French Service
20:35	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:10	Kids Time [R]
21:40	True Concept Of Khilafat
22:05	Friday Sermon: Recorded on May 13, 2011.
23:10	Intikhab-e-Sukhan: Rec. May 20, 2017.

Thursday May 25, 2017

00:15	World News
00:35	Tilawat
00:50	Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana Germany Address To German Guests
02:10	True Concept Of Khilafat
02:35	Deeni-o-Fiqahi Masail
04:00	Faith Matters
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 140.
06:05	Tilawat: Surah Al-Mujaadalah, verses 1-23.
06:20	Dars-e-Malfoozat
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 33.
07:00	Mubarak Mosque Foundation Stone Ceremony: Recorded on October 18, 2015.
08:00	In His Own Words
08:35	Roots To Branches
09:05	Tarjamatul Qur'an Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses of Surah Al-Araaf, verses 13-26 by Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 86, recorded on October 12, 1995.
10:15	Indonesian Service
11:20	Japanese Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Malfoozat [R]
12:25	Yassarnal Qur'an [R]
12:55	Friday Sermon: Recorded on May 19, 2017.
14:00	Live Shotter Shondane
16:05	Persian Service
16:35	Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:45	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Mubarak Mosque Foundation Stone Ceremony [R]
19:20	Dars-e-Malfoozat [R]
19:30	Faith Matters: Programme no. 167.
20:35	Blessings And Importance Of Ramadhan
21:30	Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:40	Roots To Branches [R]
23:10	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 | Friday 19 May , 2017 | Issue No. 20

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2017ء

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندوں کے ساتھ پریس کانفرنس۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں

Raunheim میں حضور انور کا ورودِ مسعود۔ والہانہ استقبال۔ Raunheim میں مسجد کے سنگ بنیاد کے حوالہ سے تقریب کا انعقاد۔ شہر کے میئر اور صوبائی ممبر پارلیمنٹ کا ایڈریس۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اس موقع پر دلنشین خطاب۔ مسجد کی غرض و غایت اور اسلامی تعلیمات کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ۔ تقریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات۔ تقریب آمین

Marburg میں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب۔ شہر کے لارڈ میئر اور صوبائی و نیشنل پارلیمنٹ کے ممبران کے ایڈریسز۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب۔ اسلام کی محبت و پیار اور امن کی تعلیم اور جماعت احمدیہ مسلمہ اور خدمت خلق کے کاموں کا تعارف۔ تقریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

18/اپریل 2017ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندوں کے ساتھ پریس کانفرنس

پروگرام کے مطابق درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے آئے ہوئے تھے:

1. SAT 1 (TV)
2. HR (TV, Radio)
3. HR Info (Radio)
4. FAZ (Newspaper)
5. DPA (German Press Agency)
6. DAS Milieu (Blog)

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور پریس کانفرنس شروع ہوئی۔

❁ ...... ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آجکل خاص طور پر جرمنی میں اسلام سے ڈر بڑھ رہا ہے اور لوگ تحفظات کی وجہ سے ظلم بھی کرتے ہیں جیسے مسجد میں سور کا سر کاٹ کر پھینک دینا تو آپ اس حوالہ سے کیا ردّ عمل دکھاتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام سے یہ ڈر دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے، یہ آپ کا سوال ہے؟ یعنی islamophobia۔ یہ ڈر تو ہر جگہ پر ہے نہ کہ صرف یا خاص طور پر جرمنی میں۔ یہ ڈر تو مغربی دنیا یا developed دنیا میں یا غیر مسلم ممالک میں بعض تشدد پسند groups کے اُن اعمال کی وجہ سے ہر جگہ پر پایا جاتا ہے جو وہ اسلام کے نام پر کرتے ہیں۔

اُن کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ مسلمان ہیں اور جو وہ کرتے ہیں وہ اسلام کی تعلیم کے مطابق ہے جبکہ یہ بات درست نہیں ہے۔ وہ تو صرف اسلام کی حقیقی تعلیم کو بگاڑ کر پیش کر رہے ہیں۔ انہوں نے قرآنِ کی حقیقی تعلیم کو نہیں سمجھا ہے۔ وہ قرآنِ کریم کی تعلیم کی غلط تشریح کر رہے ہیں اور اس کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے چودہ سو سال پہلے سے کی تھی کہ یہ ہونا ہے۔ یعنی مسلمان اسلام کی حقیقی تعلیم کو بھلا دیں گے، قرآن کی اپنی اصلی صورت میں قائم رہنے کے باوجود وہ اس کے حقیقی مطالب پر عمل نہیں کریں گے۔ پھر مسلمانوں میں اُس وقت ایک مصلح آئے گا جو اسلام کی حقیقی تعلیم کو دوبارہ سے زندہ کرے گا اور اُس کی جماعت اسلام کی حقیقی تعلیم کو پھیلائے گی۔ پس جو ہو رہا ہے یہ ہونا ہی تھا۔

ہم احمدیوں کا ایمان ہے کہ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام وہی شخص ہیں جن کی خوشخبری حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے دی تھی اور پیشگوئی فرمائی تھی کہ آنے والا مصلح چودھویں صدی کے آخر میں مسیح اور مہدی کے خطاب کے ساتھ آئے گا اور وہ تمام مسلمانوں کو بلکہ دنیا کے ہر انسان کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرے گا اور انہیں اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کرے گا۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہمارا یقین ہے کہ وہ شخص آ گیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں دو مقاصد کے لئے آیا ہوں۔ پہلا یہ کہ انسانیت کو اپنے خالق کے قریب کروں لوگ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں اور دوسرا یہ کہ ایک انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے اور آپس میں امن کے ساتھ دوستانہ طریق سے رہنے کی طرف توجہ دلاؤں۔ اِسی لئے آپؑ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں مذہبی جنگیں ختم ہو گئیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ آج جنگیں تو ہو رہی ہیں مگر کوئی بھی مذہب بطور مذہب کے کسی مسلم ملک یا اسلام پر حملہ نہیں کر رہا۔ جغرافیائی سیاست کی جنگیں تو ہیں مگر اب مذہبی جنگیں نہیں رہیں۔ جو ہونا تھا وہ ہو رہا ہے اور ہم یہاں جرمنی میں بھی اور دنیا کے باقی حصّوں میں بھی کوشش کر رہے ہیں کہ اسلام کے بارہ میں انسانوں کے ذہنوں سے غلط فہمیوں کو دُور کریں۔

حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرے لئے تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ مجھے تو پتا تھا کہ یہ ہونا ضروری ہے اور مجھے یہ بھی پتا ہے کہ ہمیں بڑی محنت کر کے غیر مسلم لوگوں کے ذہنوں سے اسلام کے بارہ میں تمام شکوک و شبہات کو ختم کرنا ہوگا۔

اسلام ایک شدت پسند مذہب نہیں ہے۔ اسلام تو امن، محبت اور ہم آہنگی کا مذہب ہے اور یہی وہ حقیقی پیغام ہے جس کو ہم دنیا بھر میں پھیلاتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ جب لوگوں کو اس پیغام کے ذریعہ سے جو ہم پھیلا رہے ہیں اسلام کی حقیقی تعلیم کا علم ہوگا تو لوگوں کے ذہنوں سے islamophobia ختم ہو جائے گا۔ ہم دیکھیں گے ایک دن لوگوں کو علم ہوگا کہ اسلام شدت پسندی یا مظالم کا مذہب نہیں ہے بلکہ اسلام تو امن، محبت اور ہم آہنگی کا مذہب ہے۔

❁ ...... ایک صحافی نے سوال کیا کہ کس چیز کی ضرورت ہے اور سیاست کو کیا کرنا چاہئے تا کہ یہ تعلق بہتر ہو مثلاً کیا اس امر کی ضرورت ہے کہ سکولوں میں اسلامیات پڑھائی جائے یا مساجد زیادہ آسانی سے تعمیر کی جائیں؟

اس کے جواب میں حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام ایک مذہب ہے۔ آپ اپنے سکولوں میں عیسائیت کی اور بعض سکولوں میں یہودیت کی تعلیم دیتے ہیں۔ انڈیا میں ہندومت کی اور سکھ مت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اسلامی دنیا میں اسلام کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور یہاں مغربی دنیا میں بھی اسلام بطور مذہب کے سکولوں میں پڑھایا جاتا ہے۔

اگر میں ایک برٹش نیشنل ہوں مگر میں ایک مسلمان ہوں۔ ایک اور برٹش نیشنل عیسائی ہوگا۔ ایک اور یہودی ہوگا۔ ایک اور ہندو ہوگا یا بعض لامذہب بھی ہوتے ہیں بلکہ بعض خدا کی ہستی میں ہی یقین نہیں رکھتے ہیں۔ مگر پھر بھی ہم سب اس ملک کے نیشنل ہیں اور ہم اس مُلک کے باشندے ہیں۔ اس ملک کے باشندے ہونے کے ناطے ہمارے حقوق ایک جیسے ہونے چاہئیں اور مذہب کی اس میں کوئی دخل اندازی نہ ہو اور جس طرح میں اس ملک کا باشندہ ہونے کے ناطہ ملک کی سیاست میں حصہ لے سکتا

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں